

109

قصص الانبياء
مؤلف مولانا محمد رفیع صاحب
مترجم مولانا محمد رفیع صاحب

قصص الانبياء

(منظوم)

مصنف

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

ناشر

کتاب خانہ مشرف الزم شہید شاہکوت

قیمت ۳ روپے ۵۰ پैसे



فَاتَّقِصْ الْقِصَصَ الْعُلَمَاءَ يُفَكِّرُونَ ○

نورِ اہانت (مع چھٹی)

المعروف
قصص الانبياء
منظوم پنجابی

مصنفہ

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لاہور

ناشر

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کورٹ (سٹیٹ)

پاکستان

فہرست مضامین کتاب ہذا نور ہدایت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	ذکر موت و قبر فناء مخلوق نفخ صور دوبارہ اٹھنا	۲	صفت خداوند تعالیٰ جل جلالہ
۳۹	ذکر سختی قیامت و پلصراط سے گزرنا	۵	بیان توحید
۴۱	فضیلت نماز اور درود شریف	۹	نعت حضور پر نور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۴۵	فضیلت علم اور عالم کو دوست رکھنا	۱۰	فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
۴۷	ذکر دوزخ کے سات طبقے و خدمت اہل دوزخ	۱۱	فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۵۰	فضیلت جنت اور اہل جنت	۱۲	فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۵۲	شرف نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳	فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ
۵۵	ذکر عزرا ایل علیہ اللعنة	۱۴	فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ
۵۷	ذکر حضرت آدم علیہ السلام	۱۵	فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ
۶۱	ذکر حضرت یاقان قابیل بیٹے حضرت آدم	۱۶	فضیلت حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی
	ذکر حضرت شیدت علیہ السلام	۱۷	مدح پیر خود
	ذکر حضرت ادریس علیہ السلام	۱۸	دعا مصنف درگاہ الہی
	ذکر حضرت نوح علیہ السلام	۱۸	سبب بنائے کتاب و عرف پیرانا اول و پتہ سابقہ حال
۶۸	ذکر حضرت ہود علیہ السلام	۲۰	نصیحت
۷۰	ذکر حضرت صالح علیہ السلام	۲۱	فضیلت فقر و خدمت الہی و ذکر ہمیشہ بی بی فاطمہ
۷۲	ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام	۲۲	فضیلت مسواک اور وضو
۷۶	ربا نش کرنا حضرت ابراہیم کا شہر فلسطین میں	۲۵	فضیلت اذان و اقام و قرآن مجید
۷۸	ذکر قریبانی حضرت اسمعیل و فضیلت قربانی	۲۶	فضیلت مسجد میں بھانا اور نماز جمعہ
۸۱	ذکر حضرت ابراہیم کے کعبہ بنانا	۲۸	فضیلت گناہ روزہ، واعتکاف و زکوٰۃ صدقہ
۸۲	بیان حضرت لوط علیہ السلام	۳۲	عورت کا حق خداوند پر اور خداوند کا حق عورت پر
۸۵	بیان حضرت اسمعیل علیہ السلام	۳۴	لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۹	ذکر حضرت حنظلہ علیہ السلام	۸۶	ذکر حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام
۱۵۰	ذکر حضرت شمویل علیہ السلام	۸۸	ذکر حضرت یوسف علیہ السلام
۱۵۲	ذکر حضرت داؤد علیہ السلام	۹۲	لیجانا بھائیوں کا حضرت یوسف کو دیکھنا خریدنا عزیز کا
۱۵۵	ذکر حضرت لقمان علیہ السلام	۹۷	ذکر حضرت یوسف کا شادی کرنا لیجانا بی بی سے اور آنا
۱۵۶	ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام		بھائیوں کا غلیظہ اور منگوانا برادر بنیامین کو
۱۶۲	ذکر حضرت عزیز علیہ السلام	۱۰۰	ذکر کعبہ حضرت یوسف نے بلانا اپنے باپ کو
۱۶۳	ذکر حضرت زکریا علیہ السلام	۱۰۵	ذکر حضرت اصحاب کہف
۱۶۴	ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام	۱۰۸	ذکر حضرت شعیب علیہ السلام
۱۶۶	ذکر حضرت جبریل علیہ السلام	۱۰۹	ذکر حضرت یونس علیہ السلام
۱۷۰	ذکر حضرت شمعون علیہ السلام	۱۱۲	ذکر حضرت ایوب علیہ السلام
۱۷۲	ذکر حضرت مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۵	ذکر سکندر ذوالقرنین
۱۷۳	ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۹	ذکر حضرت حوئے علیہ السلام
۱۷۶	ذکر حضرت نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت در	۱۲۲	حضرت موسیٰ کا مصر مدین جانا بلنا شعیب علیہ السلام سے
۱۷۹	پشت ہو کر بی بی آمنہ کے پاس آنا	۱۲۵	بصر مدین جانا نبوت کا اور قوم کو ہدایت کرنا اور شہادت اسیہ سے
۱۷۹	ذکر شب و لادت سردر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸	حضرت موسیٰ کا القورات امت لیجانا اور فرعون کا
۱۸۱	ذکر فضائل مبارک محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم		لموعہ لشکر تیغے جانا اور اللہ نے ان کو غرق کرنا
۱۸۵	علیہ مبارک حضرت و بعض خصائل حمیدہ	۱۳۳	ذکر قارون کا نافرمانی سے زمین میں دھسنا
۱۸۶	ازواج مطہرات جاپہ و اولاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۶	ذکر عامل کافرہ سے زندہ ہو کر اپنا قاتل تانا پھر مرنا
۱۸۷	سردار دو عالم پر نبوت کا اترنا		ذکر عمران بن عنق
۱۹۰	ذکر معراج شریف سردار دو عالم	۱۳۹	ذکر حضرت موسیٰ و حضرت علیہما السلام
۱۹۸	ذکر جنگ بدر اور خیبر	۱۴۲	ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام
۱۹۹	ذکر وفات سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۴	ذکر حضرت یوشع علیہ السلام و ذکر بلعم بعور
۲۰۵	چند اشعار اور نقل چھٹی دوست نور محمد	۱۴۷	ذکر حضرت حزقیل و الیاس علیہ السلام

حکم کھو بچائی ہیں توں کے جاں چاہے لہزائے
 سخت پتھراں کھنیں یا پی لٹھے قدرت بھید نرالا
 درخت عجایب ہر ہر چیزوں نہادہ خالق جانے
 زیرہ کو پھیاں سے کو پھو بونی نیست خوب پوسے
 ہر ہر چیزوں کی بے بند ریبی صفت نرالی
 وہی قرآن تسمان جہانے تہروں غرق کرانے
 چٹا کالا نیلا پیلا تھاں برتھاں و گانے!
 ہر ہر اندر حسدوت خالق عذروں فطری آون
 گدڑی بکرنا واپس ملنی سمجھ کریں دل نرالی!
 صفت انداز انداز یوں باہر آخر جا جسے آون
 خالق حلقاں پائے سب نول سمجھ نہ یادن عقلاں
 ولفخت فیہ من البروتی جان جسم وہ پائی
 طاقت عقل سے نہ کہ کھنیں تے بھجاں پائیں
 مطلب صفت تہنا و امیرا ایہو لہزوں مماناں

در بیان توہمیں

معرفت علم عمل دی طاقت کوشش کھنیں متہ آئے
 کی ہاں کون آیا ہیں کھنوں تی کیوں ستہ دی
 بے مثال نردال نرا کھنوں ہے جس ذات پسارا
 لانا دی کچھ حقیقت سمجھ نہ سکے فانی
 ستواں قلب نرانی نشیہ دکھو کھی کارے
 لکھ نہ بوسے نہیں سکے کن : سنکھے تنے
 جس حاکم و ہو کر سکدے دو بے ہمیں نہ مہر دے

بھلا بھلا نہیں ہو پائے کہ ہیں یہاں ٹکائے
 محل پتھر کھنیں گدھ دکھائے خوئی باکر توٹے
 وہی یہاں ڈال دے گا نرناں کیسے رنگ سولانے
 کایں جیل تے دکھ دیاراں اخروٹ بادام سولانے
 حکموں بن کر دیر یا ملن قدرت قادر واری
 سمندر اندر لکھ کر وڑاں میر طے جے لاسے
 کئی کئی رنگ پائی دے اندر رکھے جاو جائے
 موتیاں تے پور کھھاں چیزاں ترن کی لیاون
 سسری نو تک جسمیں دہر آوے نظر نہ آوے گدھی
 چوداں طبق اکھے ہو کر ربدی صفت ستاون
 ہر ہر جوین ہر ادا کھلاں رنگ برنگیاں شگلاں
 مٹی سے وہی پانک پائی سا تھتہ ہوا رلائی
 اک قطرے کھنیں کرے عمل سرتوں پیراں تائیں
 ہر ہر کم ضروری و چوں ایہو ضروری جانان

عشق حقیقی جس لوں ملدا کھل نصیبا جائے
 اپنے آپ جہان نہ بنیا صانع استکارا
 دم گمان موہوم ہستی دا چھوڑ تصور سارا
 قابض قادر قائم اکمل فدر نہیں، سہمانی
 تیج خواں کہن دے اندر پھیریں مثل پیاسے
 اک دو بے دالم نہ جان ہرگز سمجھ نہ سکے
 آکھ دیکھے کن سن دے باتاں سب پائیا کھ کر دے

عقل تیز نہیں کر سکتی اپنا آپ نہ جانے
 صفات میں دی وہ خود کرن عقل پائے رشنائی
 کرنا خود صفات ربی پر ذات اندر نہ کرنا
 عالی ذات خداوند والی میں ہاں کون سدا نویں
 رہے ہمیشہ ذات خدا دی ہے بھی او ہوساے
 چہرہ آپ ہوتے خود ذاتی کیا پیدا کر سکتے
 جو خود آپ نہیں شے کاٹی کیا وجود رکھائے
 ممکنات جمع جامع گر بود نابود ایسا ہی
 ہستی ذات خداوند والی نیست عالم سارا
 ذاتاں صفاتاں مطلق ہستی ہے رب پاک تعالیٰ
 ظاہر باطن ذات ربیدی میں توں مطلق ناہیں
 مطلق ہستی دے سمائے اپنی خبر نہ پائے
 صفات رہے تھیں عالم ظاہر باطن ذات ربانی
 آپے سب کچھ کرنے والا نہ جیسا نہ جایا
 ہر ہر اندر ایوں جیوں کر جان جسم و چہ ہوتی
 فقط ظہار سببوں کثرت آپے شہر بانارے
 پہلاں اک اکلا ظاہر باطن عالم سارا
 اول اشتر خود ہی مالک آپے باطن حاضر
 ہے جلوہ لکھ ڈھنگاں اندر بھانویں نظری آندا
 بھانویں رکھ بھانویں پت شافاں تخم ال تھیں سارا
 ظاہر زج تے رکھ پوشیدہ زج باطن رکھ ظاہر
 یا بھوں کامل پیرہ تینوں سمجھ کدائیں آئے
 دنیا مانیہادی غیبوں راز بے چھٹ جائیں

ہوشے واقف کیونکر ذاتوں اعلیٰ شان رہا نے
 چند دیکھیں تھیں بڑھے بنیانی سورج اکہ جلائی
 قلب صفائی جس دم ہوئی راہ حقیقت پر طہنا
 جس دم اہلی مطلب کھلن قائم ذات سنا نویں
 کن کن تھیں لب العالم کیتے ظاہر پیارے
 عاقل ایسے خالق کو لوں سمجھ دو راڈا نئے
 بے نمود کیا کر سکے آخر نمود کہا نے!
 جو نابودوں نظر آئیگا صفت خالق دی آئی
 بے وجود سمجھو جاگ فانی محض عدم بیچارا
 اول اشتر ہستی عالم ہے نہیں مت والا
 مطلق ہستی پاک خداوند دیکھیں ہر ہر جائیں
 جس جس طرفے نظر دگائے اوہ نظری آئے
 ذات اشتر چہ کہتی نہ داخل ہرگز شک نہ آئی
 عباہر ظاہر اندر باطن غیر نہ اس دا آیا
 ذرے ذرے اندر چمکے بشیر روغن نمودنی
 اس سے باجھ نہ پہلوں کچھوں میں بھی او ہوساے
 ظاہر عالم میں باطن ہو یا دو جا نہ کوئی یارا
 جان جسم دا مالک خود ہی غیر نہ اس دا ناظر
 پھر بھی اوہ وہ رنگ اپنے دے اپنا آپ تکا ندا
 وچوں کھل تے خار نکل دے غوروں کریں نظارا
 پتے پتے اثر اسیدا نظر نہ اوے باہر
 طالب صادق ہو کر ڈھونڈیں خودی خودوں پھر جائے
 غفلت مرضوں ملن شفا میں وحدت غوطہ لائیں

بلیا رہی کابل جس نول اس سلامت بیڑا
 پاک عشق یقین چڑھے خماری غیر نہ لے سمانے
 ظاہر ہوں کارن مرضی جس دم خالق آئی
 کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان نسر دایا
 میں سال چھپا ہوا نوزاد چاہاں چھپانیا جانواں
 مزاحمت واکثرت اندر رنگ نئے بدلے
 عالم پردہ اس سے منہ داہر کوئی نہیں کچھانے
 اپنی خبر نہ رہی جنہاں نول اس نول یاد بناندا
 چکوں مستی توڑے مستی میں تزل بھل سدہائے
 جے توں ہے نہیں بعد من کچھ کیوں نہیں بول سناندا
 بدن بیمار ہوئے جاں تیرا قبضیوں ہوندا باہر
 دیدے دل سے اندھے ہوئے نشہ خودی دا پڑھیا
 تیری ہوندی تے کیوں جانندی تھوڑا وہ تیرے تائیں
 جان مجھ پہ چہ شور ہے کس کوں کیے گفتاراں
 دن تے رات بدن سے اندر کی کی ہوں کاراں
 منہ کمرنگ اپنا سمجھیں پیروں سرتاک بھائی
 ملکیت مور کھ پاک ریدی ہست شہنشاہ آیا
 توں چاہیں جو اوہ نہیں ہونا ہونا اوہ جو چاہے
 نور اس سے نول اپنا سمجھیں توڑی فطرت کاراں
 مطلق عدم توں خود نول حانی نفس صلاح ضروری
 ظاہر باطن اکو سمجھے اک کے اک جانے
 دیکھ اس نول کلم اس چہ ہونے اپنا آپ مٹانے
 لازم دیکھ تعین دے چہ ہے جوار برادر!

خوف طوفانوں شمشیطانوں کرسی امن بسیرا
 آہیں سر دہو سے رنگ زردی تینوں نیر ونگے
 صفت کمال دیکھن دی خاطر مخلوقات بنائی
 ان اعرف مخلقت الخلق حکم ہریشوں آیا
 مخلوقات کراں اس خاطر ظاہر ظہور بنانواں
 پیراناں جانوں کیا ضرورت پھر نہیں پیمانے
 ہوئے جس سے نال محبت اس لختیں پر سے چانے
 چمک دکھا کر پھر چھپ جاندا ہجر النسب لاندہا
 ہرگز غیر نہ نظری آئے ایوں عمر ویہائے
 ہوش کیری توں ہرگز ناہیں اپنا ہوں بتاندا
 اپنا آپ ہوندا جے تیرا کیوں دکھ سہندوں ظاہر
 میری جان جنہوں توں لکھیں کون کھڑے کڈھ اڑیا
 دعویٰ میں من گھڑت تیرا ہے تے توں ہرگز ناہیں
 خود بیمار نہیں تھ صحت دعویٰ خود محنت سراں
 بدن اعضا گنے تھ ہوسن دسیں بال شماراں
 خود خبر نہ خود دی تینوں چشمیں کور خطائی
 کریں یقین نہیں توں کافی ہے لہہ پاک خدایا
 مطلق ہستی نور الہی نور اوستے دے سائے
 مطلق ہستی دا اوہ وارث کیوں نہ کریں دھاراں
 جاں بیماری روح دی جائے ہوئے تریب حنفوری
 ایے پر لہیاں اک نہ ہوئے باجھوں دھہ سمانے
 الا اللہ سے اندر وہی ہستی غرق کرانے
 باپ ہے باپ تے بیٹا بیٹا تے مادر سے مادر

ظاہر ذات بھائیوں لکھنویں حفظ مراتب جانوں
 لوہے بھین تلوار بنی ہے لوہا نام بلایاں با
 مٹی بھین لکھنویں ہوتے نام لکھاں در لکھاں
 تین نام لیاں نہ تے سمجھ لوہی اسرار ان
 اصلی واحد اگوئے معنی تین بھین دو ہوں
 سورج جن ہوں اک جبکہ دن رات دو پہراں
 موزوم مستی ایہ نفس اتارہ مار کاہل ہو جانے
 قرب حضور حسوری حاصل قسمت بھین متھ آئے
 ممکن واجب وجہ حل ہو یا سمجھ نہ لیسا گویا
 قدیم ظہور محدث اندر سور نہ دو جا کافی
 جاں تک روح دی تا بعد امی کرے نہ نفس اتارہ
 صدق اخلاصوں فانی نفسوں پانویں سر بہانی
 جے کریمت کرنوں در سیں ہے ضروری مرنا
 خلقت ربی وجہ تفاوت ہرگز سمجھ نہ لینا
 پہلے مسلم کریں نفس نول پھر دعوتے اسلامی
 اُحد دے وجہ میم ملی جاں احمد نام رکھایا
 احمد وچہ فرق اک میں اول آخر نشاناں
 اُحد اُحد پہلاں وانگوں نہ کجھ کمی زیادے
 احمد نبیاندی سرداری بنا جو شروع اخیراں
 امر شریعت ادب ضروری سکے مرد سپانوں

نشان جیڑی وجہ نظری آئے بلا واد سے ناموں
 ذات لوہا پر نام ضروری طسی نام سنایاں
 نام لیاں بن پتہ نہ لگے مٹی ذات بے تشکاں
 وحدت وچوں کثرت مطلب میں ایہ کاراں
 سردی جن تے گرمی سورج کلم علیہ سورہ
 بہت مثالیں سمجھیں قالاں اک نہ تہمت تہراں
 ہر دم وجہ ضااعے راضی عیشاں بھین چیت چاندے
 نفس اتارہ فانی ہو کر وجہ اس دے مل جائے
 جد اُحد اتحاد ہو یا نہیں ممکن واجب ہو یا
 اصل قدیم حادث کجھ ناہیں اد ہو ہر ہر جانی
 تاں تک دل نول ہے بیماری بلے نہ راز اشارہ
 بے نشان نشان بے گا کریں وچاراں جانی
 چھپیا کافر نفس اتارہ گمان اسلاموں کرنا
 ہر ہر پہن بیٹھا ہے زپور روح بھین من کہنا
 ریا کاری تے دنیا ترصوں بھین باتاں خامی
 میم اُحد وارنک بدلایا نور ظہور کھنڈایا
 میم اندر تقسیم ہو یا سب جو کجھ وچہ جاناں
 اول آخر قائم دائم رہے ہمیش آبادے
 ادعوا لا اللہ راہ دکھلایا کل خلاق پیراں
 حضرت علی نبی فرمایا شاہنشاہ فقرا نواں

صحباں نول سرد عالم تاکید شریعت کر دے
 حسن امام حسین شہزادے سر سجدے ہے دھر دے

نعت حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مخفی تھیں جاں ظاہر ہوں پاک خداوند چاہے
 ایسے خاطر گل پیارے مطالب خاص رہا بنا
 خود خداوند آتے فرشتے پڑھتے رو دو عایں
 خاص محبت تیرے حکموں جنتی گھل گھمائے
 فرمایا سرور ریداد و دست میرا دوست آیا
 میں بھی تو جاں پاک رہیوں بندہ اسدا جانوں
 حکم حضور پر جو کوئی صدقوں عمل کمائے
 زیارت عیسیٰ دو ہیں جہانی ہو نہ نعمت کاٹی
 بندہ ایہ جو رب و بندہ صاحب وہاں جہاں
 ضائع بیاں عمل عبادت ہرگز نہ منتظری
 کھانا کھاؤں حضرت سے گھر بار جہاں جانے
 کار کے نول پوسے ضروری وہ حضرت پر جانوں
 مالواں دانگ نکاح نہ جائز حرم حضور پر جانے
 جس پانی تھیں منو کریندے یا پیرے پر پاندے
 پیستہ نقل مبارک والا تو شیلو یا بچھ شاران
 پھٹے کٹے جسم جہانندے ڈیلے نکل جانے
 تھوڑا کھانا تھوڑا پانی جس نول ہتھو گانے
 جنگل حاجت حضرتت جاؤں پیر دیوں کہ چھ پیاد
 جانورال نول فخر نزارال گل نزارال پاندے
 لور و حور و سایہ ظاہر سایہ سب پر پیار
 چھپا ہویا اثر دعائیں سورج غیر چڑھایا

سر جیا نور پیاسے والا خاص ہارے آہے
 صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو رو دو چھانا
 کبہا امت پڑھے تیرے تے ہرگز پھلے ناہیں
 او ہو مومن امتی تیرا پاک اللہ فرمائے
 تا بعد از ہی رب دی مبری ہے ایہ اک ستایا
 کرو شکر کئے و حق عبادت، حکم اسدا مالوں
 رو دو رو دو ہمیشہ رکھے پاک زیارت پائے
 اصحاباں نول قدر نبی دا تن من کرن فدائی
 بلند آواز نہ کرو نبی دیوں اللہ و فرماناں
 عملاں دی پرواہ نہ سا نول رکھو رب ضروری
 کھانا کھا کر جلدی جاؤ پاک اللہ فرمائے
 اولوں باہر تین کھلوتے جاں تاکت خود جانوں
 نبی صاحب سے بعد وصالوں منع اللہ ہمارے
 قطارہ گردن زمین دیندے ایسا شوق رکھا کہ
 غریب کسے دیکھ نہادی ملیا بہتر عطر نہ اول
 جھٹ جائے لب برکت منہ جیس فوراً صحت پاندے
 بھانویں ہو وین لکھ کر و طاس سے ہی راج جانے
 بول سجاد زمین ننگری نظر نشان نہ آدم ن
 سورج گرمی اثر نہ کرو سلسلے دیکھ شہر اندے
 دندلیاں نہیں ظاہر ہے ہر دن فرش فرش چکایا
 حضرت علی نماز گزار ہی وقت گیا مٹھایا

انگشت اشارہ جن دو پارہ معجزات دکھایا
 جادو کرنے والا اکھن بے نصیب نکالے
 نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہو سی شان رسول گرامی
 جبرائیل پیغام لیا دے دعوتے رکھ غلامی
 براق تے تھم بتاتا روندے عشق فراق جلائے
 تلج شفاعت آپ خداوند رحمت تھیں پہنایا
 مختاری سرداری جنت سرور دے متھائی
 طفیل انہاں دیدار آہی ہوئے تا بعد اراں
 یاری سونے ٹکڑے والی ہر دم طلب دیداروں
 کس نول بل اقت صفت لکھن دی صبح زمین اسکانا
 عزرائیل نما تیاں وانگول آواز سنایا
 رحمت عالم عالم اندر رحمت بے شماراں
 جو گل جو تیاں سب نبیاں وچہ گل انہاں پیریاں
 بعد خداوند افضل سب تھیں پاک محمد عالی

صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ مخلوق سنایا
 شان رسول نہ معلوم ہو یا جھگھڑن کہاں مارے
 نور الہی نور محمد ہوئے عرش کلامی
 صدقے جاٹے بات سنائے کرے سلام مدنی
 پختانہ بول نہ کرے سواری ادب حضور رکھاٹے
 نفسی نفسی سب پکارن خوفوں دل لرزایا
 شراب ظہور پلاون متھیں جس وچہ پاک صفائی
 جس تھیں ودھ انعام نہ کوئی لذت باہجہ شماراں
 نور الہی چمک دکھاٹے قرب بے سرکاروں
 آپ خداوند صفتاں کردا مالک کل جہاناں
 وصل پیغام لیا یا حضرت ڈر ڈر کے فرمایا
 ہر ہر جاگہ وقت مصیبت بخشا دن اوگنہاراں
 امانت دار رحمت خلق خلق کرے وڈیاں
 صلے اللہ علیہ وسلم صفت بے انت کمالی

فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

تم پدین اکرم کرن روایت نقل کتاب سنائے
 جاں تک پچھ کیوں نہ کھا دن کھول کھانا آیا
 کہے غلام نہ پچھیا حضرت اج بن پچھیاں کھاؤ
 یار میرے دا ایہ ولیمہ کھانا او کھول لیا یا
 کہن رسول خدا فرمایا غذا حرام جو کھا ندا
 حضرت انس روایت کرے یہ شان صدیق سنانہ
 قبرستان آیا اک رشتے بیٹھ گئے دل کربا

غلام حضرت اک ابو بکر دا کھانا روز کھولائے
 بیٹھ پچھے تھیں اک دن حضرت لقمہ منہ وچہ پایا
 حضرت کہا جھگھڑتا یا لیا ندا کیوں سنائو
 سن کر حضرت تے کریندے لقمہ باہر کڈھایا
 عمل قبول نہ ہو دن اس دے نہ اوہ جنت جاندا
 ہمراہ صحاباں طرف طائف سن شریف پھانڈے
 کنگھی پھیرن لگے داہری بال زمین پر گریا

برکت بال اس قبرستانوں رب عذاب اٹھایا
 جنگ بدر وہ کئی اصحاباں شہادت دے پئے
 ابو جہل ہمراہ کفار اں قتل ہو یا اس جنگوں
 وطنی راہ وہ ملنے آدن اہلان خیر پچھا دن
 کہندی لڑکیا پچھیں جا کر اپنے باپ احوالاں
 حضرت پتہ شہید ہو یا مے لڑکے باپ پیارا
 عمر ولی نول پچھے لڑکا حضرت بل سناون
 عثمان غنی نول لڑکا پچھے بابل پتہ تیناں
 مانی بیٹا علی ولی تھیں آکن خیر بتاؤ
 صدیق اکبر نول جا کر دونہاں پھر عرض ستانی
 لڑکے باپ زندہ کر کے انہاں ساتھ ملا یا
 جبرائیل جناب الاہوں اسلام سنایا
 فرشتے آدم جن صدیقوں شک دہیں لیان

روز شکر تک پاک خداوند سب پر فضل کما یا
 آخر اللہ فتح نبی وی اس میدان کراٹے
 پاک فتح محمدی لشکر آدن رل مل شکوں
 سمیت پتے اک عورت آئی خیر خادندی پاؤ
 پاک محمد سرورتا میں لڑکا کرے سوالاں
 عم دی خیر نزدی سرور کہن عمر پچھ یا را یا
 عثمان غنی تھیں پچھیں لڑکے اوہ پتہ پتہ تارا
 علی اسد اللہ رسول پچھیں عثمان دلی فرماناں
 طرہ صدیق پچھیں اسد اللہ سنوں خیر پچھاؤ
 نکلیا موتوں پچھے آدن مے بیٹا مانی
 دیکھ اپہ حالت پاک محمد ایہ کی ماں خدایا
 بول صدیق اکبر دارب نے پورا کر دکھلایا
 جو یا پیراں نہ ہونیں پاک اللہ فرماون

فضیلت حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ

قیسوں مرد اک عمر ولی نول رستے نظری آیا
 عمر ولی نول دیکھ شہرانی لگا دیون گالال
 عرض کرن اصحاب ولی نول کیوں چھڑاں ہیں
 غصیبوں نفس نہ مرضی مناں حضرت نے فرمایا
 سایہ دیکھ عمر و اشیطان غم تھیں دوڑ گائے
 نبی جے ہونا ہوندا کوئی پاک نبی فرمایا
 مصافحہ ساتھ عمر دے کرسی میرے بعد الہی
 علی اسد اللہ کہن راتیں اک مینوں خواب دساٹی

ارادہ کیتا کوڑے لالواں شرح شریف سنایا
 فوراً چھوڑ شہرانی دتا پھر نہ کرن خیالال
 گالیاں تسال نکالے حضرت کیوں کرو ترائیں
 حکم خدا رسول بجا نوال اپنا دخل نہ پایا
 کنبے نبوت ولی دیوں ڈردا پاک نبی فرمائے
 بعد میرے حق عمر ولی داعجت ساتھ سنایا
 حضرت کعب روایت کرے کہ رسول خدائی
 ٹو کرسی وہ پھوڑاں لے کرسی اک بڑھی آئی

مفضل اندر پاک نبی دی عمر ولی در تائے
 میرے صفے بھی دو آیاں دیو مور ستایا
 کھاواں لذت بے حد پانواں توت ری پائی
 بعد فجر پھر او ہو پڑھی ٹو کری آن رکھائے
 اینویں ہر اک دے ہتھ اندر دو وہی کپڑا دن
 جے تڈھ را میں خوابے اندر مفضل پاک نبی تھیں
 سن کر بات عمر دی بینوں پیاں خوب و چاراں
 اک دن سورج کمر تپائی حضرت کرن سلائی
 تیزی گم گئی ہو سورج پیا اندھیر خدائی
 حضرت عمر ڈٹھا دل سورج جہل سکیا وہ تابی
 دعا عمر تھیں پڑھیا سورج شان حضور غلاماں
 مٹی و نلت جہاں عمر ولی دی پہاڑ کر پتہ زاری

دو دو ہر اک دے ہتھ رکھن مزیوں ہر کوئی کھائے
 مھتوں و دھنہ من ہر گز عمر جواب بتایا
 گیا نماز پڑھن میں مسجد حالت عجبے سائی
 ہو ہو خوابے دے وانگر عمر ولی در تائے
 بینوں بھی جاں دو کپڑا یاں ہر رنگاں فرادوں
 تنگیاں طیاں و دھتھے تھیں پھر تنگ دھتھے
 خواب میری دی کل حقیقت ایہ واقف اسرار
 گردن موڑ ڈٹھا دل سورج عمر بہادر سائی
 سبت چھن اصحاب نبی تھیں سر و بات سائی
 خوش ہو کر نہ کہن جد تک دے نہ نور الہی
 اک تھیں اک و دھیا ر قیدے رکھیا در تائے
 کہن اصحاب نہ چھائی جائے جیادانی و شوری

فضیلت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

شرم ملاک جس تھیں کرے شرم بینوں بھی آئی
 عقدا عثمان و پھر بیٹی سرور رقیہ نام سوہارا
 ام کلثوم بیٹی و اکتا عقدا اس ساتھ دو بالے
 عقدا بیٹی ما بھی کر دیندے ہوندی بتلایا
 عثمان غنی دی وچہ زندگانی رب تلوار چھپائی
 کدی میان اندر کیتی رے تھیں کپڑاں
 ہائے تکلیف غلام پلاسے پھر اس نول کر پتہ
 آتیری نے دل میرے تے آتہ برا ہی پایا
 کہے غلام نہ کپڑاں حضرت رب تھیں دھتھے غلاماں

ایہ ہر پرہ کن روایت کہے رسول خدائی
 شرم رکھائے رب رسول ذوالنورین پیار
 رقیہ بی بی فوت ہوئی جہاں سرور نبی سوہارے
 ام کلثوم دی بعد وقاتول سرور نے فرمایا
 انس بن مالک کرن روایت کر کے نقل سائی
 قیامت تیکہ بعد وقاتول ظاہر رب کھائی
 ادب سکھاون کارن حضرت کن غلام پھر پتہ
 عثمان غنی سر نیواں کر کے سورج غلام ستایا
 جیول کر کپڑا کن تیرا میں میرا کپڑا غلاماں

کہ مجبور نہ کر دے تائیں اپنا کن پکڑا یا!
 کہے غلام میں ڈرلے رہے تھیں جیوں تو رہیں یا
 حق میرا جو تیں پر واجب حضرت آکھ ستایا
 غلام سدا ابو عبد اللہ شان عثمان بتا دن
 خود پانی لے وضو کریندے عجز نماز گزارن
 پی لے نیت سوچ پیراں پیا لیا شوق الہی
 حفظ قرآن حافظ خود ہو کر پھر بھی پڑھن قرآن
 کہن ہو کھال فرمان رُبانا حکموں عمل کمانواں
 پر جبریلے آپ لکھیا نام عثمان ولی دا!
 ہمراہ جنت وچہ مہر و کبھا ذوالنورین ہوئے گا
 میرے مونسے دلیر چکاراں محل عثمان ولید
 تن سورس زمین اسماناں کیتی گریہ زاری

نرمی ساتھ نہ پکڑیں ہر گز خوب نہیں فرمایا
 اے آقا وہ خوف مینوں بھی ترم نساں تھیں آیا
 رو رو آکھن بخش دتا میں جا آزاد کرایا
 بہت غلام کینراں انہاں نیندوں نہیں جگا دن
 قرآن پڑھن وچہ دو نہیں رکعتیں ہر گز نہیں ساراں
 پنج نزار و رو پڑھیند عادت روز پکانی
 کسے پچھیا کیوں اتوں پڑھد خلافت جلدی لو
 ہر دم ڈر دا پاک الاہول رو رو عجز سناواں
 ساق عرش تے بوئے جنت نام عثمان علی دا!
 دوست سیت شمیراں جیوں کر مینوں ایہ سوئے گا
 مہر و کبھا جنت اندر لے حد شان ولید
 حضرت عثمان شہید سی پچھوں نہرخی نگ کھلاری

فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ

صفت علی دی کرے خداوند صابر نے فرمایا
 کرن روایت ابو جعفر ایہ حضرت گئے باز لے
 لیا کر کہن جو نہ مٹی لے لے آکھ غلام سنایا
 مہر و کہن میں شہر علم داعلی دروازہ جس وا
 ستائی بار پکے راہ مونسے دوست خاص الہی
 دین نبی دے جو انکاری کفروں لڑنے آون
 سہرت ابوطالب دے خونوں انہاں سنے ہٹ کن
 ابوطالب دی بعد وفاتوں کافر کرن صلاحاں
 جبرائیل الاہول آیا مہر و حکم بستایا!

ہر دن شہر بار علی وافر شتیاں فخر سنایا
 دو قیض خرید لیا ڈ کرے غلام پیکارے
 پکڑ غلام لیا جو نہ مٹی رہتا حضرت پایا
 علم اسادا سکھنا چاہے دروازہ ننگھے تھیں دا
 تن سوٹھ لڑیاں لڑیاں کیتی کفر تبسا ہی
 علی گرم اللہ قتل کریندے کھاشکستان دن
 ریاست حیدر معظم مکہ غالب ہونہ سکن
 کرے قتل نبی دے تائیں ہر دم رکھن چاہاں
 غار حرا شریف لے جاڈ پاک اللہ فرمایا

بستر اپنے پر کے سلاؤ کیا وحی و کیلے
 علی اسد اللہ نول فرمایا حضرت حکم ربانا
 میں واری نول میں سلامت فکر میں ننگانی
 پاک نبی دے بستر اتنے لے چادر نول جاندا
 لین بچھان کافر آبینوں کہن نبی نول لوڑو
 علی نبی رب دو نہاں بچایا پاسوں قوم کفار کے
 ہر ور پڑھ نماز عصر دی گو واسد اللہ سوند کے
 ہوئے بیدار بچھاؤں حضرت کی نعم نیچا پیار کے
 نماز علی دے پڑھنے کارن سورج رب چڑھایا
 رتبہ حضرت شاہ علی واطاقت کون سنائے

چادر تیری لے چھپ جائے جاؤ اس کیلے
 علی کہا میں لیٹاں بستر حضرت نول چڑھانا
 تیرے با بچھ نہ بھاؤں میں نول ہرگز عیش جہاں
 سپر در بیدری کر کے سرور طرفے غار سر رہا ندا
 کر کے قتل محمد سرور پھر نمند اس ولی موڑو
 سو صلہ علی دا کرو اندازہ جان نبی تھیں وار کے
 ایسے حالت چھپا سورج شاہ علی پھر روہد کے
 عصر نماز گئی لنگھ سرور فکر پئے دل بھاسے
 دیکھو شان علی حیدر دا وقت گیا مڑ آیا
 حسن حسین اماں والا نام لواں دکھ جائے

فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

غسان بن عمران بتاؤں سن پیدائش پائی
 وقت عصر اک عورت کہندی بچہ ننگا میرا
 گڑتا دتا جنت خاتوں اس لڑکے گل پایا
 قد حضرت واجتنا بڑھدا اتنا کڑتہ بڑھدا
 ابو طالب دے حضرت دے گھر عبداللہ سید امویا
 ابوہریرہ کرن روایت سوال اک عورت کردی
 حضرت حسن اندر گھر میں خادم نول فرمایا
 کہے غلام اے آقا میرے دیواں کھانا کھائے
 کہے امام اس حسن جوانی دیکھ ڈراں چیر دل دے
 کرے نکاح پھر ساتھ کسے دے روڑن چھوڑ
 ساتھ غلاماں مل کر حضرت چکی پہندے دانے

قیض موٹی اک سرور عالم اہبانوں پہنائی
 جنت خاتوں کڑتہ دیویں تیرا شان اپتیرا
 رب جنت تھیں بھیجا کڑتہ حضرت حسن پہنایا
 نہ پھڑا تہ میلا ہوندا رنگ دنوں دن چڑھدا
 اس دے تائیں جنت خاتوں ایہ کڑتا پھر ڈھویا
 عمر جوانی حسن عجائب آکھے فاتے مردی
 ست درم تے بکریاں دینہ اسنوں دیہو سنایا
 اتنا مال کیوں اس دینا بھید نہیں ہتھ آئے
 نہ بھیس جائے فتنے دے وچہ میر تے چیر پل دے
 بیج جائے ایہ کار کتا ہوں حسن سے دن تھوڑ
 مالک ہو کر ساتھ غلاماں مل کر کھاؤں کھانے

عبداللہ بن مہاو بتاؤں نماز جماعت پڑھانے کے
پچھیاں کیوں حضرت اتنا سجدے دیر لگایا
حضرت حسن تائیں پنج واراں دشمن زہر دوا یا
وقت وصال قریب ہو یا جاں حسین کی پیکر زاری
کہن معلوم اساطیرے تائیں جس نے زہر پلائی
کہے امام حسین بتاؤ بدلہ اس تھیں لے ساں
شان میری دے لائق تاہیں ظاہر دشمن کرنا
وقت قیامت جے کر رہے کیتی بخشش میری
زہر دتی جس میںوں اللہ بکڑ نہ میرے پاروں
عشق خداوند اندر بہر دم رہن منجوں نت جاری
ہن کچھ ذکر حسین ولی و اتھوڑا اکھستالواں

سجدے اندر سرور عالم اک دن دیر لگانے
آکھن حسن اسوار ہونے سن اترے تال ہر چایا
چھیویں واری زہر آہا نڈا دل تے جگر جلا یا
زہر بھائی کس دتی تینوں دس حقیقت ساری
مگراں نہیں بتا ساں ہر گز رکھاں بھید چھپائی
دشمن ظاہر کرنا چاہیے حسن کہن نہ کہہ ساں
صبر کریں اے بھائی میرے ہر اکے سے مرنا
کہے کہے رتبے کی کھاں کرساں عرض گھنیری
تاں جنت و جہد داخل ہو ساں ہر دوسرے کاروں
ریش مبارک سی تر ہندی اندر عمر اں ساری
دھوڑا نہا نڈیاں جوڑیاں والی اکھیں اندر پانواں

فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

واقعہ اک حمیدی اندر ایویں لکھیا پایا
دن نول روزہ رات عبادت و حق قیام کھلونے
ایسے حالت روزے کھولن ست دن است لکھایا
حکموں گولی ساں لے کر حضرت پان جاں آئے
حضرت دیکھیا گولی طرفے کمر جلن دے پاروں
عاجو گولی تائیں حضرت کراں معاف سنایا!
مہر و نبی محمد روشے آزیارت کردی
احمد بن اسماعیل بتاؤں فرشتہ شان کمالا
پانی اندر اک جزیرے گریا غضبیاں رول
امام حسین پیدائش پہلوں وحی فرشتہ آیا

معار بن حیل اصحاب نبی سے غربت وقت لکھایا
چھوڑن روزہ ساتھ پانی دے کھانے پاس ہونے
لگا پتہ حسین ولی نول حضرت گھریں بلایا
ساں گرم پھسل کر پاؤں کمر ا پیر رڑھ جائے
ماری نوت بچاری روندی معاف کرو جھل کاروں
خوش ہو درم دتے دس اس نول نے آزاد کرایا
دول بجانوں بھوق کمالوں ایسے حالت مروی
سستی حکم رتبے وجہ ہوئی بچا لے لب تعلقے
گریہ زاری کردار ہندارد د کھانے پاروں
اللہ سرور عالم طرفے دے خوش خبر بچایا!

جدول جزیرے آپرول نگھیادرواوازنشائی
 کے مصیبت میری آپر کرو دعائیں خیراں
 جبرائیل اٹھا کر اُس نول پیش حضور لیا یا
 امام حسین پیدائش ہو یا خیراں نوشی سنا یاں
 تھہ اٹھا کر نبی الودا اُس حق کرے دعائیں
 تھہ حسین آٹے تھیں بھر کر بازو اس پر لائے
 اُہو در جبریلے والا پھر اُس نے سی پایا
 حسین ولی دے تھہ لگیا یاں کوٹھریاں ملن شفا میں
 خاص اڑمائش ربی اندر صابریاں کر بھاسے
 بیت بھتجے تھیں ٹورے پاک شہادت کارن
 کربل دیال شہیدان تانیں مؤمن یاد رکھاون
 الود جانے دل نہیں کر داصفت لول مؤمنہ موٹال

بہر ایل ہوت پھیانپڑے تیر احال کیسائی
 رے چلیں در بار محمد فضلوں ہون نہ دیراں
 در داس دے داد و سوا لاسارا اکھنایا
 فرشتے در در نجانے دے حق حضرت کرو دعایاں
 رب فرمایا دوست میرے نیماں تھہ رضائیں
 ایو عمل کیتا پھر حضرت صحت فرشتہ پائے
 حق حسین دعائیں کر د اڑ اسمائے آ یا
 شان حسین دکھایا رب کے لیاں عمل رہائیں
 سر و تابیے عذریے شو قول کارن پید پائے
 عزیز برادر حکم انہاں تھیں جان جتے سب وارن
 اعلیٰ زندگی زندیاں نالوں پاک الود فرماون
 پاک شہیدان یاد کران نت سدا انہاں دیاں لوٹال

فضیلت حضرت ثوث الاعظم عبد القادر جیلانی

ماہ رمضان مبارک اندر دنیا اندر آئے
 وقت زمانے ثوث اعظم دے سخت جہالت آئی
 مردہ دین نبی دا ہویا تھوڑے مؤمن آئے
 اسمحی الدین تداں ہی خلق پکاراں کردی
 سخی بہادر عادل اکل عقلمت ڈبے تاسے
 اعظم اسم بزرگی خوبی حد حساب نہ کاٹی!
 چور گناہی خدمت آئے ولی دعاوں ہوئے
 قوم نصارا غلبہ بھارا آ یا اُس نہ مانے
 جن نیر تھیں چاہے علیے مردہ دے جو آئے

شیر نہ پیتا وزہ رکھیار بے فرق بجائے
 کفر کفاراں بت پرستی ہوئی ہر ہر حسائی
 برکت پیر پیراندی پارول دین زندہ ہو جائے
 علی اسد الودی اولاد اول ال نبی سروردی
 رحمت بخشش پاک بے دی ملے تہا تب بھلے
 قدم بقدم انہاں دے چلیاں تھوڑے دیں صفائی
 اندر عشق حقیقی روون بخول ہا نہ پروئے
 کہن عیسائی مذہب سجانہ کوئی علیے شانے
 دیہو ثوث محمد سرور نگد ایہ کم دکھائے

پکا دیوہ نبوت اسانوں مینے دین کسا ڈا!
 دین نبی دے عالم ڈر کروچہ بندادے آئے
 حضرت بن کر بات اہتاندی سا تھا ہا ہا ہا
 قبر دکھاؤ کوئی اسانوں میں خسلام محمدی
 قبرستان اندر عیسائی لے حضرت تون جان
 قبرستانوں لاشاں ستھے زندہ رب کرایاں
 کلمہ پڑھدے پاک عید انویاں دین صفایاں
 ہم عمر بان میراں جی کلمہ میرے قدم نکاون
 اکم مبارک یاد کرن لوں میں کجھ ذکر سنایا

ہیں تے جبراً کراں عیسائی مطلب غماں اسیڈا
 عرض کرن یا حضرت صاحب علیاں شہدہ چاکے
 مسلم غیراں تائیں آکس پیر پیراں فرماون
 انشا اللہ ایہ کم کرساں لے انعام محمدی
 حکم ربے تھیں زندہ ہوؤ مردیاں نول فرلون
 حق گوای سن اہاں تھیں خلقاں حیرت کیاں
 پیر طفیلوں دین محمدی مردیوں زندگیاں پایا
 دلدے دیدے روشن ہو کر قرب محمدی ہا دن
 شان بیان کرن سے لائق قدر نہ میرا آیا

ملح پیر خود

پتہ مچھل وق ہندوستانے مرد خدا اک آیا
 غلام رسول اک عالم حافظ عالمانل گھر سارا
 اٹھن بیٹھن مسجد اندر پٹھن پڑھان شاگرداں
 بے نماز کون نمازی وعظ کلام پیاری
 حق دارا سمجھاون نہ کال خلق مرید چو فیرو
 محمدی پیراں برساں بچھول ملیا مست قلندر
 دیدن وچہ ہر دم تاڑی نہیں جھٹری لگائی
 دل دردی تھیں آہن نکلن زردی چہرہ آیا
 ساقی مست قلندر دم دم کر دے ذکر الہی
 صفت کی دساں صفتوں باہر محبت غیر طایا
 ظاہر کرنا نہیں اجازت باطن رمز چلائی
 ساقی مست قلندر با خلق زیارت آوے

اگر تیردی صنم تحصیلوں زہد کمال کیا یا!
 گرد بگرد سے اثر نہ ہا نہ اہر ہر جسا پکارا
 پذیردے جان رہن اٹھائیں کرن وظیفے دواں
 خلق محبت روشن چہرہ ہر دم سفر تیار ہی
 ہتھ دیوں وچہ ہتھ میرا نہ سے چاہے غفلت پیر
 اندر رکھے سدا سلامت روشن باہر اندر
 گنہ سے نہ حصول جی لپچایا بھلی کار کماٹی
 صورت بوہنی نے من موہنی کراں والی جایا
 خلق کمالا حضرت والا ہر سے نور الہی!
 عین سبق اک الف بکایا دوٹی دور کرایا
 مشہوری دی خواہش نہ کائی پھر دحال چھپائی
 بے مراد مرداں پا دن جیں حق دعا سنگا سے

نام عبدالدرستی تائیں رب دتیاں تو قیال
ظاہر اکھن نور مبارک کر چھٹیا قربانی
دل دیاں اکھن روشن یا سول پاوان فیض ہزارا

وصل الہی اندر تا منگال ہر دم رہن اڈیکال
شعیب بیغمبر والی حالت تلخ ہونی زندگانی
نور ہدایت ملے یقینوں واقف ہو اسرائیل

دعا مہکتہ دربار گاہ ۱۵۱

اے اللہ وہ چہ سخن بندے کے فضلوں بسکت پائیں
کر تو رول غمور سینے نول راز نیاز دکھائیں
نفس شیطان دو دشمن میرے کر کے فضل بچائیں
فضل کرم تھیں سخن میرا ایہ ہے قیامت تائیں
یارب جو کوئی شوقوں پڑھن نطفوں مل کرائیں
ال اولاد جو کتبہ میرا طاقت بخش انہا ہیں
دوست میرے خاصے عانی ساتھ سول ملائیں
عشق اپنے دچہ ماریں منوں دعا ایہونت میری
طلب ہے دیدار تیرے دی ہو رہن سب کمال
ہر دم وہ چہ محبت تیری انجوں ہار پر د نواں
مٹ نہیں اوتا دنیا اندر مسافر وانگ تیاری
دنیا بندی خانے اندر ڈاہڑے گھمن گھیرے
جو بدد کے میری کیتی کسے رسم رب سائیں
اندر تھی وقت زردے بخش لقاء حضور

بخش محبت فضل کرم تھیں غفلت پر دچہ پائیں
رات دنے وہ چہ ہر ہر دم سے اندر نوت کھائیں
ساتھ ایمان رکھتے وہ چہ دنیا ساتھ ایمان کھائیں
عمل کمادون فیض اٹھاوان سائے شہر گرائیں
غیر محبتوں روک انہا نول اپنی طرت لگائیں
ہون نہ غافل یاد تیری تھیں سب پر رحم کمائیں
بعد وقت جو یاد کریں گے انہاں بھی بخشائیں
وہ چہ از مائش ثابت رکھیں دے کراپ طیری
دو رخ نوت تے جنت نوشیاں رکھیاں یاد دہ سارا
وہ چہ بحر دے شوق وصالوں داغ ولید ہونوں
مستغرق وہ چہ وحدت سو کے نکلے جان پیاری
وایاک نشکین پڑھاں کر مد شام سورے
لطف خزانے تھیں اوہ پاوان سائے نیک تائیں
رہے زبان پر کلمہ جاری فضلوں کر منظوری

سید بنائے کتابے عرض میں دانا نواں پتر سابقہ حال

مطلب شعر کرن و امیرا کرساں عرض کلاماں
لگے زور لگاوے جتنا کرے نصیحت چارماں

عالم ہونہ کرے ہدایت دوزخ اک لگاماں
غفلت بھلیاں یاد کرائے نبیاں دا ورتارا

اپنے ذمہ فریض آدائی حکم قرآن سنائے
 پہلیاں امتاں والے حلے جیوں نترابن بیاں
 فرقی چار اعمال والے رحمت بخش پائی
 کم نیک ایسے زندگی اندر اچھریاں بھی پائے
 ہدایت کارن عالم عامل لکھاں لکھن کتاباں
 دین نبی سے باخ بہاروں میں بھی بوٹا لالواں
 تفسیر قرآن اسلام کتابوں ذکر حدیث کراساں
 حکم شریعت بات طریقت ذکر کیا مت حلال
 میں کوئی دعوے علم عمل داسہ گز نہیں کریندا
 حضرت یوسف دکنے ویلے مطلق خریدن آئی
 سُخن عشق وچہ نامہ لکھن ملک کسانا میرا!
 پیر بھائی اک پیر میرے دامیرے پاس پیارا
 عاباں پاسوں چھپا ہو یا خاصاں بات کریندا
 بت شکن اس نام خلیلی کیتا اس سوالا
 اکبر علی گوہرتے نتھو منشی ستوسارے
 مستری محمد حسین سُخن ماقدر کراون والا
 ذکر مناسب تھوڑا تھوڑا پیریاں امتاں حلے
 ہر طے اصل جو ظاہر باطن سارا نور پیارا
 پیر کامل تھو جانج ہویں قول راست نہ ہایں
 جے انعام کیا تھو فضلوں گل مراداں پانویں
 بہراں مائیں اندر پوٹا فضلوں رب کراسی
 نمر دتیاں برتلے نظارا خود وچہ نظر مکابے
 چکے زر و حراب اکھیں وچہ چک اتاے ماسے

نور دوزخ و انورشی جنت دی پوری بات بتائی
 نافرماناں تہر تہاروں کی کجھ سرین و بیایاں
 صالحین صدیق شہیداں نبیاں ذکر ایہائی
 بنائے مسجد کھوہ نگائے قرآن حدیث پڑھانڈے
 پاون فیض ہزاراں بچھوں نہیں حساب تواریاں
 میوہ کھاؤ عمل کماؤ میں حق کرو دعائواں
 عشق کلام ہجر دے درووں بھی کجھ ذکر لکھاں
 ظاہر باطن پڑھن ثواباں جنت دوزخ قاتال
 کم علمی وچہ خاص پنجابی سُخن گواہی دیندا
 گاہک ہرون اک بڑھی صاحبزائی سوت لیائی
 رب عشا قال ساتھ ملا کر کے اہل شگتیرا
 وحدت سُخن کلام مؤثر عشقے دا وخت سارا
 خوش خلقی وچہ خلقت راضی خود میں خودی پربندا
 نبیاں حکم نہ موٹن ہوندا لکھیاں تاں ایہ حال
 مولیٰ محمد حسین سُخن دے سمجھن راز اشائے
 پیر کامل واطلاب صادق آکھے لکھو حال
 نور قرآن تے نور اہلی نور محمد والے
 نور ہدایت ذکر انبیا نواں نام کتاب پکارا
 عجزوں منگ انعام ریے تمیں وحدت غوطہ یارین
 دُنیا تے ما فیہا اندر نہ کجھ فکر رکھا لوریں!
 نیکاں بندیاں ساتھ ملا کر جنت دید لکھاسی
 وچہ انبات نفی خود ہووے مستی و ہم اڑائے
 صبح کلمہ پھر ہو گیا اس دا جان جُستہ سب دالے

خدمت و پر فقر الوال مغنی لورہ عزائے پیر سے
 اک گھٹ شوق شہرا بول سینوں کی آپ بیلانی
 دین دنی سے مطلب پائے واہ پیراں تاثیراں
 دوہگ اندر اک ایسلا اول آخر والا
 ہوا لب و چہر عشق حقیقی غفلت مرض گواہیں
 ازلی وعدہ عشق جہاندا قسمت تھیں مل جائے
 بھلائی پورہ پنڈ پور باوالہ پچھلا پتہ سوا والا
 کر حکمت رب ان جلی جگے شغفے وانگ دسا
 پر دیساں دچہ کرے مہاجر ہے ازائش مہاری
 حال رہائش وانگ مسافر اپنا پتہ بتا لو اں
 ضلع تحصیل لائل پور اندر پچھل پورہ پنڈ آیا
 ڈاکخانہ ڈاکوٹ ایٹھے داچے کوئی منالوڑے
 پوٹھ سائال حمر انداز غفلت تکر سدا
 اتفاقا جے بعد مرندے یا دا یہ عاجز آئے
 مرے سوالی جیوندیا ندے رب سبب بنانے
 میری طرفوں اسلام و علیکم نصیحتات منالواں

اپنا آپ گیا جس ویلے عرض بالمد و چہ دل سے
 یا بھد وصل سے اس سے تاپیں علیبت ہی نہ کانی
 موہم جسی تھیں ملن پنا ہواں چاہے چک گیاں
 ا کو ظاہر باطن دے ہی پیم پیسا لاا
 برکت کامل پیر سچا لورں جو چاہیں شو پائیں
 رب سے فضول بنے بہانہ راز حقیقت پائے
 تحصیل ضلع سی اہر نسر دا خانہ ڈاک و ڈالا
 خورب کر دا چنگا کر دا بصیت کے نہ پائے
 اپنا ہنایا و کر ایا پھیری موت بہاری
 رہاں ایٹھے یا کدھر جا لو اں چاہے لب سچا لو اں
 چچھ سو اناٹھ نمبر چک والا گب پالی لایا
 موت نقارہ ہر دم رتے زندگی دن تھوڑے
 لا تشظون من الذمیر اللہ اکبر اس لگانی
 تیرا پیر یا گھر وہ بیٹھا نا حمر بخش چپائے
 مرد کے دے مٹھا ٹھایاں عاجز بخشا جانے
 جھوٹ بیان فضول کلاموں بخشے رب پنا ہواں

نصیحت

لے انسان انسان ہوندا کرے شکر ادایاں
 نافرماناں کارن دنیا دیکھیں سخت ایندایاں
 ترح قبرتے شتر دہاڑے گھاٹیاں شکل آیاں
 جے جیوان بناندا سانوں کی بین اندرایاں
 سورج چندین آسمانے ہر شے تیرے کارن

بہترین امت وچہ آئیناں کرے نیک گمایاں
 پاک کلام اندر پڑھو دیکھیں مرگئے ساتھ ہمایاں
 درد عذاب دوزخ دے اندر کرین ملک ہمایاں
 کھول آکھیں کس مطلب آئے منیں سب فرمایاں
 جیوں گائیں کرے گورے دردم حکموں مانن

اپنے وعدے پاک خداوند پر سے کر دکھلاندا
 پینمبری دعوے چھوڑ پینمبر امت محمدی چاہندے
 چھوٹی عمر سے ماں پیر بھائی سب سے سمجھاندا
 پڑھدیاں سندیاں بڑھے ہوئے عمل نیک کیاے
 پر قسمت نے غفلت پر دے ہرگز دلوں نہ جانے
 عاتق باغ زور جوانی کیا کیا رنگ دکھائے
 صحت کرے بیماری دے کر دکھ سکھ چوڑ بنا یا
 شوہی صورت خرابی والا گل پیدائش نالوں را
 مٹہ سر کن انکھیں دل تیرا مروں باہر نہ جائے
 جے خوش رہا رسول تیرے تے رحمت پھیلانے
 کن انکھیں مٹہ مالک نہ توں جان تے جسم آہی
 ہر ہر مہم مروڑی اندر نوری الف دسائے
 جے تیرے اپنی مرئی کیتی منگی ساز نہ پا لویں!
 نبیاں ولیاں کوشش کیتی خلق پچھے اُس ناروں
 پھر بھی نبی ولی خود ڈر دے سے ہمیش ڈرانے
 عاشق صادق دوست رہے پھر سے حال چھپائی

بہر حالت وچہ حکم قبولیں جاندا وقت وہاں ہر!
 سائل سار نہ امت والی انعام نہیں سمجھاندا
 بڑی عمر سے استاد عالم بھی حفظ کلام ستاندے
 گریہ زاری کر کے یاری کرے نہ حال ستائے
 مضم بکرم ہوئی ہونے نفس شیطان بھلائے
 کہ کمزور بڑھیا دے کر بہر حالوں اراٹے
 امیر غریب عمر وچہ کر کے ہر ہر رنگ دکھایا
 آخرین تشریح ہے حق انساناں پائی صفت کمالوں
 منع کیتا جس باتوں تیزوں خواب خیال نہ آئے
 قُرب انعام ہر دے جاں حاصل غیر محبت جانے
 قول میں ہرگز نظر نہ آئے عارف جان ایہاں
 نفس شیطان کجہ طاقت نہ پیر اُس کو رہے پائے
 کام کرودھول تو بہ ہنکاروں خود لیل و نین
 سوا غلیظہم رب فرمایا لائی مہر تہاروں
 قدم بقدم انہاں دے چلیں جو طریق بتاندے
 ظاہر باطن روشن نوروں عامان سمجھ نہ آئی

فضیلت فقرا و امت اہل دنیا ذکر بہترین بی فاطمہ رضی اللہ عنہا

عشق جہان دے دلوں لٹیا دنیا دا غم ناہی
 چھوڑ شاہی لوں کرن فقیری پھر دست دینے
 قید عشق نہیں نہیں خلاصی کہدی کینوں ہونے
 دیدین دی لذت ایسی نہیں خلاصی منگن!
 دن کے رات جبرائی دوسلوں ہسد و ہند ہسد

دکھ سکھ دی پرواہ نہ انہاں جاہن دید الہی
 طلب سخن وچہ سب کجھ بھلا ماجز حال نمانے
 زندہ مردہ فرق نہ چاہے حال کی جانے کوئی
 ساقی کاسہ ہور پلا لویں منگن ناہیں منگن!
 دل وچہ یار سجایا ایسا پلک و سار بہر ہند ہے

جان پیاری کرے واری رہندا عند نہ کانی
 لوں لوں رچیا نور الہی شیراں حسب بھلائی
 نیتدا کھال تھیں دوری کپڑی ہندی گریہ ناری
 سخن اقرب تھیں رب نیڑے انہاں سمجھیا ہویا
 بات عشق دی دخل عقل تھیں کیہڑا حد بتائے
 اک اندراگ ہووے جس دم عاشق نام رکھائے
 نام ایسا دے اگوں بھول لکھد لکھال ہوسن
 عشق خرید لیو کر سودا ایسے کارن آئے
 دوی دور کیتا ہے سالوں ہووے نہیں تھوی
 وانگ پتنگال دے مٹر نار سم عشاقاں آئی
 با بھول عشق عبادت کرنی کس گنتر وچہ آئے
 عشق شہادت اکبر والی جھلیں تیغ ضروری
 خلقت متاخذ میت والیاں نہ انہاں لوں لوڑاں
 طالب صادق بن کر ڈھونڈیں ہو کے بھر مر دانل
 فانیال چھوڑ تکیں ول باقی ایہ کم جانے چنگا
 اُس دی مرضی با بھول اک دم خلقت نہیں نکلاں
 ساڈے جیسے ہو رہی ہے صاحب تائیں بندے
 فقیر امیراں تھیں ودھ درجے سرور نبی شائے
 اسمانی تارے جیوں زمینوں روشن ظاہر آون
 بی شہید فقیراں با بھول ہور نہ اوہ گھریا وون
 ذوالقرنین سکندر شاموں ہور جوکل امیراں
 کہیں جھنڈ جھنڈ ہور جھنڈ اندر فقر انوال
 کرو سفارش میں ذی چاہوڑا نبی کراں کساں لوں

مہنڈرانہ نہیں بہانہ گردن پیشس جھکائی!
 عورت بیٹے ماں پیر سخن بھلی ہور اشنائی
 آکھن او گنہارا ایسں خود چنگی خلقت ساری
 جان جسم سب حامن کر کے بھول ہار سپہا
 اک سمندر اندر عاشق شوقوں چھال لگائے
 درد مندوں دے بے درداں لوں انہیں ہتھائے
 سوئی صورت نازک جتے سب قبراں لوں صوسن
 بدگتے تھیں بھی ہے بدترین خنقوں مر جائے
 نوروں سایہ سمجھو جو دے بار بھو نوروں ہی وری
 خوف نہ موتوں ساتھ خوشی دے جان عزیز جلائی
 سے نامرد بھانویں لکھو واری چلے ہزار کھائے
 لوہا گرم نرم جیوں سٹوں مری نفس غروری
 وچہ درگاہ منظور ہوئے ہو لوڑ نہ رہ گئی ہورال
 رکھ آسانہ ہونرا سا نہیں لک جو انال!
 بھیجا اُس نے سدیاں جانا حکم میں بن بندا
 اُس لوں چھوڑ جانا ہے کدھر کس دا کرنا ماناں
 تہ پرواہ کچھ ہے پرواہ توں فعل جہان دے مندر
 مٹرخ یا قوتوں جنت ملی ایسا ہور نہ کائے
 نچلے جنتی انہاں تائیں ایویں پیے دسا وون
 دن ادھا سب جنتیاں جتیں فقر اگیرے جلاون
 یوسف نبی سلعاں تھیں بھی پہلوں جان فقیراں
 رب فرما دے نبیاں وانگوں ایسں کسانوں چاہنوال
 طفیل ساڈے بنشاں گاہیں نہ پرواہ اسانوں

سردار دو عالم نے فرمایا خوشک کھال دیاروں
 بہت حرام کھاؤں تھیں ہوں بے ظلم گناہاں
 موصول حب دنیاوی ہووے ربی یاد بھلا
 سرور کہا اک زماں میری اُمت آئے
 قرآن بھی دیکھو دیکھی پڑھن عامل ہوں تھوڑے
 دیوں دنیا اعلیٰ سمجھن عورت قبیلہ جاس
 پرکھے جاس فقرتے عالم جہیاں انبیاء والے
 یت سب دی المد جانے معلم باز دلدانے
 ابن مسعود روایت کر دے پاک رسول الہی
 جسم مبارک اظہر آپر لگے نشان چٹائی
 رحمت عالم آکھن مینوں بستر نرم نہ کوڑاں!
 دنیا سمجھ مسافر خانہ کوئی آئے کوئی جانے
 فاطمہ حیرت خاتون سرور شادی جہوں کرائی
 صدیق فاروق غنی عثمانی سلمان اسامہ تائیں
 تکیہ پڑے رنگے ہوئیا چھل چھو ہار یوں بھریا
 اک مہواک مٹی دے برتن چلی اک رکھائی
 چھل چھو ہار یوں ہی اک جھاڑو یوں کٹی
 مٹی تھال پیالے مٹی ہانڈی مٹی والی!
 ابو بکر صدیق نول سرور آکھن سوہاں جہانناں
 شادی عالی چادر سر پہ باراں گنڈاں والی
 اتھیں بی بی دانے پینہندی پڑھے قرآن بانوں
 دنیا قید مومن دے کارن پاک نبی فرماوے
 باتاں تن پسنداس دنیا سرور پاک سنایا

سختی دلدی ہے جو عاندی بہت گناہ شماروں
 بھلے موت حرام کھاؤں تھیں دنیا موصول چاہاں
 سب گناہنواں وی جڑھو دنیا حب سرور فرمائے
 رسم اسلاموں نام ایمانوں صرف باقی رہ جانے
 پچھے فاسق وٹے کاذب نیکیاں تھیں منہ موڑے
 پیٹ بڑے تے فعل شیطانی نفسانی خواہش مانن
 خواہش نفس مسائل کر کے نرے کئی نکالے!
 معشر اندر ظاہر ہوں جو رہے عمل کماندے
 سرور میندر کرے خاطر چٹائی بیٹھ بچھائی
 بستر نرم بچھاؤں کارن میں پھر عرض سنائی
 دنیا تانی دے سب عیشوں میں اپنا منہ موڑاں
 غم خوشیاں سب مٹنے وانگوں اس میں حیرت لائے
 جو کچھ واج دتاسی بیٹی بات حدیثوں آئی
 جہیز اٹھاؤں حکم سناؤں جدا جسدا اشیائیں
 لکڑیاں دی جوتی عاماتے اک چوکی دھریا
 ستدی پوندال والی چادر چھو ہاریاں چھل بٹھائی
 اک پیالا لکڑ سندا تسبیح گہٹ کول ہوئی!
 دیکھ جہیز روون اصحابی صدیق اکبر بے حالی
 بہت جہیز ایہ دنیا اندر ملدی اتیموں جاناں
 سردار دو عالم دی ایہ بیٹی جس دی شان کمالی
 کہ تفسیر دے تھیں سوچے روندی خوت سماکوں
 حکم آشد جہاں اللہ دے وجہ عمر لکھاوے
 اک خوشبو تے دوجی عورت نیک ہو کر فرمایا

ٹھنڈ نماز اگھال نول پانڈی تیجی بات بتانی
 رہاں تکیندا سبحناں تینوں ہر دم شوق کمالوں
 حضرت عمر کہن تن میں بھی باتاں دنیاچا ہواں
 عشق امانت توڑ پڑھا نواں عہد جو کر کے آیا
 کھلاناں کھانا تے میں پہلاں دعا سلام پکاراں
 علی اسد اللہ نے پھر کہا تن دنیا ندیاں باتاں
 نیک عملانڈی کراں ہدایت دیکھاں عیبناں
 کراں بھروسہ اللہ اُپر خلقوں تنہا رہنسا
 جنت خاتون بیٹی سرور عالی شان سناٹے
 طاقت ہووے مال اپنا میں ربکے نام لٹاناں
 وحی کرے ربیساے محبوبا میں بھی تہد سناناں
 عمر جوانی کرے جو توبہ جو دل نوح رکھاون

پھر صدیق کہن بھی منوں تن باتوں حسب آئی!
 کراں جہاد تیرے سنگ رکے کہیں تے خرچاں نالوں
 نیک باتاں دا حکم کرا نواں بدیوں وک ہٹا نواں
 عثمان غنی تن باتاں آکھن میں بھی شوق رکھایا
 نیندر لوک کرن جاں راتیں میں نماز گزاراں
 عاشق صادق مسطراں سنگ ہوون میر سا تھاں
 عائشہ بی بی کہن پسنداں باتاں تن سناواں
 چور بادلوں کے کراں قناعت ایسے میرا کہنا
 دل میرا بھی تن باتاں نول اللہ جانے چاہے
 وقت نہامت زاری کرنی فاقیوں میر رکھاناں
 تن باتاں دنیا ندیاں سانوں میں محبوب بتاناں
 اوہ اکھیاں جو نوح محبتوں گریہ زار کراون

مسواک اور وضو کی فضیلت

سرور عالم نے فرمایا ہے مسواک ضروری
 اک مسواک اک بن مسواکوں جو نماز پڑھاون
 مسواکوں صاف کرو منہ اپنا صفت خداوند کرنی
 دو غلام ثواب آزادوں کھانے بعد کرائے
 تھوڑی تھوڑی محنت اقول عقبے ایلن شانان
 حضرت ابو ہریرہ آکھن ہے ضحاک بتایا
 کرنا وضو ثواب دھندا حضرت آکھ سنا یا
 برتن بانی یا تھوڑے شخص جہڑا تن واری
 شوگناہ مہمت دو جے تھیں تو درجہ ہے تیجے

کیتی فرض نہ رب العالم نہ ہووے مجبوری
 ستر نمازاں بن مسواکوں نہیں برابر آون
 درود شریف تے کلمہ طیب آیت قرآنی پڑھتی
 تقویہ اتار نہ بانسوں ہووے منع نبی فرمائے
 حکم شریعت علین پاروں توشیاں وصال جہاناں
 پاک نبی دے پاس بیٹھے سال اک اعرابی آیا
 تال پھر پاک نبی سرور نے سبحناں نول سکھلایا
 پہلے جھوٹے تن تونیکی فرمایا نبی خفاری
 غیبت جھوٹوں کرے کرولی تا پاک دوری ہے

خوشبو مشکوں میں دھواؤں والے دور ہائے
 ایک پہلا جہاں میں پائے نور قیامت پائے
 ایسے پردہ اس کے تائیں دو نسخ کنول پچائے
 حرام عذاب دو نسخ را کھیلوں پانی جڈوں گائے
 جنتیال بالال تے ہتھ پیرے من جنت قلعے
 رب فرما سے میں ہاں راضی کے بالوں نہ ڈرتا
 سما پیر دھول تھیں اللہ کرسی نور عطائی پا
 حساب قیامت پیر کیسے تھیں کرسی رب انسانی
 قدم قدم تھیں بدیاں اس دیالیت بتا کر اسی
 تکلیف و منو تھیں مردی موسم ہر د پانی تھیں پا
 و منو شریعت اہل طریقت ہر ہر وقت رکھا ہے
 حضرت علی حیدر فرمایا جو مردار عشاقاں
 دھو کھد بعض عداوت خلی حسد دلا اندھ چوڑے
 فیبت جھوٹھے تہمت شرکوں و منو زبان رکھا
 و منو حکم دمال حراموں کپڑے نہیں پہنائے
 نمازوں پہلاں مومن تائیں پاک اللہ فرمایا
 مسح سرے واپیر گئے تک ذکر قرآنے آیا

تک و چہ پانی پایاں ملے سے جنت و چہ چہ پائے
 شفاعت قابل دو جے کون تجھوں پر وہ آئے
 سما بازو دھولوں پاروں آجر زیادہ پائے
 دعا قبول کنے رب عالم ہر داسح کر لے
 مسح کتال تھیں وقت نزدیک آٹازہ پائے
 و پیر غلام ازادوں در چہ گردن مسح کرنا پا
 لیصر اطاندھیرا رتہ لور کڑے رتہ سنائی
 کر کے و منو ہاں قدم اٹھاندا ہر رتہ کی تھائی
 و منو سمیت جانے ول حاکم افسق نال پلاسی
 اس کے بدلے شریعت کے من قیامت سے
 ترک محبت غیران کر کے قرب پیری پاندے
 بیچ و منو تھیں نیچے چیزاں ہر دم رکھو پاکال
 با محمد محبت رب رسولان غیوران تھیں منو ہر سے
 و منو شکم دمال حراموں بہت پر ہیز کر لے
 ولیاں اتقوی و چہ قرآنے اللہ حکم بتائے
 منو تھہ کئی بازو تائیں دھولوں حکم ستا یا
 لازم ایہ تنظیم و منو کر پڑھ صلوة سنایا

آذان و امام کی فضیلت و قرآن بعض مؤذن

آذان مؤذن پڑھنے سے پہلے آذان جھول تک جانے
 مؤذن دی تصدیق کر اول ب اس نہیں بخشائے
 آذان اللہ جو شوقوں بند عقیدہ نیک جنہا ندا
 جس سے پاروں دھیرا کر جنت سے لیکنا یا

ابو ہریرہ کرن روایت پاک رسول بتائے
 اس دی خاطر استغفار ہر اک چیز کراوے
 قدور از قیامت اند سب تھیں ہوگ تنہا ندا
 اصحاب اک عرف کریند حضرت مینوں حکم بتانا

اذان سنایا کریں جو مؤمن رکن جماعت بتایا
 یہ بھی حضرت مشکل میںوں پھر حضرت فرمایا
 قاسم کہن نبی فرمایا سن آواز ہو آون
 مؤذن وچہ دس باتاں ہوں حق ثوابوں پاکے
 شوقوں پٹھے اذان صبح کرنے احسان جتنا
 کہے ہدایت نیکی کارن بدیوں منع کرانے
 حال تک مقتدی نہ آون اذیک امام کرانے
 اذان اقامت مغرب دی تھیں بیزار پانے
 چھت مسجد پر اک دن حضرت حکم اذان کرایا
 درآسماناں کھول دتے رب سنن لائیک سارے
 ہر اک دی اذان سیندے پاک نبی فرماندے
 چند باتاں جو فرض اماں تھوڑا ذکر لکھا لوں
 پاک میدا خاص مصلحا جائن ساز پڑھاون
 سب بیاندے حال قرآنوں پڑھو کیا بتلا دیکے
 قرآن مجید قرأت فظوں کرے نہ بہتا تھوڑا
 چیز حرام شہہ سے جس وچہ سخت پر بہر رکھانے
 مقتدی تنگ نہ آون جس قیال بیتا وہ پڑھانے
 مقتدیال حق بخش منگے پڑھتیاں استغفار
 مسافر مسجد کرے حفاظت کھاناں اوس کھوانے

اوس کھیا ایہ مشکل تاں پھر بنیں امام سنایا
 صف پہلی وچہ کھڑا ہویا کر جنت دیکھ خدایا
 ثواب برابر کل جماعت بانگے نام لکھاون
 وقت نمازوں واقف ہوو بلند آواز رکھانے
 ہوا اذان کہے جے کوئی غصہ نہیں لیانے
 لحاظ نہ مثلے کرے امیراں رکھے خوف خدا
 جاگہ رکے جماعتوں اوس دی جگہ پانے پانے
 مقرر جگہ نہ رکھے کوئی عذر نہ ظاہر کرانے
 بلال اذان ختم کرچکے پاک نبی فرمایا
 کہے صدیق طاہر اوس دے کوئی جے پور پکائے
 مؤذن روحاں ساتھ شہیدان پھر سن سیر کرانے
 شان امام انداز لویں باہر طاقت نہیں بتا لوں
 حسدیاں طمع نہ رکھے بدے وعظ ستاون
 حکم ستاون دی مزدوری آپ رب رکھانے
 کمال اقیسین کہتے تکیراں رکوع نہ سجدہ سوڑا
 کپڑے بدن صفائی رکھے خودیوں نفس بچانے
 استغفار گناہوں کر کے شروع نماز کرانے
 شفع اہانے کارن ہوسے کرے عاپکاراں
 قرآن حدیث احکام شریعت امرنی سمجانے

مسجد میں جانا اور جمعہ کی فضیلت

قیامت نول تن فرقے ہوں جنہاں نہ غم کاسے
 اندھیرے مسجد اندر جاون رب کے خوف رکھانے

سرور عالم نے فرمایا عرش اللہ دے سائے!
 سردی وضو کرن سکیٹال دین جنہاں کھانے

صفت لیاوے مسجد کا دن جان تک طے تائیں
 مسجد صاف کرن تھیں اللہ گناہ معاف کراندا
 مسجد کے سفارش عشرت خاص نمازیوں کا دن
 حلت ابن یعقوب بتاون کرے ذکر الہی
 دیکھا اُس حضرت باہر جا کر بات چلا پ سنایا
 حلت کہا ہے حکم نہ رب دا مسجد بات کرن دا
 ابو ہریرہ کرن روایت مسجد اندر جائے
 پیچھی آٹنے جتنی مسجد جوتی ر کر اوے
 ہن کچھ حال جمعہ دا لکھاں دن تبرک آیا
 دن جمعہ دا وقت نمازوں اذان سنائی جائے
 خرید و فروخت چھوڑو ہر کم جے کر سمجھ رکھاؤ
 دنی جمعہ دے پاک خداوند نظر کرے تن وارال
 رات جمعہ دی حکم کرے رب ملکوتساں سناواں
 سرور عالم نے فرمایا روز جمعہ جاں آئے
 اچھے کپڑے پہن گھراں تھیں جامع مسجد جائے
 ہدیہ اونٹ ثواب جمہ ہسلاں مسجد اندر آیا
 مرغی پوتھے نیجریں انڈا عمل ثواب لکھایا
 اک جبر تھیں دو جے تائیں معاف گناہ رب کرا
 حضرت ابو ہریرہ کہندے روز جمعہ جاں آئے
 امام لکے بد خطبہ پڑھنے کروا بند کتا باں!
 روز جمعہ دے جنت اندر جبرائیل پکارے
 اک سو تیں صفائ ہمارے چلن ساتھ حضوراں
 پیچھے جتنی گھوڑیاں آپاگے حضرت جاسن

ستر فرشتے اُس دن تا کر اُس حق کرن دعائیں
 کلمہ جاری رہے زبان پر تیرا تھوں جان خدا
 باتاں دنیا کرن نہ مسجد رب دا ذکر پکارن
 مسجد اندر گیا آیا بات ضروری کاٹی
 کیوں نہ جواب دتا وہ مسجد کے سوال کرایا!
 بہت ڈراں میں خوف رہے تھیں دن نزدیک ہرندا
 باجھوں نفل نہ پڑھیاں بیٹھے پاک نبی فرمائے
 اس سے بدلے مل جنت و جہاں پاک نبی فرماوے
 خاص غریباں کارن رحمت حج ثوابوں پایا
 دوڑو ذکر خدا دی طرفے جہاں لیا کسے!
 بہتر ایہ تھائے کارن ہرگز دیر نہ لاؤا
 اک نظر تھیں ہو گنہاراں بخشے سٹھ ہزاراں
 دروازے جنت کھول دیو حاج رحمت باش پاتوں
 کھانا کھائے باہر جائے داتن غسل کرائے!
 حق شفاعت اُس پر میری پاک نبی فرمائے
 ہدیہ گائیں دو جے تائیں تیجے بکری پایا!
 کرسٹی جو پھچوں آیا ایہ ثواب نہ پایا
 ہو توبہ خطبہ سن کر خوف رہے تھیں ڈردا
 جو جو مسجد بندہ آئے فرشتہ نام لکھائے
 سن دا وعظ بیٹھے چپ کر کے کارن ادب دایاں
 سردار دو عالم شاہ جہاناں ہون بلاق سوار
 بیس ہفتاں گل نبیاں امتاں تئو سید پر نورال
 شہید ولی سب مؤمن عاشق عالی درجہ پاسن

شیریں کن بلند آوازوں حمد داؤد پڑھاؤں
 مٹریوں دے آمنت ترو را ک آمنت تریاں
 پاک محمد کوں رب اکھے منگ جو مرضی پائیے
 ظاہر ہو کر پاک خداوند پھر دیدار دکھاسن
 صاحب نصیب تگن ہر ویلے اکیاں ناپیں جھکن
 یا محمد دیداروں ک ساعت عاشق کرن گزارہ
 اندرون سے دود واری جنت وچہ لکاسن
 ہر وار و نادر دن جمعے واپاک رسول سنایا
 اہمیتاں پڑھن دے ویلے جیوں نماز پڑھاؤں

حکم ربے تھیں ملک بزم سے ساتھ آواز سناؤں
 اس دن رب عطا کر لسی نظری ماؤں بھیاں
 ہر وار اکھن سب کچھ دتا پاک جہاں کرانیے
 لیکن تگن ہوش در کھن پیے ہوش تکاسن
 دنیا حقے تے دن زائیں ایو خواہش در کھن با
 جیسی پانی یا بھونہ چوے سنگن دید نظتارہ
 کوئی دن اٹھویں کوئی تھینے سالوں دسا سن
 اک ساعت وچہ ایسی اس د جو منگیا سو پایا
 ایوں خطبہ بیٹیاں سنناں بون رسول جاؤں

ذکر کلمہ شریف روزہ و اعتکاف و زکوٰۃ و صدقہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ کہندے پاک نبی فرماؤں
 یا کر وح رب قلم ہائی لکھیں حکم سنایا
 آخر تک جو ہوں والا لکھیں رب فرمایا
 لا الہ الا اللہ لکھیاں کہ ربے فرمایا
 اتنی مدت پھولوں ربے اکھیا قلم لکھاؤں
 محمد رسول اللہ لکھ ہویا حکم ہزاروں
 بیعت تھیں بیہوشی پانی ست ہزاراں سال
 ست ہزار برس رہی سجدے کردی گریہ زاری
 ہو بزرگ نہ ہویا کوئی تیرے با بھ خدا یا
 اس قول پیدا ہے نہ کردا تینوں بھی نہ کروا
 ربوبیت قول ظاہر نہ کردا نہ کوئی ہو رہا
 ست ہزار سال پھر لکھیا ایہا حکم پیارا

جس نے کلمہ پڑھیا صدقہ معاف گنہ ہجاؤں
 قلم کہے پھر عاجز ہو کر کی تیں لکھیاں خدایا
 جو جو حکم کروا وہ لکھیاں مجزوں قلم سنایا
 ست ہزار برس تک ایہا کلمہ قلم لکھا یا
 مجزوں قلم کہے رب میرے لکھیاں جو حکم بتاؤں
 لیکن کلی حال قلم محمد بیعت گئی وچکاروں
 ہوش آئی تاں ست ہزاراں کہی سال بیچالوں
 لکھ کر نام رسول اللہ و مجزوں قلم پکاری
 لازم ادب کہے رب خالق تے قلم تھہ آیا
 سارا نور ظہور تمامی صدقہ اس ہر و روا
 اس دی خاطر عالم سارا اوہ محبوب ہمارا
 اس تھیں بعد ملا کر لکھیا کلمہ طیب سارا

چاقیتس نزارتے ایک لکھ بڑتال کلمہ لکھائی
 کرامت میں بخش کر کے کلمہ لکھن لگایا !
 کس دی عمر ہوئے میں جتنی کون ایہ رتبہ پائے
 پاک خداوند کہن تلم نول اہمت سرور والی
 صہائبات غنی ہے کلمہ کلمہ نفس امارت سے
 کلمہ طیب دے عروت چوٹی سے چوٹی گھٹے دن رات
 جو بندہ اخلص اور مٹے کلمہ طیب والا !
 اس سے ہر دم کے ہر ساعت کلمہ ہر دن جو سارے
 اس طرح جو ضرب دے پر کلمے طیبوں لاوے
 موم ہستی واقابل کلمہ پردہ خودی جلائے
 عاشق شاہ منصور جہاں نے سرسولی لٹکائے
 راز فقر واکھے اندر پچھ پیر دل اہل ارے
 کلمہ پڑھیاں کفر اندھیراہ گور بندہ ناپہاں
 بن کچھ ذکر روزے داکھان خاص امانت جانی
 حضرت انس کے اک شخصے سمیہا پاک رسولوں
 بابے آدم منع درختوں پھل غلطی تھیں کھایا
 ذریت اس دی اپرا سائے اللہ پاک کھائی
 بیس رکعت تلاوت پڑھیاں ملے لو اب گنیرا
 تلاوت سنت پاک نبی پڑھو ضروری کمال
 حضرت عمر روایت کردے پاک نبی فرمایا !
 ماہ رمضان میں آدھے خوب تیار ہو جاؤ
 اس دی عزت تسانی عزت نفع عبادت آیا
 قرآن تلاوت ذکر الہی فعل نماز گزار !

عزمن کرتے اسے پاک خدا شفقت میں تسانی
 عرصہ عمر دراز میری دا کھینے وچسہ دیہا یا
 کس نول طاقت لکھے اتنا میں بسا بر آئے
 کلمہ پڑھے مؤمن اک فاری میں تھیں رتبہ عالی
 پڑھ کر عاشق کلمہ صد قل اپنا تن من والے
 چوٹی نزار واری سہ بند ویند ادن تے راتے
 خاص الخاصوں سمجھ پڑھیند اپاے درجے اعلیٰ
 کلمہ طیب سائے ایویں جیوں لکھی لگیاے
 شوق الہیوں دل تھیں شعلہ طہون چشم کھلائے
 پڑھ کلمہ گم گئے نہ بنے راز جہاں نے پائے
 اتنا الحق کہا ہو واصل اپنا آپ بھیلائے
 نور الہی عالم اندر جس دے کل پیارے
 وقت نزع دے ساتھی کلمہ جو چاہیں سو چاہیں
 ایہ امانت صدق دے تھیں مؤمن توڑ چڑھائی
 بیس روز سے کہوں ہوئے مقرر مطلب کیا اصول
 اثر مینہ زہا اس دا پاک نبی نہر مایا !
 کہے اعرابی جیک بیجی حضرت بات سنانی
 میں نزار گناہ رب بخشے عینت کرے لیرا
 صد کے خیر خیر اتاں کر یو ہر ہر کوشیاراں
 ماہ رمضانوں اک دن بیلاں پڑھو خطبہ سمجھایا
 کرو عزت رمضان مینے کپڑے صاف رکھاؤ
 سب مینیاں تھیں دو حقے درجہ عمل پڑھایا
 عشر اند کرے شفاعت روزہ روزیازو

گل مہیناں تھیں سرداری ماہ رمضانے پائی
 ماہ رمضانے پاک خداوند تبارک و تعالیٰ کی
 قدر معلوم ہو یا چہ روزے کہن ہمیشہ رکھانے
 رات اخیر ماہ رمضانوں روون قرنتے سارے
 قبول دعائیں صدقے ہوئے ہنسے پاک گناہوں
 تدرہ پند جو چند بندے نے خاوند اسماں بتائیں
 ابن عباس روایت کردے پاک نبی فرمایا
 نو لکھ برتنوں وقت و پہاڑے جلی اندر تاراں
 مہینے پیراں ہر بریاں بول رو کو نقصان بھائی
 شہوت نظروں دیکھیاں روزہ اکھیاں ڈاٹھ جاندا
 پیر ہتھ حکم شریعت جین روزہ ہتھ پیراں دا
 سر پیراں تک کل اعضا نواں روزہ کک کک لوں
 قالوئی جواب استوں دم دم پیاسناے
 جہاد نفس تھیں عاشق مرداں ہر دن روزیداراں
 احتکات بیٹھن دا درجہ تھوڑا ذکر سنا نواں
 حضرت انس کہے میں سنیاں عالم دے سرداروں
 لبتہ عمل ہووے جس تبت دکھان بٹان نہ کرنا
 اک دن رات اللہ دے ذکر لے لو اب عمل تھیں پاون
 پنج سو برس ہر پردے رتہ پاک نبی فرمائے
 حضرت زہری کہن تعجب احتکات جو لوک چھوڑیندے
 کسے خلیفے چھوڑیا تاہیں کردے دارو داری
 فخر نہ دل و چہ مول لیا نے کر کے عمل بھلائے
 صحبت پوری ساتھ نہ کرنی حکم قرآنے آیا

جیوں کرسب نبیاں تھیں افضل پاک رسول الہی
 دن تے راتین بخشش کردا جو سائل اُس دروا
 کھانا سونا ٹرنا بہنا لکھے عبادت جانڈے
 روزے داراں دی تکلیفوں کھیاں سو ہارے
 پتا بھنگا رنگا کر حوراں آکھن پاک الہوں
 دروائے بند رب دوش کھوئے حنت جائیں
 بغیر عذراک روزہ چھوڑے دوزخ جلیے سنایا
 ڈھال روز خدی روزہ جانوں دوزیوں بیداراں
 بار ہویں سے وچہ رکھیا جاکے کھاؤ حلال کماٹی
 چغلی چھوڑوں ہے نہ روزہ سمجھو منہ کتا ندا
 دیں صفائی خودی گوانی چھوڑ خیال خیراں دا
 چک امانت پوری کرنی ایہ ہے مرد کما لوں!
 سینے چمکے نور الہی عقلمت پردے چائے
 اسم الہی یا سبحوں بھائی ہور نہ بھاؤن کاراں
 لازم شرطوں جو خجایاں اوہ میں لکھ بتا نواں
 تو شہید ثواب احتکاتوں اک دن راتے پاروں
 مطابق سنت ٹوکدہ ہوئے نعت الہوں ڈرنا
 اُس تے دوزخے وچکاراں تن پڑے ہوجاؤن
 دنیا جتنے کسے دعائیں رب قبول کراٹے
 وقت وصال قریب نہی اھی احتکات کریندے
 دس دن آخر ماہ رمضانوں کرو عبادت بھاری
 مسجد اندر حکم بیٹھن دارب دی یاد پکائے
 دس سو سال عبادت درجہ ربی طرفوں پایا

خواہش نفس آمارہ والی دنیا دے کم چھوٹے
 پڑھے قرآن کے عمل کماے اجر ٹواہوں پائے
 نماز مغرب تعین پھول کھائے منور سبب سے
 مست چیزاں تھیں باہر چلے اجابت شاہنشاہ
 حکم زکوٰۃ بیان کراں کعبہ بنا پنجواں اسلاموں
 حضرت ابوہریرہ آکھن پاک رسول سائے
 غیبوں آگ لگے گھر سائے مال سارا ایل جاٹے
 ڈاکو چوری یا کر زوری اُس دا مال لے جاوے
 مقدمہ کاری پورے بیماری نہ جائز مال فیوے
 اُس دا مال اولاد بڑی جا کرن خرچ ازائیں
 بعد مویاں ایہ پکڑیا جائے رب حساب پچھائے
 سردار دوعالم نے فرمایا مجھ جو مالوں کرے
 حال قارون خداوند عالم وچہ قرآن بتایا
 انکار زکوٰۃ توں تہمت پاروں دنیا حرص لگائی
 ظاہر عزت دیکھ قارون نے جنہاں دل لپچایا
 راہ موٹے دے کرے جو صدقہ کل مصیبت لٹلے
 ابن عباس کہن میں سنیا کہندے نبی الہی
 آکھے حرمت کیسے پاروں یارب بخشیں مینوں
 کہن لگائے نبی خدا دے میرا عیب و ڈیرا
 یا حضرت میں بہت سختی ہاں تے ہے کنبہ بھارا
 میں تھیں فاسق دور ہو جاویں کہہا نبی خدائی
 پڑھیں نمازاں رکھیں روزے سال تہرا بتاؤں
 سردار دوعالم نے جبریلوں صدقہ اجر پچھایا

سمجھے مردہ آپ اپنے لوں دن زندگانی تھوے
 کنز العباد حق منکلفاندے لکھیا دیا جسائے
 تھوڑا سو فے بہتا جاگے شو قہلو تیل لگائے
 غسل و شوتے لہل پختانہ جمعہ جنازہ چائے
 تھوڑا چول کڈھ ڈھائی دیوے ہے پیش آرا مول
 ہر دے غنی زکوٰۃ نہ دیوے تھروں مار یا جائے
 کرے تجارت مال جہازاں پانی غرق کرانے
 سخت بے عزتی کرے اُس دی جانوں مار گاروں
 امن نہ رب دیوے اُس تائیں و زرخ و پھر شیبوے
 راگ نشہ تے کعبہ وغیرہ حاکم کھان غذا میں
 مسکین یتیم نہ پیوہ دتا زکوٰۃ نہ حج کرانے
 دشمن بن گئے جان پاتی دے مصیبت لٹلے
 تن و چہ تھیں اُس دے تائیں غرق زمین کرایا
 ہے نصیحت غنیاں کارن سو چوسا تھ داناں
 غرق زمین جاں ہوندا ڈٹھا توریہ توب سنایا
 دعا مسکین یتیم دی تھیں پیتری برکت مالے
 کیسے والیلاں پر دیاندرے سنگ پھڑ پابندہ کاٹی
 سردار کہہا حرمت مؤمن زیادہ دساں مینوں
 سردار عالم کہن کیا ہے خاص گناہ جو تیرا!
 سوال سوالی کرے جے مینوں تن من بڑا سارا
 تیری آگ نہ میں دل آوے کھا کر قسم ستانی
 جے توں اللہ خرچ نہ کر میں دوزخ جلیں سناؤں
 دکھو دکھو ثواب سناؤں جبرائیل بتایا!

امیر با ظالم تائیں جتنا دیوے اتنا پاوے
 بیٹا غنی تے ماں پوے عاجز جیسا انہاں دیندا
 لو لے لنگڑے اندھیال تائیں یا مڑے پر لایا
 جو عربی دا علم پڑھیندے خاطر عمل کماون
 بیچ باتاں دروازے ستت لکھیاں حضرت پایا
 کرنا صبر مصیبت اندر دل رووے منہ تے
 حکم امیری ہونڈیاں ہویاں عاجز ہے تماں
 ہو غریب سخاوت کردا خفیہ دن تے راتاں
 حضرت ابو موسیٰ جو اشعری کہن حضور سنا یا
 سرور عالم نے فرمایا منہ تے والیاں تائیں
 فاقے والیاں کھاناں دیوے کپڑے نگیان پاروں
 سخی سخاوت کرنے ولے رب نول بہت پیارے

صحیح سلامت بند دیوے دس حقے ودھاوے
 بد لے اکے ست سو وافر پاک المدد خشیندا
 اک بد لے ودھ لو سو یا سی جبرائیل سنا یا
 انہاں نول اک دیون ولے نو لکھ وافر پاروں
 عمل کماو جنت جاو دساں اوہ میں بھایاں
 قرض غریباں کرے معافی کارن فخر تر دے
 رکھے پیار غریب تھیال کر کے خوف رباتاں
 انواں نہیں احسان جتاون کرے رہن خیر اتاں
 جو ٹھکے نول کھانڈیوے بہت ثواب بتایا
 بے کر شرک نہ کیتا انہاں بخش دیوے مایاں
 پیاسیاں تائیں پانی دیوے بہتر حج ہزاروں
 سرور عالم ماتم ڈٹھا نہ اک سخیال ساڑے

عورت کا حق خاوند پرھاوند کا حق عورت پر

حضرت ابو ہریرہ کہن کہے رسول خدا نے
 ادا نہ کر سالاں ہے بد نیت اوہ ہے عیسا زانی
 حضرت عائشہ کرن روایت پندہ حق عورتاں
 وضو نماز روزہ سکھلاوے سنت قرض تھانے
 خلق محبت رکھے اس نہیں امر نہی سمجھانے
 کپڑا تھرچ خلافت نہ دیوے جس نہیں حکم دساں
 غیر شریعت گھریں امیراں روکے جاون کو لوں
 بہت فرایض مرداں دتے حق عورتاں آئے
 یوی نیک ہوئے جس بندے نام حق چھوڑ نہ دیوے

عورت ساتھ نکاح کرے جو کرے نہ مہر ادا نہ
 ہو کر غنی نہ قرض اتاں سے دونخ جان جلائی
 دتے خاوند جو جو کہاں کھو دساں نواں باتاں
 جہالت دنیا نہیں اس روکے قیامت خوف دساں
 محبت بد عورتاں مذی نہیں اس نول روک ہٹانے
 تماشہ میلہ شہر سینما جاون منع کراٹے
 بھانویں اوہ ہمسائے ہوں کہے نہ میلن جلول
 وصف جو نیک بتاں بے خشک بدی نہ ظاہر کوئے
 طلاق دیوے اسباب یوے کج سب کج نہاں یوے

عمرولی دی خدمت اندر اک اصحابی آیا
 گھر حضرت بی جھگڑا ہند اسن کرواپس جاندا
 عمرولی نول بات اس دی واکوئی پتہ بتاندا
 کہے سفاون جھگڑا آیا جھگڑا گھر وچ تیرے
 در گزری تھیں وقت گزاراں حضرت عمر بتایا
 کیا حق حضرت میں سمجھاؤ پھر حضرت فرمایا
 اس دی وجہ حراموں میرا باز رہے دل یا را
 کپڑے میلے صاف کریندی پالے پھیلتا میں
 قوم قریش شریف گھرانال اکھبتلی سرور دی
 خاوند دے خاص حکم کے فلام کینز گھرانہ سے
 آپ جو کھائے انہاں کھلائے عورت کرتے کید
 عورت اوہ جس نہیں محبت رید ساتھ کرائی
 سرور عالم کہن جو عورت رید ہی قسم اٹھا کے
 سونا چاندی مال اسباباں مایاں کنول لیاٹے
 جو اس نیک اعمال مکٹے ضائع رید کرانے
 باجھو حسابوں دوزخ اندر رہیں تائیں پائے
 ساتھ محبت خاوند تائیں پانی گھٹ پلاٹے
 قیامت اندر سب تھیں پہلاں سب نماز پچھائے
 حضرت حسن امام بتاون کہسا نبی خرداں
 جاں تک واپس آنہ آکھے کہ مرضی جو تیری
 حیض نفا سول پاک ہوئی جو کردی ہسانکاراں
 پنا سنگار اتارے اپرون باجھ اجازت جانڈی
 نہ نماز نہ روزہ رکھے عمل نہ تیک کماٹے!

اپنی بیوی کراں شکایت دستاں مال و پایا!
 دل وچہ آکھے نہ ہن دستاں گھر اپنے نول آندا
 بلا کر حضرت اس دے تائیں گزریا مال پچھاندا
 یا حضرت میں واپس آیا حیرانی دل میرے
 خاوند اپنی بیوی دا بہت زیادہ آیا!
 بیوی دا حق میرے اپن دستاں جو کچھ آیا!
 میرے گھر دی گھرے حفاظت کم کریندی سارا
 ہانڈی روٹی گھر میں پکائے گویاں واک اس میں
 پنج سو نفل درود بھی پنج سو پاک نبی پر پڑھدی
 ماتھال تکلیف نہ دیوے جو بے قدر سدا آندے
 مرنا یاد کرانے اس نول روزہ خوشیاں عیدوں
 ایمان سلامت جو لے جائے بہتر مردوں بھائی
 نیکی تیری کردی نہ دیکھی خاوند کہے سنا کے!
 قول میں کون ایہ میرا سب کچھ غصے ساتھ سناٹے
 کیوں خاوند نول کہا ایسا لفظ بے ادب سناٹے
 نیک اعمال قبول نہ ہوں سرور حکم بتائے
 روزے نفل عبادت اندر حیل کر سول دہائے
 دو جا حق خاوند عورت پاسوں پھیا جائے
 گھر خاوند تھیں عورت نکلے عمل قبول نہ کاٹی
 چاہے مار چاہے رکھینوں بخشیں غلطی میری!
 کرنی مارنا سب اسنوں کرے نہ جیکر کاراں
 غیر ان تھیں اس بات کریندی خاوند بہت ساندی
 حفاظت کرے نہ ستر پتہ دی بار و شرح بتائے

جس تک رسول کے خواہد راضی جنت بجائے
لازم غسل جنابت پھپھوں پاک کرے خود تائیں
یا بچھو بہانت گھروں نہ جانے کہے والد سمیحا ل
خواہند دے مال باپ تریبی خدمت ادب بجائے
حضرت اہل کہن میں ستیا حضرت عمر خطابوں
فرشتے اس گھر آون نائیں جاں سر لئے نہ چادر
ہزار برس دہرہ دوزخ جلی سمیحا ایسے پاروں
جسے ہر نظروں خیرال طرفے دیکھن قصد کر لئے
چند باتاں سمجھن دی خاطر عاجز لکھ دکھایاں

جس دروازے جنت دلے چاہے رب نکھائے
سستی کرے نہ وچہ نمازاں کہے نہ شرک او ایں
گھر تھیں چیز چورائے نائیں ٹٹے نہ کٹھے گا ل
بچن گاون ڈھول و جاون نہ کروین الائے
جاں سر عورت کھولے گھر وچہ دھوون گاون یوں
ناحرم ہو وال دکھائے عذاب کرے رقبے
زانی داکی حال ہووے گا ڈریے رب جباروں
آتش میخان ٹھوکن اکھیں عمر ولی فرمائے
عمل کماؤ فائدے پاؤ متورب فرمایاں!

لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

مفتوح الفتوح عقیقہ بابت کے سوال سنایا
قرہانی وانگ عقیقہ جانوں کھاواتے کھلاوا
مصرفۃ الحق اندر ایہ لکھیا والد اسحق آیا
بکرے دولٹ کے دی خاطر حکم حدیث بناٹے
پڑی بکرے دی نہ توڑو جوڑاں تھیں کٹاؤ
سنت چوڑاں دن اکھیں پھپھوں عقیقہ کرو بتاون
سن عمر تھیں ابوہریرہ ایہ روایت کر دے
شرع مطابق نام رکھائے حلال کھوائے کھانا
حضرت عمر کہن اک لڑکے باپ میر یوں آیا
لڑکے نوں منگو کر پھپھیا پات کیا بتا نوں
میں کیہا مشرک زانی عورت گھر وچہ نہیں رکھائے
امر نہی تھیں روکے اس نوں نیکی طرف لگائے

حضرت امام اعظم دے تائیں انہاں حکم بتایا
مسکین یتیم فقیراں تائیں تے حق دار د لاؤ
ستویں دن د لڑکا لڑکی عقیقہ کرو سنایا
لڑکی بدے اکو بکرا ذبح کرایا جوائے
کٹ اعصاب دیہ کوئی دانی خوشاں حق پچاؤ
سر وال برابر سونا چاندی حق غریب لے جاون
لڑکے دے حق چار پیڑ پر حکم نبی سرور دے
علم قرآن ادب سکھائے کرے نکاح جوانا
لڑکا میرا حکم نہ منیں اس نے آکھ سدا یا
لڑکا کہند کی حق نہیں پر حضرت جی سمجھانویں
اچھا نام رکھائے لڑکے فقہ قرآن سکھائے
لڑکا کہند آیا حضرت ایہ نہ کوئی حکم بجائے

اک سو دروں کنجری لے کر اس نے گھر میں بسائی
 لڑکے باپ کہا میں لڑکا بیچ یا بھوٹ بتائے
 میرے پاسوں چلیا جانویں ہاں میں جھٹک بٹایا
 سرور عالم نے فرمایا لڑکیاں ادب سکھانے
 ہر دم رحمت انہاں آپ اللہ پاک پچھائے
 خاندان سے بچوں جو عورت تھی اس پر پھہ ہندی
 بغیر حق جس نفس اپنے لوں بدلیل روک بٹایا
 مال پیروی خدمت کرنی لڑکیاں کو سنانواں
 عبد اللہ بن عمر فرماون لڑکا کوئی آیا
 حضرت پچھیا مال بیوتیرے زندہ ہیں یا تاہیں
 سرور کہدے جا کر خدمت لے اجازت آئیں
 بھانویں کتنی کرے عبادت پاک اللہ فرمائے
 پڑھے نماز زکوٰۃ نہ دیوے قبول نماز نہ ہوئی
 اس داغ لڑکے قبول نہ کر سناں پاک اللہ فرمایا
 حسن بصری دھپ بیت المہرے کرن طوان بتائے
 زنبیل تلے رکھ کر حج بھائی میں اس آکھ سنایا
 خاطر حج لیا یا اس نول حق ادائی کر سناں
 میں کہا جے ایس طرح ہی لیا نویں شرور سے
 جنت مال ویاں قدماں پٹھان غلبت تھیں تھوٹے
 اصحاب نبیدے حضرت عاریف ہو بجار بنان
 سرور عالم پچھیا اس نول کہنداگ دسائے
 مال میری ناراضی میرے پر نہ کر دی گفتار ال
 مہر کہنے مال اس دی نول سے بخش گناہوں

نام میرا نہ اچھا رکھیا قرآن نہ فقر پڑھائی
 انہاں باتاں تھیں لڑکا سچا اس دا باپ منڈے
 موثر مندرہ چلا گیا اوہ کیتی تے پھتسا یا
 لگا کر روزی حق حلالوں پھیال بہن کھواندے
 سلام تے برکت اس دے آپر روز برنڈاں لے
 اولاد اپنی دے پالن خاطر شکر تھیں رہندے
 درجہ پائے جنت اندر پاک نبی سرمایا
 من لیون گے قسمت وائے ہوندا قدر سنانوں
 پاک نبی نول بعد سلاموں حکم جہاد پچھیا یا
 کہتا لڑکا زندہ دونویں حکم کیا فرمائیں
 جے اوفہ خوش ہو بیچن تینوں لڑن کفار ال جانیں
 حکم نہیں نبیاں پاک نبی لایوں ناہیں بھاسے
 میرا لڑکا گزارے بھانویں ادب نہ مال پیو کوئی
 ہر اک حکم نہ منے بلن تک نہیں قبول سنایا
 زنبیل کا ندھے پر طوان کرینداک بندہ فرمانے
 کہے زنبیل اندر ہے مانی ادبول بو جھٹا بٹایا
 شام ملک تھیں چک لیا ندی تلے نہ ہر گز دھراں
 پھریاں سب زمین پر بھی نہ حق اک رات آنا سے
 پاک محمد سرور عالم رب دے حکم سنائے
 وقت نزع نہ کلمہ آوے خبر حضوریت پیارون
 یا حضرت جاں بڑھن نگاں میں غضبوں سلطان آئے
 کرو سفارش دیوے معافی روہو کہے پکاراں
 یا حضرت دل چاہے ناہیں آیا حکم الاموں

کھا کر قسم کہے رب عالم کہیں نہ میرے تائیں
 حکم سبے واسن کر مائی بخشے حارث تائیں!
 ابوذر غفاری آکھن سرور کہندے آسینے
 رسول اللہ دے ساتھ گیا میں آقبر پر رولن
 جبرائیل پیغام لیا یارولن تساڑے پارول
 کہن انصار مذاہل رول دے میری امت بندہ
 کرن دعا پھر زندہ ہویا الامان الامان کردا
 دتی میں تکلیف مائی نول حضرت معان کرالوں
 سرور کہیا ماں جو انا ہے نہ زندہ ر جدی!
 ساتھ بڑھی کئی بندے سن کر سرور قدرت اول
 بڑھی کہندی وجہ نماز سے میں سر سجدے پایا
 نہ راضی لب میں پر ہر دے درول آکھن پایا
 قبر اس دی پر کون لگا کریں سرور نے فرمایا!
 یا حضرت میں بخشیا اس نول بڑھی آکھن پایا

مال اس دی نہ جاں تک بخشے میں بھی بخشاں تائیں
 زبان پر کلمہ جاری ہویا ملیاں جنت جائیں
 سہماں مردیاں کرنی نہ وارث ملن انہا نول جیسے
 میں پھیا کی باعث حضرت کہن مذاہب اس ہولن
 وجہ اسمان فرشتے رولن کر کر آہ پکارول
 کہے جبریل دعا کرور رب کرور یسے اس لفظہ
 یا حضرت آگے بچھے ہٹھول آپرول مرطا
 جا ابوذر حضرت کہیا مال اس دی سد لیا نول
 تہہ غلامی کردی نہ ہندی جان غذاہاں ہندی
 کریں معان مائی اس لڑکے پاک نبی فرماون
 بیوش نشے تھیں ماریا اس کے لڑیا سہو سنایا
 معان کرن نول نہ دل چاہے میں اس تھیں دکھ پایا
 رول آکھن بخشیں مائی منول آگ بسلا یا
 طفیل حضور مذاہل چھٹا جنت لب بسچا یا!

بیان موت و قبر فناہ تمام مخلوقات لفظہ لود و بارہ اٹھنا

موت فرشتہ روح نولن دی طرف علیین سچا ندا
 رب اپنی دی طرفے جانوں نولن اچ ہونوشحالان
 حضرت حسن روایت کردے کہے نبی سوارال
 تن تھوٹھ تلوار فوجے جیول وقت نزع فرماون
 عبدالمعین عمر و فرماون میرا پب بتا ندا!
 عقل زبان ہے قائم ر ہندی چاہیے حال بتایا
 کہندا میں نولن لوکان تائیں ہن خود مال بتایسے

اے مطمئن نفس تیرے پر رب راضی ہو جاندا
 ہوا قبر وجہ جنتول و سے پا نولن خوشی کمالان
 ابوہریرہ وقت نزع دی تلخی کریں شمارال
 مؤمن نزع لقا الہی ہو قبر بان سداون
 مرن لگا کوئی سختی موتوں کیوں ہیں حال سنا ندا
 وقت نزع جیاں آیا انہاں میں پھر یاد کرایا
 موت حقیقت سن کر آیا اسیں بھی عبرت پلینے

باپ کہے منہ چھوٹا بیہا ہیگی بات و ڈیری
 زبوی جل پہاڑ مدینے موٹریاں جیوں چکایا
 پیٹ اندر رکھ کنڈے داراں زمین آسمان چھپایا
 تن باتاں تھیں حال میرے دی حالت ب بڑائی
 افسوس رہتا ہے اُس دم مراد و زقدیو چہ جاندا
 جنگ دوران فوجاں دے اندر بے کریں مر جاندا
 ہن معلوم نہیں رب میرا کی درتے ورتارا
 سرور پاک نبی فرمایا وانگ مسافر رہتا
 حضرت شاک روایت کردے پاک نبی فرمایا
 کہندی روح اتار آہتہ نزع تھیں گھبرا یا
 پانی پا کر ملے ویلے قسماں رب دیاں پائے
 بعد غسل جان کفن پہنا دے کہے نہ زور لگانوں
 آخر داد دیدار جہاں روز قیامت میلے
 مال اولاد و یتیم میرہ نول رب سپرد کرنا نول
 پنج واری بہرون دے اندر قبر آواز کراندی
 تنہا سخت ڈرونی جاگھ ساتھ نہیں لیا نول
 مٹی پتھر میرے اندر تھیں فرش بنانا
 زبور چھو سب کپڑیاں دا گھر خود تریاک لیا نا
 قیرائیں کیا یا حضرت عمل قرآن بتسایا
 فرش قبر و انیک عمل سب ایہ تریاق بناون
 قیامت نول دو نفعے بھوکے اسرائیل ملا نیک
 اک نہیں مرنا دوجے اٹھنا جو سب و چہ جہاناں
 نفعے دی آوازوں بہ نول خود نول دل لرزائے

بطور نمونہ انشا اللہ کرساں کمی گھنیری!
 روح سُوتی دے نیکوں نکلے ایویں اندازہ آیا
 دو نہاں دے وچہ واسا میرا حالہ نظری آیا!
 جدول آرادہ قتل کیتا میں خاتم نبیاں سانی
 اسلاموں بدلی حالت میری رحمت ربی پاندا
 نماز جنازہ سرور عالم میرا آپ بڑھا ندا
 پڑھ کلمہ پھر جموں روح تے کیتا فیر کتارا
 غافل رہونہ دنیا اندر ناولوں میرا کہتا
 انگوٹھی گھڑی کپڑے میت اتارن جدول سنایا
 یا جموں جن انساناں سب نولوں اول سنایا
 متھہ جسم پد پھیر آہستہ مجروح نزع کرانے
 نویش عزیز دیکھن منہ میرا سب نول کھتا نولوں
 لحد رکھن تھیں پہلاں تھوڑا اٹک جا داس ویلے
 نہ تکلیف دیو کوئی انہاں کر کے عجز ستا نولوں
 سرور عالم نے فرمایا کر لیا غسل بتا ندی!
 سخت اندھیرے ہیں وچہ میرے لے کر لیا آویں
 میں نگر گھر میری طرف سے نخرنی لے کر آنا
 اصحاب کہن یا حضرت اس تھیں واقف حال کرانا
 قبر چراغ نماز عبادت جودن رات پڑھایا
 زہری چیزاں کارن کلمہ پاک نبی فرماون
 فرق دو نہاں وچہ چالی سالوں گزروقت خلاق!
 گلیاں سٹریاں ٹہریاں زندہ کسی رب یگاناں
 سخت بھونچال زمین ہلا دے مان پتھر پھیل جائے

جملان والیباں عمل گرن گے یہوشیاں خلقان بان
 نغمہ موت منے جاں شیطان خوف دل کعبانے
 کعب احبار روایت کردے وفات آدم جاں آئی
 رب فرمایا بخت جاسیں کر سیں عیش آرامان
 حالت موت اودی دکھلا توں آدم عرض کر اے
 نصف خلایق اُس آوازوں سن یہوشی پا دن
 اس آوازوں عقل آوارہ خبر وجود نہ رہا سی
 میں اسمان پیدائش سب دی بخشی قوت جانوں
 اقل آخر حال تنہا داخل عذاب جو ساری
 قہری تشریح از قرشتہ میں ہمراہ سدھاوے
 رٹھ نطی دی ستر ہزاراں انکڑو جان نکالیں
 رب حکم بجاون پورا دھمکی دین شیطانے
 ہوش کرے پھر جھٹک سادوں پھر ہوش سدھا
 ملک الموت اس کہے جبیتا موت مزہ آج آئے
 موت عذابوں شیطان ڈر دا اپنا آپ چھپائے
 وچہ دریادے غوطہ لائے دریا باہر نکالے
 قبر آدم پر کرے پکاسے باعث اج تھاے
 اہل نطی تے اہل سقر تنہہ عزرائیل پیا لہ
 عذاب نزع دی تنگی اُسوں دم دم سخت جلازی
 حضرت آدم تھرا تائیں پاک اللہ فرمائے
 حالت اُس دی دیکھو دونوں پھر سجدہ کیجا ندے
 ترسا ترسا کر حکم بے یقین شیطان جان نکالی با
 پہلے نقیوں مرے جاں خلقت پاک اللہ فرمائے

خوف الاہول جھمکے بیٹے جھٹ بیٹے ہو جان
 بیشیاتی حیراتی اندر خمدے غوطے کھائے
 کہن شیطان نہ میرے تائیں کرے مٹول الہی
 عذاب ہو وقت نزع گمراہاں شیطان ساتھ تمامان
 فرمایا آخر جس دن آسی اک آواز سناوے
 تن دنان تک ہوش نہ آئے زجرہ جورہ جان
 اک دو جیول دیکھن گے رب ملک الموتے کہی
 میرے غضب تہاں جلالوں عذاب الیس چچانوں
 چار گنا دھم سب یقین کرنا ڈاڈری کریں خوالی
 اک زنجیر اک پیری دوزخ ہر اک ساتھ لے جائے
 ملک دوزخ تول ب کیہا دروازہ کھول دکھائیں
 ہون ہوش آواز کرے گا ہون ہوش جہانے
 پہلے وانگول فیر آوازہ دہشت پاروں آئے
 شروع اٹھیر زمانے ساے توں گمراہ کرائے
 لہندے پڑھدے جدھرتے آگول موت سائے
 کوئی جگہ چھپائے ناہیں ہوتے سدھ سہلے
 مردود یعنی ہویا میں ظالم ہوئے دشمن سارے
 دگنا چگنا کہے پاساں کر کے مندا حاصل
 مرضی با بھول پاک خداوند جان نہیں نکلا ندی
 ویری دا اج حال دیکھو سخت سزائیں پائے
 کہن انعام ساں پر تیرے ساتھیں گنن سبائے
 مردود یعنی جانے جیول نکلی یا جانے ب والی
 زندہ ہو کوئی رہا بتاؤ امرافیل بتاے

جبریل یا میکائیل زندہ یا عرش اٹھاؤں والے
 کوئی نہ رہی تو ہیں رہیں حتیٰ قیوم خدا یا
 حضرت عزرائیل سہاں نوں ذائقہ موت چکھایا
 جنت دوزخ دے دے چکاراں عزرائیل جاندا
 ہے کل خلقت زندہ ہوندی اُن جنوں مر جاندا
 لَبْنَ الْمَلَكِ الْيَوْمَ مَالِكُ كُونَ مُلْكُ وَ!
 لَبْنِ الْوَالِدِ الْقَهَّارِ كَرَ كَرِي رِبْ پکارے
 حکم رہے تھیں کرناہ اندر روح تمہاری آون
 تک دے رستے دچہ جسم دے داخل ہند جان
 سر بدن سب ننگے ہوسن کر سن گریہ زاری!
 اک اک آپر دوسو سی مقرر فرشتے ہوسن
 سوائیزے پر سوج ہو سی پسینے غرق لوکاں
 بعضیاں پیٹ بعضے مٹہ تانیں تنگت بیٹوں اُن

عزرائیل تے میں بھی زندہ اے رب ذوالجلالے
 حکم دتا رب ملک الموت مارا نہاں نہر مایا
 گل فابن رب فرمایا خود بھی مر میں سنایا!
 جان اپنی خود جموں کڈھے چیخ آوازہ آندا
 موت وقت تے ملک الموت تے تلخی موت ستاندی
 جواب نہ آوے رب فرما سے مالک زمین فلکدا
 اسرائیل تے عرش ملا یکو زندہ ہو دبا سے
 اسرائیل پھو کا دے حکموں روح نکلتے جاوے
 پھٹے زمین قبر تھیں نکلن طرف ربیدی آون
 افسردہ شک ہوں ہونکے اکھاں ہوں جاری
 شہزاد سالاندی مدت اکتے جگہ کھلو سن
 شفقت نظر تے دیکھے اللہ مدد کوے نہ کاٹی
 حکم رہے تھیں کل خلقت معشر طرفے جاسن

قیامت کی سختیوں اور پھراطے سے گزرنے کا بیان

حضرت عائشہ کہن میں پھیا اک من پاک سولوں
 کہن حضرت تن وقتاں با بھوں کمن یاد پیاسے
 جنت دوزخ جانوں پہلاں کس متھن اعمالاں
 دوزخ تھیں اک صورت کل طرف انساناں
 آکے تن نہریاں دی خاطر مینوں رب بنا یا!
 پکڑ پھان کھڑے دپہ دوزخ حکموں رب تعالیٰ
 معشر اندر کل خلالت جمع کرے رب باری
 جیسا عمل تو ہیں پکڑاؤں نیک سے بد کھے

دوست یاد رکھے گا دوست دپہ قیامت ہولوں
 وزن عمل جان ہوں لگن یاراں یار دسا سے
 جس تھبے کھڑ کھڑا سن کعبیوں بڑے حوالاں
 یار یاراں نوں ہل سدھاؤں جال وہ نکل دکھا سے
 مشرک ظالم منکر معشر جنہاں رب بھلا یا
 معاذ رازی دے بیٹے بیٹے کہن قیامت ساللا
 نیکی بندی حساب کراؤں جو عمر ال دی ساری
 سرور امت پیش کروہن حکم ہوں پھر تے

حساب اُمت سُن بدن مبارک لرزیا شاخہا ناں
 متکثر خوننی بے رحماں نول اللہ پاک بکلفے
 جنہاں ماں پور دیکھ پچلے گل بدکاراں تاہیں!
 رحمت عالم کرن ارادہ چاہوں عرض سناون
 یتیم غریب تنائے انہاں نہ سن رحم کراندے
 نیکیاں! انہاں دیواں انہاں کراں عدالت پوری
 حضرت عکرمہ کرن روایت روز شترجاں آئے
 پھر عورت تھیں منگے نیکی تاہیں ویساں کہی
 ہائے خسوس اواز اں کرن اُس دن دن کاری
 ابوہریرہ کرن روایت پاک نبی فرماون
 ایوا البشر شفاعت کرنی عذاب کیوں ٹل جائے
 نوح نبی نول آکھو جا کہے اوہ اچ بخشاون
 ابراہیم خلیل کہو جا پاس خلیلے آئے
 کہے خلیل نہیں کہہ ہندازور اور نہ کائے
 کلیم اللہ نول آکھن جا اوہ آکھن آکھ نہ ہوئے
 روح اللہ دے پاس آون سب آکھن کردلاری
 چلو اکٹھے ہو سب چلیے حبیب خدا دربا سے
 سخی سید و ربار دو عالم آسب عرض سناون
 آدم نوح دل نوح خلیلے خلیل بھین دل موسے
 اول آخروے سب بندے سُن آئے دل میرے
 حق شفاعت کبرئے تیرا پاک اللہ فرمایا
 محبوبا من لواں نہ موراں نیکیاں شترہٹایاں
 ذرا ذرا بھر لیکھا ہوئے رب عدالت کرسی!

نیکیاں والے جنت جاون من عالی شان ناں
 حاسد زانی غیبت والے سود خوراں منگواوے
 پکڑ پکڑا نیوں کھڑن فرشتے دوزخ کرن سزائیں
 نہیں شہر پوراں کرو سفارش پاک اللہ فرماون
 حق جنہاں دے کھادے انہاں اچ دو آہائے
 نہیں نیکی تال بدیاں انہاں پاروں عین ضروری
 باپ بیٹے تھیں نیکی منگے تاہیں دیاں سنائے
 عرض از مالش سب وی کر کے دوزخ طرفے وہی
 گناہوں روپاں دنیا اندر بنجھے گارب باری
 نعت قیامت تھیں ڈر خلقت آدم عرض سناون
 میں خود غلطی تھیں شرمندہ حضرت آکھن سنائے
 نوح نبی تھیں کرن عرمان اوہ نہ ذمہ چا دن
 کرو سفارش دوست رب دے کرنی شترچلائے
 کلیم اللہ نول عرض سناؤ کر دیوے کچھ چائے
 حضرت علیئے تاہیں آکھو وسیلہ ہو کھلوئے
 کہے روح اللہ پیش نہ جانوی سروروی سرداری
 رحمت عالم نبی محمد عالم گل سہا سے
 سجدے پکرا کھن یارب من ایہ کدھر جاون
 خوف تیرے تھیں دم مارن موسے بھیجے دل علی
 شرم رکھیں میں کراں شفاعت فضل حامیہ سے تیرے
 سب نبیاں تے خلقت سب نے نیرا شان دکھایا
 کراں حساب کہے رب عالم نیکی تے بیایاں
 لے بھائیو کھو خور کرو سن ہر کوئی عملاں پڑھی

فضیل بن خیاض بتاؤں ذکر مضایح آیا!
 اشاراں ہزاراں سالال پینڈا گون گناہرا
 کل غلامی اس راہ گزے سوال پہلے پر کرے
 احکام ارکان نماز دو جے پیجے زکوٰۃ پچھاؤں
 غسل و وضو کی چھویں اُپر حق ستویں مقداراں
 حضرت اوس کہن مکی رستہ سخت کافر جہولال
 ہوا بجلی دے وانگول لکھن بعضے مرد خدائی
 بریل حال بُرے اُس جانی شمار مذاب آئے
 ایک تو بیس رہن اندھیرے پشیمانی حیرانی
 رحمت عالم سرور انبیا صلے اللہ فرماؤں
 سب خطرے تھیں تھوڑا خطرہ وقت تڑے اُپا

پل ست پلصراط بتاؤں اک داطول سنا یا!
 چھٹی ہزار پلاں پر چھتاں بٹ وزخ پر کرے
 تصدیق ایمانوں ہر سالوں رب کے ساتھ اُسے
 چوتھے اُپر سوال روئے دبا بخویں حج سناؤں
 مال پورے حق پچھیدے تے سب رشتے داراں
 تلواروں تیز پار کی والوں اُپر ترکیاں سولال
 کئی پندل وانگ اُن کئی گھوڑے جیول سولال
 فرماں بردار جو رہا سولال نہ عم انہاں کاسے
 آپس اندر ٹکراں کھاؤں تلخ ہونے زنگانی
 جنت جاؤں اندر تے لکھال خطرے آؤں
 پچاس ہزار برس دن عشر مؤمن گھری دسا یا

فضیلت نماز اور درود شریف

فرض نماز ہوں تھیں پہلاں نماز دو وقتی آئی
 حضرت گیاں معربے ڈٹے ملک عبادت کرے
 پیاری بہت عبادت لگی عرض کرے سب سایاں
 رب فرمایا اُمت کہنا بیج نماز گزاراں!
 عبادت ملکاں ست اسماناں پڑھے جو درجہ سیال
 حضرت حسن کہن میں سنیاں کہے رسول خدائی
 حضرت ابن عباس حضوروں سن کر ابہ فرماؤں
 سبحانک اللہ تین سال عبادت کنگ نورانی
 رجب اللہ جال پڑھے نمازی بخشیا جائے عاصی
 اکتیس پڑھیں سو سو رکوع عمرے پایا

چڑھتوں سورج تھیں کہ پہول اللہ قبول ہوائی
 قیام رکوع تے سجدے اندر انجبات بہ پڑھدے
 ایہ انعام بیوں بھی بخشیں ہویاں قبول دعایاں
 حکم اساترے یاد رکھن سب ہرگز نہیں ساراں
 کون پڑھے تے کون پڑھے کسی گرانائش لیسال
 بعد توحید نماز پچھن گے وجہ قیامت جانی
 اللہ اکبر پڑھے نمازی معاف گناہ ہواؤں
 اکتیس پڑھن تھیں وقت نہ عبادت سانی آسی
 مسی نیکی پیا ہزاراں بدلوں ہوگ خلاصی
 اُحد پہاڑ برابر سونا طریباں جیول درتایا

سبح اللہ تھیں رحمت نظروں دیکھیں گار شب وادان
 اللقیات مٹھن دے پار دل ثواب جہاد سنایا
 اٹھ دروازے جنت کھلے چاہے جس تھیں جائے
 ہر دن پنج غسل جو کرنا میل بدن نہ رہندی
 وقت نزدیک سے سرور عالم حضرت انس پتایا
 حضرت ابوہریرہ تائیں پاک نبی فرمایا
 چار ٹپے سے اک قصدا چھوڑے حکم نبی سروردا
 رحمت تھیں محروم ہوئے اودہ جو دو چھوڑن والے
 چھوڑاں کتاباں دا اودہ شکر چار نمازاں چھوڑے
 پاک محمد سرور کہا گلیساں وچہ بازار سے
 تر شتر کیتا ہے رب سائلن شکر نہ بیل بنایا
 اونٹ کہن نہ شیر بنایا بے حد حمد بحسبایا
 گدھا کہے نہ کتا کیتا کھ پڑھال شکر اتاں
 سور کہے کھ حمد اللہ نہ کیتا بے نمازی
 سرور عالم نے فرمایا بے منساں جو مردا
 حرام کمالی بے نمازاں نہ رل کھا دکھانا
 حضرت ابوہریرہ کہندے پاک نبی فرماون
 دل گردا گھریں انہاں دی جا کر اگ لگا لوں
 سن آذان نہ آون جیہڑے کرے لا پر وہی
 تکبیر اولے نہ منالک کر یو پاک نبی فرمانا
 فجر نمازوں پھول حضرت کہن وحی سی آیا
 شتر حج عمرہ دا اسول ثواب اعمال لکھایا
 ساتھ امام جو سجدہ کروا درجہ بہت نوابوں

حرف قرآن غلام اتنے ہی سمجھ یوں ہیرا زاداں
 دروازے بند رہ دو رخ کرد اسلام نماز کرایا
 نمازوں معاف گناہ سب ہوئے سرور نبی سنلے
 پنج معراج نمازیاں تائیں حدیث نبی دی کہندی
 نماز وصیت کرن اسانوں بہت تاکید کرایا
 جماعت ساتھ نمازاں پڑھنا بے حیا جہ بتایا
 بغیر چھری خود قتل ہو یا اودہ ایڈ دلیری کردا
 چھوڑیاں تن تکلیف نیموں چوں کی منہ کالے
 پنج چھوڑن تھیں غضب دبا تا روخ اندر لوڑے
 تعریف خداوند کرن فرشتے روز بروز پکھلے
 شکر نہ سائلن اونٹ بنایا بیلاں اکھ سنایا
 شیر کہے نہ گدھا بنایا تیرا شکر خدا ایا
 کتا کہے نہ سور بنایا شکر گراں رحماناں
 وچہ کافر مؤمن فرق نمازوں کہا سور قاضی
 امتی مول نہیں اودہ میرا دو رخ اندر سڑدا
 کرو نصحت انہاں تائیں بھلیاں تول راہ پاتا
 وقت نماز جماعت نہ حاضر جیہڑے نظری آون
 میں ناراض نہ کراں شفاعت و رخ بیان سزائلن
 لعنت کرن زمین اسماناں تے جو خلقت آہی
 اونٹ نہرا کرے جیوں صدقہ کہے جاسنایا
 تکبیر پڑھے جو ساتھ اما میں رب دا حکم بتایا
 ساتھ امام رکوع دا بدلا تو دینار دند ایا
 تو غلام آزاد کرے جیوں آسانی ہوگ بولوں

نہیں آسمان رووی تن وقتوں پاک نبی فرمایا
 گریہ زاریتیاں ویسے غسل جاں زانی کرے
 اسلحہ بہارت منگے رب تعالیٰ پر انہاں گرجاؤں
 صبر کر دیجے بخشش سنگن پاک اللہ فرمائے
 رکوع سجود نمازاں اندر مجزول ہیں جھکایا
 ہے نہ اچھی طرح پڑھائی کرے نماز سنائی
 باہجوں عشق نہ زوق دے لعل نمازوں لطف کئے
 وہ نہ کر ان کہے رب عالم نماز روکے بڑے بائیوں
 پاس اولیا لوان ٹھہری سکھیں انھیں صحبت ہیں بانویں
 دیکھے مینوں پاک نماز دے میں سنوں دیکھاں
 نفس آوازہ مارن کارن قیمت بنجھ کھلو سے
 لڑے بدن خدا سے خوفوں آہ نکلے دل رسول
 دید طلب و چہ دن کے راتیں نہ خیندہ بھر سوندے
 جن عشق تعالیٰ چھری چلائی سمجھ لوے گا آپے
 یعقوب قاری واذکر سناؤں نماز پڑھن اکواری
 دیکھن والا کہے آوازہ چا دیا وڑھو دہا سے
 پھر بندہ اہ چا دیا وڑھو شرف لیو چہ کھائے
 عرضاں کروادیر معانی کیتارنج تسانوں
 مرد نمازی پڑھن نمازاں بطور مثال سنایا
 قتل کریندے ابوسریرہ جیوں سفیان بتایا
 چال لہوہ قدم اٹھائے تال ہی دروہی بر پڑھا
 برکت خاص دروہوں کی کچھ ہے توں نفع اٹھایا
 میں کہتا نام عبد اللہ میرا باب عباس بتایا!

گرسی عرش کے لوح قلم بھی کہیں اکھ سنایا
 تکبیر اولے دے فوت ہو دن تھیں غنہ تھیں کسے
 کہے زمین کہیں اسے اللہ انہاں غرق کرانواں
 زندگانی وچہ کرن ہے توبہ بہت دتی جائے
 کہے نماز تیرا رب حافظہ دیسی شان سوایا
 برباد کرے رب تیرے تائیں صنایع وقت گیمائی
 نہ افہام معراج ہوئے گا جے تیریں وہاں سے
 برکت پاک نماز نمازی پیار ہے خطا یوں
 وچہ نماز تہ باہجہ خداوند ظہیراں خیر رکھا نویں
 ضرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس نون کھٹی چھدیوں لطف
 بے عذر ہو وچہ در با سے مجزوں چھوٹے چھوٹے
 ذکر اللہوں نفس آوازہ فرج ہو توین کردوں
 مگن وصل پریم لٹے وچہ طلب ایسی وچہ بھونڈے
 فضول کلاماں باہجوں حالال سر لوے تان چہ
 دیکھیا کہے جو انہاں پرول چا درگے اتاری
 جے بدوھا کرن تن تیرے ملن نہ پھر چا سے
 بعد کا نول حضرت تائیں چا درد کر سنائے
 حضرت کہن آتارن اوڑن چا درخیز سناوں
 ذکر درود شریف بتانواں کرنا عمل سنایا
 ابن عباس طواف کریندیاں بندہ اک سنایا
 ابن عباس کہن میں پوچھیا کسے تجیل نہیں کروا
 کہندہ حکم کرے رب میں پر توں میں کون سنایا
 کہندہ امینوں وچہ زمانے شرف جراتوں پایا

نہیں تھے میں تڑھاپے مالوں ہرگز نہیں بتاندا
 آجیج اک منزل رستے اندر بیمار ہو یا پیو میرا!
 پاس پیو دے طرف سرہانے بیٹھائیں گاتیں
 باہر اللہ کس کوک سائلوں کون سے فریادوں
 اچانک پیو دے تڑھاپے کی طرف کمال میں نظر اٹھائی
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میں پڑھ سدا
 ڈٹھا شخص اک دیکھ تڑھاپے اوہ کوئی نور الہی
 پھوڑیوں دے پھن کو لوں واقف اس نور نظارا
 حور بنت قریبانی ہوں خلق شیریں گفتاروں
 خالق سر جہاں ہمیشہ اس نول تکدار مہدا
 تعریف کرن دی طاقت کتھے باہر حد بیانوں
 بات جتانوں ہر دیکھے دی جس نے خواب بنایا
 باپ میرے دے کو نہوں چادر سونہا ان آمار
 چمکیا چہرہ باپ میرے دا ڈگئی رنگ سیاہی
 جان لگے میں پلا پھیر یا حضرت نام بتاناں
 مینوں کہن لگا پھر سوہنا مینوں نہیں بچھائیں
 آکھن نخرج فضولی پاروں مشہد پی سیاہی
 حکم دے تھیں مدد کیتی مدد کار ہماری!
 میری اکھلی تے ڈٹھا چہرہ باپ پیاسے
 بزرگ کلام درود پڑھال میں اوئے ن وایارا
 رحمت کرے ریا نام خلیل پر جال کیتا کج جہانوں
 امام تائیں اس بچھیا خادم حال کیا ہیں تیرے
 خادم بچھیا کس سہیوں بختیا عمر من سائلوں

کہن لگا پھر میں سنگ والد حج ارادوں جاندا
 علاج کرن دی خاطر او تھیں میں لگا یا ڈیرا
 مسافر وچہ پردیں بیاسی مسیال عمداں باتیں
 غم اپر غم مینوں مل سے رونواں ہونا شاداں
 تپن ہوئی روح چھوڑ جسم نول منہ پرسی سیاہی
 تڑھاپے دے پر چادر پا کر میں تڑھاپے کرا
 صورت خوب لباس پاکیزہ خوشبو اس تھیں آئی
 حسن اسدے دا سورج بردا چھپ کرے گزرا
 صفت اس دی سن تھلا شاعر غیرت رہی اشعاروں
 تڑھاپے تائیں تڑھاپے تائیں جاں اوہ اٹھد اہندا
 بے خود ہو دے جو کوئی دیکھے سلاک نول اسکاں
 اوہ کہے شہنشاہ تڑھاپے دا پاس میرے پیو آیا
 دست مبارک برکت والا پھیر یا تڑھاپے ہمارے
 پاس انہاں میں دیوں آکر جڑوں عرض سنائی
 تیرے پاروں پاک خداوند پیو نول دستاناں
 صاحب قرآن ہاں نام محمد بن عبداللہ عاتیں
 پر بہت درود سی پڑھدائیں پراج اس درجہای
 جو کوئی پڑھے درود میرے پر کرساں سیاہی
 اوہ سیاہی نظر نہ آئی سفید ہونے تھسارے
 پاک محمد سرور عالم دے لگے سبق پیارا!
 ابوالحسن نوری سے خادم خواب ڈٹھا پڑھائوں
 امام کہے رب بخشیا مینوں کر کے فضل گھنیرے
 آکھن برکت پاک درود کثرت پڑھیں بتاوں

سے افسوس قیامت سے دن جو نہ دیکھن میں
کہن بخیل جہاں نے میں پر نہیں روڑ پٹھایا
سب سے روڑ پٹھے خود خلق نہیں سہ کوئی ساہوں
اجڑے گستر نہ اروں جس اک وار پٹھایا
عمل عبادت سے نہیں پینہ آسمان سے پٹھدا
ابو ہریرہ ثرویاں را سے پینڈھے کوئی آیا
ترو فوہ بھی ناہیں پٹھدے سمجھیں اوہ اس پٹھدے

نور حضور کہن سے عائشہ بات دساں کہ میںوں
کون نہ دیکھے کہے صدیقہ سرور آکھ سٹایا
جو روڑ پٹھن تھیں بھلا بھلا جنت راہوں
سرور پاک محمد کہا تہرا نسل بتایا!
ذوالنورین عثمان بتاوں درود نہیں جو پٹھدا
حضرت انس روایت کرے پاک نبی فرمایا
رات کے دن وچہ لوک جو آتھے کم درود پٹھیندے

فضیلت علم اور عالم کو دوست رکھنے کا درجہ!

میرے علم شہر ذابوہا حضرت علی پیارے
حدوں خارجیاں سے تائیں بات دنوں بھائی
پچھتات علی اسد السودے جواب کیا تھی
علم افضل یا مال ہے افضل حضرت کہیں سنا کے
علم وراثت پاک بتیاں مال قارون و بالوں
حضرت کہن سے علم حفاظت کربا تیری جانی
اوہ گیا پھر تہجا آیا کہے دلیل بتانی
مال دیوے اوہ سب سے تائیں کرے دست تائیں
خرچیاں مال کیا پھر حضرت کہتی سمجھ ہو یا تھی
اس دی کیا دلیل ہے حضرت کہن بھلاں گل کردا
اچھا نام علم تھیں نکالے پٹھنا علم ضروری
مالداران پچھ ہوگ تیا مت کہہا حضرت بھاری
کس دلیلوں ستواں پچھے کرے شفاعت یارا
نام انہا ندامت ہو جاندا کہے نہ یاد رکھایا!

شہر علم دایں ہاں کہا سرور نبی سو ہارے
انامہ نیتہ اعلم و علی بائہا حدیث نبی فرمائی
دھول انہاں دیوں گیا لال بند لال یہ صلاح بکائی
کہے ان سلام علیکم انہاں تھیں اک آ کے
حضرت علی کہن اس تائیں علم افضل ہے مالوں
اوہ گیا سرور و جا آیا کہندا وجہ بتانی
مال حفاظت تول ہیں کرو خود ہی فرق بچھانی
حضرت کہن دوست رب کرو ادیتدا علم جہاں ہیں
اوہ گیا پھر چوتھا آیا کہے دلیل کیسانی
خرچیاں علم نہیں کم سندا بلکہ زیادہ پٹھدا
حضرت کہا بھلا بڑا بول مال داران مشہوری
دلیل کیا ہے اس سے اُپر چھو بی عرض گزاری
صاحب علم شفاعت کریں کارن اوگنہاراں
مالداران سرگیاں پچھوں حضرت نے فرمایا

علموں نام عالم دازندہ سے قیامت تائیں
 مالداروں سے دشمن بنے علی کرم اللہ وجہہ سے
 ایویں نانویں پھر آپھیا حضرت نے فرمایا
 پھر وہیں نے عرض گزاری حضرت نے سمجھایا
 گیارہواں بھی آکرے سوالاں دلیل کیا بتلائی
 عالم ردا نہال نول کر کے پوجا رب کر اون
 حضرت پر ایمان لیائے چھوڑے عقیدے گندے
 معنی علم عمل جو کر دیا پاک رہتے تھیں ڈرنا
 بعضیاں نیت پڑھن پڑھا دن نیا کارہ آئی
 پڑھن نماز نہ روزے رکھن نہیں سخاوت کرے
 کوئی پڑاری تے گردا ویر چاہن بنیا لو طراں
 ڈاکٹراں تے وجہ و کیلاں کوشش سخت کر اون
 بعضے بعضے عالم بھی ہو دینا حرمال کرے
 بھانویں افسر بھانویں عالم کھائے حق ممالوں
 بڑا کسے میں کہندا ناہیں چنگے میں تھیں سائے
 اک عامل اک عابد حضرت کتنا فرق بتاتاں
 صدیق اکبر فرما دن مینوں صفتہ راتیں آیا
 نمنز ہریاں دی شکل جماعت منول نظری آئے
 میں چھپیا ایہ کون گناہی سرور نے فرمایا
 چار وقت دی نیندر مندی پاک لوکان فرمایا
 فرض نماز نیندر تھیں چھوڑے وعظا ندر منول جاتلا
 پاس نیت سے تے وجہ تیراں ہوتا ناہیں جانیے
 مانا راندر جا البیریرہ لوکان نول فرما دن

پھر چھپیا اٹھویں اولویں یا حضرت سمجھائیں
 عالم دے میں دوست بہتے غیر خواہی وجہ رہندے
 مال ہمیشہ رہی ناہیں مسلم رہے بتلایا
 مالوں دنوں سختی ہوندی علموں دل چمکایا
 کہندے حضرت مالوں بند دعوتے کرن خدائی
 حضرت کہندے اک سوالوں جواب لکھاں ہی اون
 علی ولی دی برکت علموں تھے کفر ول جندے
 چھوڑ کر علم عمل نہ کر دیا دوزخ وجہ مٹا دیا
 افسرین کر تھیں بیک شرم نہ کر دے کائی
 بے انصاف کرن بیرحمی تاہیں رب تھیں دوسے
 پلٹن پولس بتلاں ہے افسر بہتی دولت جو طراں
 دین نبی دا عالم ہو نواں کم ہی شوق رکھا دن
 کوئی کم لگا کرن نہ ہر گز سے ساجرت گھر بھرے
 رب نبی دے حکم تھے تاں بیشک مرد کما نول
 دواج زمانہ دنساں پیندا ہورے جو کارے
 سرور انبیا فرمایا جیوں کر میرا چہا نسا ناں
 ہتھ پکڑ کر حضرت جیوں دوزخ سی دکھلایا
 پیاون سپ لہو تے نہال دوزخ اک جلائے
 اے صدیق علما نواں تائیں نہال دکھ چایا
 وقت نماز حشا تھیں پہلاں نچول بعد بتایا
 منہ سے وقت ہن دے چاکے ہتے قرآن پڑھا دن
 مجلس ذکر رہے اندر بھی نہ ہا سر پائیے
 کیا کروا تھے مسجد جاز میراث حضور و ملا دن

پھول بازار بازاری عقلی مسجد طرف سے ہے
 حضرت اسلم میراث دیکھی دقتاً نظری آیا
 لہجہ ہے میراث نیادی ابو ہریرہ کہندے
 ماں پودا منہ ساتھ محبت ہے اولاد تکافے
 دانگ عبادت درجہ ہلا پاک نبی فرماوے
 اولاد باہلی آگن پاک رسول جلاوے
 کہن حضور رفا جو چاہے کلام کرے میں رائل
 کہن حضور نہ دست دن تیکر منہ کھن دیا ناں
 بات نبی نہیں سن سدا لہر روئد گمروں آسے
 حدیث نبی وی علی تار کہن جو رہن بہا ڈان
 سرور جنت دیاں سن کر وہاں قول عرض سنال
 شہر گراؤں پڑھن پڑا دن تیرے حکم سنال

کون کون کون نظری آیا ابو ہریرہ کہندے
 کہن تکران تے ذکر کریندے پورے علم سنایا
 کہن سخی بت تساں دی پراس میں غافل رہندے
 بہت نظروں دیکھے کعبہ نظر عالم دل پادے
 محبت بیٹھیاں اک گھڑی سو سال عبادت پاوے
 ولید خرداک جنت جائے بہت عالم نخواستے
 کپڑے پار پھین اسماعیل کہن علم جس کاراں
 سال شردا عمل کما یا منافع اُس دا جاناں
 بہت خاتون حضرت عائشہ رو دن بسبب چھانے
 انہاں داکیل عمل ہوئے گلے جو وہ اجاراں
 عالم علم زیادہ کرنا پڑھن جو ہر ہر جانی!
 راہ ہدایت پاؤں شوقوں عذابہ کنوں نہ جلاؤں

دو دن کے سات طے و نیت الیٰ ذیٰ ذیٰ کا بیان

عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دن
 پھر دو دن و پھر داخل کے ساتھ متھوڑیاں دن
 دقتی گہرا یوں باہر یا کر مار کر اترے
 ایسا کرنی لعنہ ہر سی جو مذاب نہ پائے
 حکم مطابق ڈنگ کریں نہ بتے نہ متولے
 چالی سال جواب نہائے ہر جواب لیاوے
 دو دن تیس کڈھ دینا بھیجیں کہن پھر انور
 نقی دار بنایاں دیتیاں جتنی دیر لگاوے!
 کھا کر تم کہن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دو دن سے پہلے فرختے پڑھتھوڑیاں آون
 چالی سال غوطے دے کر پھر پڑھتھوڑیاں
 پہلے دا گول غوطہ دیون اندراک جلا ندے
 نہ پھر نہ نیت کساکٹ کھاؤں اندراک جلائے
 کہن فاذن دو دن تاہیں ب اسمانوں چھوے
 ہیشہ دو دن اندر بل سو پاک اللہ فرماوے
 پھر حکم قبول نہ کھاں کریں جوں پھر چاہیں
 اتنی دیر جواب نہ لسی چپ سڑو فرماوے
 مثل گدھے وی ہون سائے و نیت و پھر تادون

ہزار برس فریاد کرن گے نہ رب سے پکاراں
 مہرول بھی نہ ابرو سے گاجن جہنم نار اں !
 سخت پیاس جلیں تھیں رو کر منگن ہارش پانی
 ظاہر باطن واقف حال الہیہ ایک سناون
 اسے اللہ سب تینوں معلم ہارش طلب کراون
 کرن اُمیدال ہارش سے ہویاں قبول دعائیں
 دو ہزار سال اک ڈنگول زہرول اثر نہ جلتے
 جلد سے سینے پانوں ہارش ٹھنڈا پس پے جائے
 سمجھن ہارش ٹھنڈا کرے گی دیں اُمیدال لایاں
 سال ہزار ہا ہارش زہرول ڈنگ اکوار چلایاں
 کفر فسادول باز نہ آئے کر دے نافرمانی
 حکم ربے تھیں اک جلائی اک ہزار سال
 مٹھی رنگ ہویا پھر اُس ما پھر سال ہزار چلایا
 رنگ سیلہ ہویا پھر اُس داخل کے وانگ انگاری
 چھیک سوتی دے نکتے جتنا دوزخوں ہو جاندا
 دوزخیاں دا پکڑا لٹکے وچہ زمین اسماناں
 دوزخیاں تول بکٹن کارن جو زنجیر لگاوں
 کسے عذاب جے مغرب ہوئے سختی اُس پاروں
 تقوہر سپاندیاں سریاں وانگول دوزخیاں دکھانا
 جیس بدل جبریل آیا سی انس دا بیت کرے
 عقربت دوزخ دی میں دیکھی جبرائیل سنایا
 حال چھیاں دا کہہ چپ ہویا پاک نبی فرمایا
 جبرائیل کہے نہ بچھینے حضرت کہن تباوے

مہرول ابرو سے چپ ہون تکر برس ہزاراں
 فریاد مہرے اکتو جہا ہون نہ چھٹکاراں
 منگدے رہن برس ہزار سال سے پاک بھائی
 رب فرماوے کیا سناون جبرائیل تباون
 بدل گھٹال دوزخ دے اُپر حکم ربے تھیں چھاون
 تدخیر دے بچھو بدولوں گر گر لٹن اُنہا میں
 پھر سال ہزار کر لیں عرضال سے ہارش آئے
 بدل کالا دوزخ اُپر حکم ربے تھیں چھلے
 گردن اُونٹ جیڑے سب بدل لڑ لڑ گولیاں
 کلال عذاب عذاباں پر رب قرآن سنایاں
 کدی آرام نہ ملے انہا نول اندر دویں جہاتی
 سرور عالم نے فرمایا پیدائش دوزخ حال
 رنگ سپید ہویا سی اُس دا پھر سال ہزار تپایا
 کھا کر قسم سنور رہے دی کوی حقیقت ساری
 تیزی گئی تھیں سب عالم مل بل کے مرجاندا
 مرجاوں بدبو اُس دی تھیں جو کج وچہ جہاناں
 اک گز بگڑا اگر سے بہاڑیں کھل زمین پر آون
 مرجاوں سب مشرق والے ایسا قہر تہاروں
 گرم پانی تے پیپ لہو دا ہوئے اُنہاں پلانا
 پچھیا سرور کیوں جبرائیل شکل آیول بن ہرے
 ست دروازے دوزخ دینے پلا ہٹھاں آیا
 جبرائیل کول ستوں تاپیں حال سنایا
 آکھیا ترے جو تہرے با بھوں کتنی لوک تسکے

گناہ کبیرہ بہت جہانم کے دھبہ جہنم جاؤں
 سر مبارک جبرائیل کے اندر گود اٹھایا
 کہن حضرت غم امت میںوں روکد گھر نول آئے
 سرور امتیال بات نہ کر دے سب اصحاب بلاؤں
 اوڑھ چادر پھر جنت خاتون نمبر والد نول آئی
 قترۃ العین کہا سرور نے کھول دتا دروازہ!
 لے بابل میں واری جانواں حال کیا فرمایا!
 دور کتال پڑھ کر حضرت دعا امت حق کرے
 پاک خداوند کہا سرور تیری امت تائیں
 ڈیوار پر دکھنے بندے چاہن موت قبول!
 مانہ بدوق مرل خود اپنے چاقو پیٹ لگانے
 اک اندر کئی چھال لگاؤں طریقے مرل کئی نے
 جان اپنی نول آپ جو مارے سخت عذاب ہوا
 قسم قسم مذاب اللہ خدا تائیں انت شماراں
 کئی کتاباں ہیں جے لکھنے کرے استغفاراں
 سمجھیں سچ تاں سمجھل و بلا کرے موت چاراں
 قھوٹا قھوٹا ذکر کراں میں سوچو ہتی واراں
 پیر میرا قرآنے میںوں توڑیں استی تائیں
 جسم اپنے دے وال برابر جے کڑھوئی کھانویں
 اپنے آپوں نکل جلدی پکا قلندر پلا!
 ہتی دوزخ سمجھ پیالے ایہا نمودیاں سولال
 سب اللہ تائیں اندہ ہتی ساتھ لیجانویں تائیں
 چھوڑ ہتی سرستی اندر نکل جان سب کاراں

نام امت دامن کر سرور ہو ہوش سدھاراں
 ہوش آنی تاں حضرت تائیں جبرائیل پچھایا
 تن دن گھروں نہ برابر نکلے اصحاباں پتے پچھائے
 مدین اکبر سب یار تمامی رور حال پچھان
 سلام و حکیم جاور مانھے آبا نول فرمائی
 بی بی چہرہ دیکھ بابل دامن تھیں کرے آوازہ
 امت میری دوزخ جاسی سرور اکھ ستایا
 جنت خاتون تے اصحاباں آئین آئین پٹھے
 جس ایمان دتہ پھر سو یا عذاب کراں گائیں
 ٹون پانی مرسرہ کھادن گل رستا پا چھو لن
 گڈی موٹر ہٹھاں آکر جان عزیز نہ گواندے
 دوزخ اندر جان نہ نکلے کہا جبرائیل وحی نے
 تھیں جان ہمیش لکھے سے ایویں ہی کر دیا
 سردی گڑھی سٹن پہاڑوں کی کئی کراں
 لیا ایمان قرآن پیغمبر میں لوں گفتاراں!
 تابعدار جو رب سولال انہاں سدھاراں
 زیادہ لکھیاں بھی نہ سمجھن جہاں انہاں ہاراں
 دھبہ بقانہ خالی ہو میں ہوگ خلا می تائیں
 مجلس عاشق صادق اندر کھڑا ہویا فرمانویں
 پچھو کجیا سکھ نکلن دا ہو جائے مددہ ہمبستلا
 ہتی ساتھ شریک رہیدا استیوں تہر نولال
 کٹ کٹ کھانے رہن ہمیشہ پاسین سخت منہ نہیں
 طلب جنت نہ ڈر دوزخ دا طلب ہے دیداراں

فضیلت جنت اور ان جنت کی

سرور عالم نے فرمایا لوگ جو جنت جسا دن
چہرہ سوریج وانگول چمکے ہر گھر چانن لائے
اُپر ولے روشن چہندول بھٹ جو دانگ ستارے
اسال بھی پڑھی نماز کے روزے وانگول رکھا
ایہ رکھن بھگتے تیس رچ رکھو تیس پڑیاہ بستے
رکھ نوکر مودھے بیٹھے تسان نعمت ساراں
تیس جمع کر دیاہ شرح کہ بندایہ جاگن تیس سونے
کیوں دیکھ لے اتھاندا سوج کر و شرم ماڈا
حضرت عکرمہ نے فرمایا ہوسن عمر جو اناں
سٹھ گز لمبے بارہ پوٹے ہشتی مرد بتاؤن
ستتر وار ترنگ مٹے گھڑی گھڑی بدلاؤن
ایرو پک سرے سے با، بھول وانگول ہوسن
ذکر حدیث مبارک اندر جس کھانے نول کھاؤن
کئی طرح دے کھانے کھاؤن کئی طرح دے پانی
بول بجانہ کوئی نہ حاجت پسینہ خوشبوداراں
اک لٹ سونے دوجی چاندی ازقر مشکوں گارا
رحمفران مٹی ہے اس دی یا قوت موتی دارو ڈا
سولے چاندی بڑھاں دد خاں شاخاں موتول آباں
جس بھل جمان کرن اشارہ آپے مڈ و پیر آئے
بہت نہراں دچہ شہد دل شیر دل کوڑتے کافورول
حضرت وہب روایت کرے جنت حد جو آئی

سدا امام رہے گا اوتھے جو کچھ چاہن پاواں
ہیٹھاں ولے اُپر دیکھن جو علیین آئے
ہیٹھاں ولے اُپر لیاں نول کسل آواز بھگتے
اُپر والیاں طرفوں اندر آب جو اب نلے
تیس پہنول باہر فگے پھرے تیس تازے لہرے
یہ کر جنت کھان کھلاؤن پتہ نہ پیش بہاراں
تیس غافل یاہ یاد کر بندے تیس مہربانہ روزے
عزت دیکھ اتھاندی اعلیٰ کیوں دل نول ترساڈا
یتی مرداں عورت سولاں سالال عالی شانال
چھ گز چوڑا تر پیر گز لمبا عورت قد ساون
شیشے دانگ بدن سے وچول چہرے نظری اولوں
نہ کوئی غم تکلیف نہ کاناں دنیا سے وہ چہ ہوسن
پیلے تھے مڑے جو آئے ہور دو جیدا پاؤن
اک گھٹ دے ساتھ نہر سی بڑھ کر لذت جانی
جو گھر جنتیاں نول من ہتی رینت داراں
نوتے طور ساناواں حالہ بھیت لے نول ساراں
لباس بدن پاکیزہ ہوسن میل نہ کدھرے بھورا
بھلاں بھلاں تھیں بھریاں ہویاں بہت بھلاں
کھڑا بیٹھا یا بیٹھا ہوسے کھانے لذت پائے
تسینق رینق بھی تھم نہراں دے پاک تھرب لہورول
پاک نہراں نہراں بھہ نہ جانے چوڑائی لبساں

درجے اٹھتے اٹھ دروازے جنت رب بنائے
 زکوٰۃ والے دوسرے مہینے چوتھے روز اراں
 غیبوں معائنہ کرن کزوال اوہ چھوٹی تھیں جان
 غیر محرم پر نظر نہ کر دے اوہ اٹھویں تھیں آون
 دارالخلد جا مہیا پہا اماں من لکانے !!
 دارالسلام تیجا یا قوتوں ما بر فقر احاسے!
 سفارش رحمت مثل نہ جا ہی حق عدالت کسے
 دارالقرار سفید رو تیدا پنجواں جنت خانان
 چھٹا مہینہ زبرد سرخوں غلام کینز شہیدان
 خاص نورول جنت المائے ستویں نام ستایا
 جنت الفردوس ہے نورانی اٹھواں چمک کھائے
 سرور عالم نے فرمایا طوبیے رکھ و ڈیرا
 اک کھ ستر ہزاراں شانہاں ساتھ عشرت گنگا دن
 میوے رنگ برنگیاں لذتیں جیسا چاہوں کھاؤں
 نعت کہا بہ نعت بن گوشت پکا پکا کھانے
 ساتھ ہوا سے پتے مل کر عجب آواز شانہ سے
 این عجم فرمایا عیسہ حور اک جنت آئی
 خمیر گندھا با آب حیاتوں نور شکل چمکائی
 رویدہ یا لب لائے جیکر ہو سب مٹھا ہلے
 حکم قبولے پاک رہے داخل میری اوہ پائے
 لنگن سونے سے دس تھیں دس لنگو کھیاں باں
 چادر گئی ہے اسمائوں ظاہر رب کر اسے
 خادم جنت رب بنائے علماناں شکل پیاری

نبی شہید سخی سب پہلے نمازی دوسرے کسے
 ماں بیو خوش جنہاں خوش رکھے پنجواں نہاں کراں
 ستویں رب رسول تیا مست پر ایمان لیا دن
 اٹھ درجے جو جنت والے دس سال جویں رتوں
 دارالمقام سونے دادو جاسخی جتنے سب جانے
 سبز زردوں عدل چوتھے وچہ قاری زاہد کھائے
 سخی حاکم پر شانہ والے قدم اوہ یورپہ دسر دے
 نوڈن حافظہ پاک حرم تھیں پادوں اس پر کشاں
 مالک اپنے راضی رکھے حکموں نیک سعیدان
 یاد خدا وچہ جاگن راتیں متقیان ہتھ آیا!
 عالم عالی نبی اُدب سے وچہ الدیاک رکھائے
 جڑھ موتی تھیں شاخ زبرد دیا پتر گھنیرا
 کوئی گھرا لیا جنت دانہ جس پر سایہ پادوں
 پر بندہ کے آپر طوبیے بیٹھے کرن اشارہ آون
 بعد کھاؤں پھر مٹھوے زندہ چڑھو طوبیے پر جانہ
 کدی نہ سنیا ایسا گے اثر دلال پر پانہ سے!
 کبیرہ مشک حنبر کا نوروں الدیاک بنائی!
 خلق ہر دے سب عاشق اس کے دیو دکھلائی
 آپر اس دے لکھیا ہر یا جے کوئی استون جائے
 دوہر کندھیا نوچا اک کوہ پینڈا پاک نبی ٹرائے
 جواہر موتی ظنحال پیراں نوروں عجیبے یاں
 سورج چند تاریاں حاجت دینا نہیں دکھائے
 کمروں ستر تک مرداں سورت باقی حور تری

خدمت مرد عورتوں اندر ہوشیار کروان
 حضرت اوس کہن جاں جنتی جنت بیٹے جان
 بالافلکے پرچاں و بکھن حوریں نظری آون
 کہن حبیب میرا کن تول ہیں میں رافنی ہاں تیں
 تتر کھر و پھر تخت ہوں گے تتر فرشت تخت پر
 بیبیاں نیک جو رب رسول کنتی تا بعداری
 حضرت مہیب روایت کردے پاک نبی فرمایا
 جنت اندر مشال کریں غیب آوازہ آوسے
 ظاہر ہو کر پاک خداوند جدول جمال کران
 سرور کہا قبضے میں دے جان جتہ سب میرا
 نعمت نازہ حوریں جنت فیرے کس یکے
 چمک اکھاں وہ نور الہی جاں پائے چمکارا
 حدیث دی باہر حسابوں کوں حساب لگاے
 مائل ہون گھاٹل ہون نور الہی منٹھے
 جنتی اکھ خداوند و بکھن اپنی اکھ لگا کے
 دیکھ میرا جنتیاں نور پاک جمال الہیوں
 دیکھ خاطر دید الہی انجوں بندہ بر سائے
 ہیں آدھ سال عاجز بندہ جنتیاں جبر ستائے
 ذکر انبیاء و اولاد کران کج وقتہ پاک قرآنوں

غلمان انہم و کثرتوں پاک اللہ سرادوں
 ہر اک ساتھ فرشتے تتر جنت دخل کروان
 اپنا اپنا خاندان دے کر کھر دے اندر جاون
 کردی ناراض تہ ہوسے اس قصیں کہتے ہوش میں تیں
 ہر فرشت پر تتر زو جیسہ کر سن خوشی سخت پر
 بہت بلند مراتب پاون حوریں پر سرداری
 دبی لب دیدار جنت دچہ پختہ مہد کرایا
 دعدہ اندر پورا کرسی حجاب اٹھایا جاوے
 دید طلب سے کتے عاشق رہن وجہ نہ آسن
 اس وی قسم اٹھا کر اکھاں دیدوں لطف گھبرا
 اکھیاں تائے لین نظر سے ہر کج کوئی پکے
 بے مثل داکرے نظر اسب تیں کرے گنارا
 لکھ سوچ اک ذرے لاکھوں تکے تے تھراکے
 نہ نہ دنیاں نہ دنیاں داخل باہر چھپتی سے کھٹے
 دل دے کے ہویدل جاون جھڑن لین کھاکے
 صورت حسن اندر گم ہوں اسکے نال لگا ہوں
 کالیہاں راتاں سے دیکھ پھر غم سے تتر ہاں
 پاک بے سنگ لچرل بیٹھے تترے وصلہ پائے
 میل سے تول صابن واہ واہ نام جنتیاں پریشاں

تور مجھ سے صلہ الہیہ و سلم کے شرف میں

حضرت جابر بن عبدالنصاری کہے سچا نوال
 ہر اشیا کس پاک خداوند پہاں کسیا بتایا

اے سید سرور دو عالم ماں پوردا کر نوال
 جابر تول سردار دنیاں اپنا نورا بتایا

میرے نوروں اک لکھ برسوں پہلے پاک الہی
 سیر کریندا اور میرا ہی جہاں کوئی چیز نہ آئی
 زمین آسمان سورج چند تارے قوم نہ بن انسانوں
 پھیل گیا سب نور جو میرے جس دی حد نہ آہی
 کہے ارادہ پاک خداوند اس میں خلق بنا لوں
 اللہم بنائی پہلی جنرت میں دو جہوں لوح بشارتی
 جو تھیں حقے چار کہے پھر خالق بر مہنی آئی
 دو جہوں نور مؤمن دے دلہا معرفت الہی !
 فرمایا حضرت پاک بے نول میرا نور پیارا
 جو تھی قسم جو نور میرے دی امانت رب ٹکانی
 نور میرا جو طہ اصل سمجھندی پاک ہی فرمایا !
 حضرت آدم نے آوازہ عرض کرے رب میرے
 اے آدم فرمایا رب نے سبح نور بڑھیدا
 تیری پشتوں پیدا کر سال اوہ محبوب ہمارا
 حضرت آدم طرف عرض دے نظر مبارک پائی
 نول طول پر چیا اثر وجودے یارب کون بہائی
 اولاد تیری وہ سپید انبیا پاک اللہ فرمایا
 بھل گئے جہاں حضرت آدم نافرمانی ہوئی
 روئیاں تہراں جاری ہویاں فرش زمین آکے
 برکت عزت نبی محمد بخش خطا رب سایاں
 کھا کر قسم خداوند عالم آدم نول فرمایا
 گل زمین آسمان جو عالم ہے کہندہ بل بخشاندا
 حضرت آدم پاسوں بی بی تو امانت پائی

نور بنیاں ظاہر کیتے جو خلقت آہی !
 لوح قلم نہ جنت دو رخ نور فرشتہ کاٹی
 پاک خداوند نور میرے تھیں پیدا کرے جہانوں
 کیتا سجدہ نور میرے نے آگے پاک الہی !
 حقے چار کہے اس نوروں چیز ان نام بتا لوں
 مرش تیجے تھیں پیدا کیتا ہی پھر پاک الہی
 پہلیوں نور مؤمن دیال کیتے کیتی نور صفائی
 نور زباں تیجے تھیں کیتا کلمے گرن پڑھائی !
 بسا ہور پیارا تاپاں جو ہے عالم سارا
 عرش اپنے پر پاس رکھا کہ بہت محبت آئی
 جس دن سر چیا حضرت آدم اس سوجہ نور رکھایا !
 کس دی ایہ آواز میرے وہ کردی ذکر جیتیرے
 غام نہیاں سب تھیں افضل تہہ آواز سنیدا
 کلمہ لکھیا ویکھ مرش پر پھیں زبانی سارا
 کلمہ طیب سطر نورانی پڑھیا لذت آئی !
 نام اپنے دے نال بلا با محمد رسول آہی !
 اس دی خاطر خلقت ساری نے میں تہہ بنایا
 ڈھکے ڈھونڈ بخشش والا کتے نہ لہدی ڈھونڈی
 ڈاٹھ اعاب جناک دن ہو کے کرنا عرض سنا کے
 عاجز بھلا اوگنہارا کریں معاف خطایاں
 پیارے نبی محمد خاطر بخشاں حکم سنایا
 وسیلہ سرور رحمت عالم مڑیا مڑی نہ جاندا
 نور خزانہ دوہاں جہانوں پھر دی شکم اٹھائی

بنی تھا پہلے اس تھیں پیدائش جوڑا ہوئی!
 یہ کرامت نور محمدی اللہ پاک دکھائی!
 سرور دو عالم نے فرمایا اندر پشمال پاکاں
 کشتی حضرت نوح سلامت برکت نور ہمارے
 حضرت اسماعیل نبی نول کر دوزخ نہ کر دی ما
 کہ خداوند نور اسدا پاس تھامے آیا یا
 مرضی رب دی پیمان چہڑے انہال براہ دکھلا کے
 راہ سلامت سے خداوند طفیل حبیب الہی
 نور کبھار رب سرور تائیں روشن بہت کمالوں
 نور سورج دا گھڑا بڑھرا اوہ نہ گھٹتے والا
 اس عالم تھیں پردے ہویاں چمکے نور حضوری
 نور محمدی پیدا کر کے حکم خدا نسر مایا یا
 نبوت درجے ایس طفیلوں دیاں اللہ فرمائے
 انا اخذ اللہ نیشانی التبتین ازلی عہد کرایا
 دنیا سے وہی سب نبیل نبوت نبی ستائی
 فایدے ہتے سب نبیاں نے طفیل حضور مائے
 اصل نبوت سرور انبیا نبی محمد عالی!
 نبوت سرور کنوں نبوت نبیاں درجہ آیا
 درخت بڑھوں جیوں شاخ پتائوں نابید حاصل ہوں
 اولاد آدم تھیں حق توالے عہد لیا رو احوال
 سب تھیں اول روح محمد ہاں نول سب سنایا
 پیر روح نبیاں تے کل روحاں کرا قرار پکائے
 ماہیا ایزد سے وہی لکھیا حضرت مخرانا نالی!

لے پر شیت نبی اک ہوئے دوجا ساتھ نہ کوئی
 حضرت شیت پشمانی اندر نور کسے رشتائی
 پاک رحمان وچہ نور اسدا کرا روشن خاکاں
 برکت نور خلیل نبی نول نار ہوئی گزارے
 امانت نور اسدا اُس چہ حکم تے تھیں ڈر دی
 قرآن مجید تے سرور عالم حق پیغام لیا یا!
 کدھ اندھیروں طرفے جانن نور ذریعے آئے
 ایمانوں سینہ روشن ہووے جاندی کفر سیاہی
 سورج تھیں کئی حصے بڑھرا وہ بے مثل مثالوں
 سورج چمکے کہ ہوں اندھیرے نور حضور آجالا
 حیاتی برکت اُس عالم تھیں بلدی شمع کافوری!
 طرفے نور تمام نبیاں کریں دھیال سنایا!
 نور نبیاں نور محمدی اُپر ایمان یسائے
 نبوت نبی گواہ پنہیر قرآن اندر نسر مایا یا
 اے قوموں ایسیج گواہی محمد رسول الہی
 سرور انبیا کسے نبی تھیں تائیں فیض اٹھائے
 بڑھ سب نبیاں نور محمدی جیوں دینتے والی
 ذات نبی تھیں ذات نبیاں شرف بزرگ پایا
 بڑھ محتاج نہ پتال ڈالاں بڑھ پر رکھ کھلوون
 دیہ گواہی اپو اپنی ہاں رب تسلا چھا ہاں
 مقتدا امام سبحانے بھارے توحید اٹھایا!
 مقتدی ہاں پتوں ہاں نہ کوئی فعل کر لے
 کہ پیدار سب صفتی اللہ نول ہی جیوں نکاحی

حق مہروری کرو ادائی کہن فرشتے نوری
 کہن فرشتے تول تن واری دعا درود پچانویں
 حضرت آدم شرق کمالوں پڑھ درود پچایا
 قسمت عالی مائی سوا ملیا مہر عیبیہ!
 ظاہر اسن صدیق یوسف نول رب عطا فرمایا
 وہتہ مال سار گئے نول خود نول کھان ملینے کائی
 کرو وچار جو حضرت یوسف اتنا حسن رکھائے
 لکھ یوسف بھی سراس جیسا اوہ ہے لوز الہی!
 بے اندازہ طویل چہا ندرے خلقت بخشے جیسے
 نفسی نفسی نرسل رور و اس دن کین بکاسے
 اے پڑھے باہجہ تر جانے کیا اوہ نور حضور
 دیکھے نور ہے پھر قلم کس باہر طاقت ہوئی
 اسے شید سوار نییاں نین کون نہ میرا!
 تسال غلام عالی دیجے کرو غلام فلا مال!
 بیشک صفت نبی سرور دی سے نول ٹھنڈا پاند
 میں عاجز نول مان تسار احوال شعر بناواں

کہن مفسی اللہ کی دیواں کیا اوہ چیز منوری
 اللہم منی علی محمد اشوقل اکھ ستانویں
 ہو گیا مہر ادا ہن تیرا نکال اکھ سنایا
 حنت وچہ و بیار الہی بے مہر نصیبہ!
 قسط زمانے فاقے مالیاں تائیں حسن دکھایا
 دن انھویں نول ہوشال اول الہی لذت پائی
 حبیب محمد پاک بے دا کون حساب لگائے
 حردی برکت حشر و بہارے سختی ہے نہ کائی
 صفت آقیم شاہی تھیں مہتر عامیاں جیسے پائے
 باہجہ شفا صحت پاک محمد کے نہیں چھٹکاسے
 دیکھ عاشق پئے تڑپن بھروں منگن وصل ضروری
 میں ڈکھا پھر ہو ہو مٹھا ہو مدل عرض نہ کوئی!
 سخن ستارے جاوان مال سے تک کے کسرخ تیرا
 تسال طفیل ہوسے رب رانی بھر دینا انعاماں
 اپنی بولی اندر مہر خشن درود و پچا ندری
 دنیا جیسے آل طفیلین خشن یارن چاہنواں

بیان عزرائیل علیہ السلام

قصص الانبیاء سے وہ کھیا شیطان پیدا نر حال
 شیراک تے بھیا نول دوجہ مع آہن چہ ہویا
 برس ہزار کیتا اس وقتے سجدہ ک فرماون
 زمین دنیا پر آیا مکہ موم درجہ رب بڑھسایا
 برکت ہزار لہ پھاوہ سجدے اوہ پہلے اسمانے

صورت دم وچہ دوزخ کیتی حق تعالیٰ
 جیسا عزرائیل انہاں تھیں ب تہ پیراں حوییاں
 پھر برس ہزار کیتا ہر طبقے آہر زمین بتا ون
 زبرد بنوں سے دو بازو اڈ اسمان سدھایا
 خاشع نام ہوئی مشہوری ہوئے فضل ربانے

چڑھ گیا نیر دوجے اسمانے عابد نام سدایا
 برس ہزار ریہا پھر سجدے صالح نام بلا دن
 نام ولی اس جانی اس دا پھر پنجویں چڑھ آیا
 چڑھیا نیر پھیروں اسمانے سر سجدے دچہ پایا
 برس ہزار کرے پھر سجدہ کھلیاں رحمت ہال
 سجدے تھیں سر چاک کاکھے اے میر رب سائیں
 دھا منظور کرے رب عالم لوح محفوظ پچھ پایا
 کوئی عبادت چھ کھ برسوں ہی خاص کراسی
 مرد و دابیں کہے گی خلقت نام تمام جہانے
 عزازیلے تول رب فرمایا جو نہ حکم قبولے
 عزازیل کھیا اس لعنت دیہ ہزار رب سائیں
 عبد اللہ بن عباس بتا دن پٹھک ہاں نہت خرقاں
 ہونہ کہے اطاعت ربی لعنت اس پر ربی
 جا بعت دچہ عزازیل حکم کرے حق تھسائے
 توری نمبر چڑھ حنت دچہ دھنڈ کرے دے درساں
 اک دن کرن فرشتے ہا ناں کتے جے ہون خطایاں
 زد ہووے اک لوح محفوظوں نظر فرشتیاں آیا
 کہن اک سجدیوں منکر ہو کر مردود ہوے گا کوئی
 عزازیل انہاں تھیں من کر دا عرض الاموں
 ملائیک سن کر ایہ گل اس دی کر جا نہ چپ ساے
 گشت نمون فساد جو جتناں دنیا پر پایا
 لے اجازت حکم ربے تھیں اپر زمین دے آیا
 کہ کانال دچہ جھنے ٹٹے جھنے قتل کرائے

برس ہزار ریہا پھر سجدے پڑھ تیجے تے آیا
 ہزار برس پھر چوتھے اپر سجدے دچہ داون
 برس ہزار کیتا پھر سجدہ عزازیل سدایا
 برس ہزار گیا لنگھاوتھے پھر ستوں پر آیا
 چڑھ عرش متعلے سجدہ کیتا برسوں چھ ہزار
 قدرت دیکھاں کراں اوت لوح محفوظ دکھائیں
 نظر کرے دچہ لوح محفوظے لکھیا حوت دسایا
 اک سجدے تھیں ہواکاری منافع سب کھڑا ہی
 چھ کھ برس کھڑا رہا رو نہا پڑھ کر حکم ربانے
 کیا سزائیں تول بتائیں ایسے اس جھولے
 لکھ لے اس تول رب فرمایا ہرگز ٹھٹے تاہیں
 لعنة اللہ من تا اطاع اللہ باراں ہزاراں برسوں
 معنی عربوں کراں پنجابی سمجھاوے ہوسب دی
 سال ہزار جو دنیا والا اک دن جنت والا
 ناک مقرب دحفظ سنیدے اک ہزاراں برسوں
 عزازیل ٹھین کراں گے بخشے رب بڑیا یاں
 ردون ٹن پٹے تھسا می عزازیل پچھ پایا
 خوف دلال دچہ پے گیا سا تول ملی نہاں ڈھونڈ
 میریاں پچھ لیبیاں کرنا ایہ جس ڈرن ٹھٹا اول را
 عزازیل کہے کہ اللہ منوں رستہ سلا رے
 مار کراں بر باد انہاں تول دیویں حکم خدایا
 چار ہزار ملائیک توری اپنے ساتھ لیبیا یا
 زین فسادوں پاک کرائی پاک اللہ فرمائے

بیان حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ

فرشتے کہن اسیں ہر عالوں پڑھیں محمد ثنا نوال
 اک دوجید انون کرن گئے عیب کریں بھار کے
 میں خود جانل تیس نہ جانوں دشاں خبر کسایں
 جبرائیل زمین پر آیا ہوں کہہ جس جاٹے
 میں عاجز مٹھ بھریں نہ میں تھیں واسطہ نام خدائی
 بہت اہل تھیں عاصی ہوں رب خدا میں دھوئے
 جبرائیل مٹی گل اُس دی آگئے کر جہراں با
 امر ایل آون مڑباون واسطہ زمین سناٹے
 عزرائیل زمین پر آیا قسم زمین کرایا با
 کر ہی مجز زمین نہراں آوہ بھر مٹھ لیسایا
 کراں خلیفہ اس مٹی تھیں کہا حق تعالیٰ
 جیوں جیوں حکم کراں گا تینوں ذمے تیرے کیا با
 رکھتی گل مٹی ہوئی برسبیاں رحمت باراں
 فتار ہونی دچہ برس بھو بندے بدلی پہلی چالوں
 لے تتر ہزار فرشتہ دیکھن عزرائیل بھی آیا با
 داخل ثبت اندر ہو مڑ پانگنی تک شماروں
 تابع بار بنا دے اس کا حکم متاں گانا ہیں با
 سرور عالم روح تسبیح ال پڑھدا اللہ تائیں با
 رو بہ انور تھے سرور عالی شان بنایا با
 مشک عنبر تے خاکوں قطرہ کر کے جمع ر لایا با
 نلیا نور ہو یاد و چنداں ثبت آدم اس جیلے

فرمایا رب فرشتیاں تائیں خلیفہ زمین بناواں
 ایہ کون خرابی دچہ زمین دے ظلم کریں کا سے
 اس دچہ حکمت رب فرمایا علم تسال ایہ تائیں
 مٹی مٹھ لیا جبرائیل اللہ حکم کراٹے
 چاہوں مٹھ بھراں میں مٹی قسم زمین کراٹی
 مٹی تھیں رب کرے خلیفہ اولاد جو اس تھیں ہوئے
 میں عاجز پر اُن سب ہوں بھل نہ سکال قہراں
 میکائیل آٹے پھر حکموں سن زاری مڑ آٹے
 عزرائیل تائیں بھر رہتے جانوں حکم سنایا
 جس دی قسم کریں توں مینوں میں اُس حکموں آیا
 حال معلوم خداوند عالم ملک زمینے والا
 ہر مائیدار روح قبض کریں توں سبحان دی فرمایا
 اُو مٹھ مٹی حکم بے تھیں طائف کئے دچکاراں
 دو برس ایہ حالت ہوئی صلابہ جو تھے سالوں
 اٹھویں سالوں آدم صورت اس تھیں ثبت بتایا
 آدم عابت دیکھ زمین پر دیکھیا نظر شماروں
 ثبت آدم پر کت سسٹ جاندا آکھے بے بسائیں
 عبد اللہ بن عباس جادون عرش مٹھ جائیں
 گزہ کر قطرہ عرق اُس جائوں اُپر زمین دے آیا
 حکم اللہ اہل جبرائیل قطرہ عرق اٹھا یا با
 معطر کر پیشانی آدم لیس جبرائیلے

دن چالی تھیں پچھوں آدم روح پیدائش پایا!
 بیت آدم وچہ جان پچاؤ فرشتیاں جان اٹھائی
 ایسا اذخار اذخار فی تیرہ الجسدیہ آوازہ آیا
 اسے اللہ روح عرض کریندا کیف قالب البصیرا
 اذخار کراؤ اذخار کراؤ فیر آوازہ آیا
 کھولیاں کھیں حضرت آدم جان خلق وچہ آئے
 مہشہ ٹکا کر حضرت آدم اٹھن قصد کرایا
 مخلوق الانسان عجولاً حکم فرمائے آیا!
 یرحمک اللہ ربی طرفوں جواب حضرت پایا
 حکم رہے تھیں حضرت آدم اُپر تخت بٹھایا
 ایہ سجدہ تعلیمی آیا سارے سجدہ کرے
 سجدہ کر کر مکاں چلے شیطان کھڑا دسیا
 رب فرمایا اے ایسا سجدیوں کیوں نکالی
 اپنے ہتھ دو نہال تھیں اس نول میں ہتھاپ بتایا
 انا خیر من مال بہتر آکھ شیطان متایا
 رہ پترمایا نکل جانوں سرود و لعین کھاری
 بعینے کہن ایما نول نکل کہہا رب تعالیٰ
 منقصب الاہول صورت بدلی سینے اکھیں آیاں
 چہر لکھ برس عبادت اس دی اذگئی وانگ ہوائیں
 علم و تاربت ناماں والا حضرت آدم تائیں!
 کہن فرشتے پاک تعالیٰ ہر نقصوں میں پاکی
 ظاہر باطن جانن والا نول ہیں پاک خدایا!
 حکم ہو یا پھر حضرت آدم نول سب نام ستائیں

مقرب سے ہاں فرشتیاں تائیں اللہ نے فرمایا!
 فرشتے دیکھن سب اسمالوں آپہنچے اس جانی
 جان آدم ست بار وجود کچھ دی دخل نہ پایا
 جسم نورانی میرا اس وچہ کیوں کر ہوگ بسیرا!
 جان دڑی پھر نکالنے سے راہوں دخل دیکھے پایا
 مخلوق سینے سینوں دڑتی سب اہمقا وچہ جائے
 کا شتاب ہوے گا بندہ نکالنے سے فرمایا
 جان پی بھک آدم آئی اٹھو و بندہ فرمایا
 اٹھے حضرت آدم زمینوں محلہ تاج پہنسا یا
 نگر سجدہ کرو آدم نول اللہ نے فرمایا
 صورت ابلیس نہ سجدہ کینا نگر ساتھ فرمے
 دوبارہ سجدے اندر جان رب ما شکر بجایا
 یا کبر قول ہے کینا سمجھیں درجہ بھاری
 چیز کبری جس تیرے تائیں سجدیوں سے کرایا
 ناول میں نول خاکوں اس نول تو ہیں نہال بتایا
 نکلن تھیں بھی بن مراد اہل جہانے رب باری
 بعینے کہن فرشتیوں نکل ہوا ابلیس منہ کالا یا
 درگاہ رہے تھیں راند گیا پایاں سخت تیرا یاں
 مان نہ کوئی بات کہے دابے پر وہا رب نامیں
 نام پیچھے رب دتو ٹکوجے ہے علم تمہاں
 جو نول دسیا اور ہوجانا غیب نہ جاندی آکھی
 نول حاکم خود وایم قائم تیرا بھید نہ پایا
 ہراک نام سنایا حضرت موسیٰ نال آدائیں

زمیں ہموال دیاں سب چیزاں ہو جو میں چھپایاں
 بل شیطان کہا سے اللہ جل و اعلیٰ میں تائیں
 گوشت پوست بندے اندر بالکل دخل خدا یا
 گراہ گراں بگاندیاں تائیں قسم شیطان اٹھائی
 بیوں کھیلوں اگرچہ بھول کر سال سوک بہتری
 پاک اللہ فرمایا تینوں تھے تیرے ہمراہیاں
 حکم رہے تین تخت حضرت رافضوں جنت چکرایا
 حضرت تین میں در آئی قدرت اللہ والی!
 صفت مانی دی کرن نہ جانو فرسخن حابلوں
 خواہوں جاگے تے پیر لاگے جس نظر و چہ آئی
 مہر اندر تسبیح الہی درو حضور پچھنایا!
 رب کریم یا کرو عبادت میں بسود تمہارا
 میوے جنت کھاؤ دو تویریں تو ٹھنڈے پانی
 اک درخت دکھا رہ کہاں دے پاس نہ جانا!
 شیطان دشمن ظاہر کسا ندا پاک اللہ فرمایا
 ابلیس میں اتھاندی طرفے جادوں قصد کیندا
 پہنچ گیا دروازے جنت سوچے اندر جادوں
 آدم تو آگے جا کر سماں پیا اٹھا ندا
 جمع درختوں میوہ کھاؤ رہو حیات سدا
 قسم فریوں کرے تکی بی بی نول بھرا یا!
 دو حضرت دل سے کر آئی حضرت کہیں کیسائی
 اک کھا دا دو تیری خاطر کہے آدم نہ کھاواں
 انہو پیر جنت بٹھے کھائے اوروہ واسے

کہے فرشتیاں پاک خداوند سا نول خبر الیایاں
 جہاں تک مڑے زندہ ہوں زندہ رہاں تدا
 دیوان دخل قیامت تائیں اللہ نے فرمایا
 چھٹے مڑے جو بندے تیرے اوتھے دخل نہ کائی
 ہتھیاں اُپر تاپا پاساں بات تین جو میری!
 سچی بات کہاں صحیح جانی بھرساں ذرخ جایاں
 باجمہم جس اُداس طبیعت راز خداوند پایا
 کچھ بیسی تھیں کدھ تھرا بی بی پاس بٹھائی
 زریں تختے تاج سرے نہ بیٹھی تخت آدابوں
 حکموں ہو یا کجا حود نہاں دا جوڑی رب بنائی
 نور محمد شرف اندر میں تھچے ذکر لکھا یا!
 میرا ہر شریک نہ کوئی ہے جو عالم سارا
 عیش کرو غم ایتھے ناپیں نہ تکلیف اٹھائی
 پاس جاؤ تے ظلم کماؤ چیتا جس میں بھلا نا
 جنت تھیں نہ باہر کٹھائے کرو خیال بتایا!
 اسم اعظم تین یاد کئے سن پڑھو ست وارا اٹھنا
 سبکے مور فریوں مڑے اندر آدمی کھاواں
 صحیح کہاں میں کراں نصیحت سخن خاص کسا ندا
 رہو ہمیشہ جنت اندر رب نکاٹے تھائی را
 گندم دانے تین نکاٹے اک مٹہ اندر پایا!
 منع درختوں میں تھیں آندا بی بی عرض سنائی
 جمع کیتا رہا سے تائیں نہ نہ ظلم اٹھاواں
 نافرمانی ہوئی رب دی کھٹے جنت شہانے

تاج لباس بدن تھیں جھڑپا ہو گئے تنگ تنگ
 اہر منت دے سب بڑے ٹھنڈیاں چھالوں کر دے
 عود انجیر سرد خنت ادب تھیں آگے میں جھکاؤن
 بندے جنت کرن آوازناں حق خواتے آدم
 رب فرمایا دو تہاں تائیں میں تسال حکم سنایا
 کیا تسال نول پکا دشمن خام شیطان کساڈا
 جے زنجشش رحم کریں گاسالوں بہت خسار کے
 بی بی خرا حضرت آدم مورتے سب شیطانے
 ٹھہر دو چہ زمین دے جا کر قتا وقت کساڈا
 آپر زمین دے زندہ رہو زمین آپر ہی مر سو
 سر اندر پ جزیرے اندر جو وہ ہندوستانے
 سب آتار یا امقہانے ٹورا ترے سیتانے
 چالی سال گناہ اپنے تھیں حضرت آدم روئے
 گریڈ ناری دن لے راتوں ہنراں جاری ہویاں
 ٹرہ و سمہ ہندی ہوئی روون عوامے پاروں
 پیغام الہی جبرائیلے اک دن آن سنایا
 جا کر میت ربی و پھر حضرت کرن طرف چوہیرے
 جبل رحمت پر بیٹھیاں ہویاں نظری خرا آئی
 آنر ویک سے بی روون بچھن حال دیہا یا
 عرش الہی نظری آیا مخفی راز دسا یا

ستر چھپاؤن بہت ڈھونڈاؤن ٹرہم کنول دل سکے
 میوے رنگ رنگ کھواؤن دین نہ پتے ڈرے
 مرنوں بندیاں انہاں درختوں صحت اللہ فراروں
 ربے نافرمان ہوئے نے ایسٹن ہر دوں نادوم
 نزدیک نہ جاناں منع درختے سخت تاکید کرایا
 آکن اے رب جان لہی پر ظلم کما یا ڈاڈا ہا
 رب فرمایا اترو دشمن ہاک دو جیبے سامے
 چبے کلاہ جنت تھیں دتے کرو زمین نکالے
 کرو ریانت نفع لے گاہنوں حکم اس اڈا
 وہوں زمین نکالے جاسو جو کر سو سو بھر سوا
 ایٹھے رب آتار یا آدم سزا سزا سالی
 کہ دماوند دے وہ شیا مردود یعنی شیطانے
 اک روایت روئیاں سوئیاں تن سوہ سال ہوئے
 جلاقل خرمالونگ اس روونوں سطرال ہنہ کھلویاں
 جو دیا و پڑ گئے آنسو مروارید شماروں
 کناج اے حضرت آدم طریق سب سمجھایا
 میدال عرفات گئے پھر حضرت اوتھلے ڈیرے
 جتے طرفوں ٹردی آوے سینیں جھڑپا لگائی
 آدم طرف آسمان نکا پار ب حجاب اٹھایا
 ہو متوجہ پڑھے کلاماں لول لول ذوق سمایا

حضرت آدم سے دل فضول پادتیال تاثیرال
 جنہاں باتاں تھیں زنجشش پائے سیاں رب نظیرال

ذکر ہابیل و قابیل بیٹے آدم علیہ السلام

نور محمدی شرف اندر میں توبہ ذکر کیا
حضرت آدم بنی حوا اگول دستان حال
جبرائیل فرارے مکمل ساسے کم سکھائے
عملوں بیٹا بیٹی جوڑا بنی حوا جاسائے
وہ جے عملوں بیٹا بیٹی پیدا رب کرائے
اکثر بنی عمل سن حوا اولاد جنہاں تھیں ساری
ہابیل قابیل تے لڑکیاں دو نہاں عمر چھوٹیاں ہاں
بھین قابیل ٹول ساتھ ہابیلے ہابیل ہی بھین قابیلے
حضرت آدم پٹیاں ٹول سڈرب دا حکم بتایا
بھین میری اقلماں سونہی کرے قابیل نہ ریاں
انورت حضرت آدم عملوں اقلماں ہابیل نکاحی
حدوں کہے قابیل ہابیلے بھین میری ٹول بھین
حکم رہتے تھیں باپ نکاحی تاکہ ہابیل سنایا
حضرت آدم ایہ سب حال سننے اندر آیا
کوہ منابر رکھے ناموں قربانیاں تھیں بکھاؤ
کر قربانیاں رکھن پہاڑے منگن فیروز عاں
ہابیل والی قربانی اُپر اگ پئی اسمانوں
نذر قابیل قبول نہ ہوئی اُس نے بول سنایا
کہے ہابیل جو خرقی ظالم رب پسند نہ کردا
قسم خدای مارن مینوں کول اتھاٹھانویں
ناحق خون عمل وچہ تیرے میرا گھیا جیسا سی

پاک محمد علی اللہ سے پاروں ب بخشایا
سر اندر پ آئے دل دونوں حکم جیوں ہی تھائے
ہر ہر قسم اشیاء ضرورت حضرت پاس لیاٹے
پت قابیل تے دھی اقلماں انہاں نام رکھائے
پت ہابیل تے بیٹی قاترہ نام انہاں تے آئے
اک روایت اک نواسی جیے وارواری!
حکم رہتے تھیں ہبیر ایسے شادیاں رسم بتایاں
حکم شروع تھیں عقد دیہہ کرد سیا جبرائیلے
سن قابیل کہانہ مثال صاف جواب سنایا
آدم کہیا حکم بے واسر گز نہیں ٹوڑیاں
غازہ بھین ہابیلے سندی ساتھ قابیل بیاسی
میں خود حضرت اندر رکھاں جہد نکاحوں توڑیں
رہنے کر سال حکم انہاں دانہ چھوڑاں فرمایا
کرن ٹسی خاطر اُس دی قربانی کرو بتایا
نذر میں دی منظور دی مہرے اُوہ اقلماں پاؤ
کر منظور اسٹایاں نذراں اسے ساڑے رہیں
رہا نشان نہ ساڑ گئی گز نذر قبول اسمانوں
قل لا ائینک ماراں تہ صہ بتایا!
مبارک کردی منظوری جو صاحب تھیں ڈردا
میں نہ ماراں ہر گز مینوں جے ٹول رچلا توں
نذر قابیل حشر جہنم مینوں اک جیسا سی

حضرت آدم حج گئے سن قابل کریندا چارے
 کیوں کر ماراں بھنڈا آوے مارن ہے سال آیا
 چھوڑ متھوں سر پتھر مارے مار غائب ہو جاندا
 ہابیل نیندر وچہ مار یا مہر پر مر گیا اودہ بچا را!
 لاش بھائی دی کندھے پائی پھرے قابل کھائی
 شہید مرد دی لاش بے ادبی نہ مولا اول بھائی
 پنجیوں پھنچوں زمین پھیندا کو نظری آیا!
 پٹ قابل زمین دے تائیں لاش ہابیل چھپاندا
 دنیا اندر خون ظالم بے انصاف کفاری
 خون پاروں جو گل خلقت کرسی رب سزائیں
 غیبوں اک اسوار قابیلے نیرے تھیں آسے
 واپس جھوں حضرت آئے ہابیل نہ نظری آیا
 اہمیرے موت ہابیلوں واقف حال کرایا!
 جبرائیل قبر دکھلائی حضرت لاش لیڈے
 اک ٹوہیں اُس وقت بیٹے سن آدم گتر آئے
 کہن بیٹا دل میوے منگے کریں عاتق میرے
 تول بے عیب بیٹا رب تینے حضرت نے فرمایا
 حکم پر تھیں شیت نبی نے ہتھ دعا کھائے
 جبرائیل جنت تھیں میوے لیا کریش طکا ون!
 جوڑا جوڑا اور ہوئے سب شیت اگلے ہوئے
 حضرت آدم کرن وصیت اے میرے فرزندو
 چپ ہو گئے وصیت کر کے موت آدم تول آئی
 غسل دیوں تھے پڑھن جنازہ دفن قبر وچہ کر دے

ہابیل نیندر وچہ نظری آیا بکر یا ندے وارے
 شیطان بھیس بدل کر علی دی ہتھ وچہ سپ لیا
 سمجھنا قابل مارن دی آئی اوویں پتھر چاندا!
 قابل ظالم کل دوزخ لیا کر کے خونی کارا!
 کلر شور زمین اودہ ہوتی خون گسے جس جانی!
 غیبوں کو اینج خداوند سمجھ دفن سکھلائی
 دفن کیتا اُس مردہ کو حال قابیل دسا یا!
 دیکھ ہمدرد کوئے دا کو ا ہونا دم بھتتا ندا!
 سب خونیا نزار مہر پہلا خونی خلق جو ساری
 ہر ہر ساتھ قابل بھی شامل جو عذاب اُنہا ہیں
 ہوئے زندہ پھر اودہ مائے تیکر شہر دیہاڑے
 سب تول کھن پتہ نہ گلاب تول عرض سنایا!
 قابل ہابیل تے تول پتھر مار گناہ سر چایا
 گھر وچہ دفن شہید کرایا اہر صبر تھیں پائے
 بیمار ہوئے اک روز آدم پھر حضرت شیت بلائے
 کہا شیت منگو خود رب تھیں دے کساں ڈیرے
 گیاں ٹھل جو ٹھلے ناہیں ٹھل میوں ٹھل ٹھلایا!
 وعابرکت رب شیت نبی دی سی منظور کر لے
 شیت نبی دی خاطر آکھن مور بھی اک لیا ون
 حضرت شیت لکھے سوروں ب سبیاں ٹھوئے
 میوں شیت نبی دا کہنا اے میرے دل بندو
 ہجر پدروچہ بیٹیاں بھناں گریہ زار کرائی!
 مختصر میں ذکر سنایا شوقوں رہنا پڑھدے

بیان حضرت شعیب علیہ السلام

سب نبائیاں تھیں دسے آسے کوئی نہ درجوں ثانی
 شہر اکت بھایاں ساتھ برابر حضرت جنس و نڈا و ن
 یاد خدا و پیر ہر دم رہندے شریعت حکم بتا و ن
 امامت محمد جو رب آدم و چہرہ لکھایا !
 سوا سب بالقدینہ دسے و چہرہ لکھیا آدم نے بھایا
 کریں حفاظت نور محمدی خوبیاں خوب جہا و ن
 پیو تھیں درجہ اعلیٰ بیٹے شان بزرگی پائی
 ایک قصور دل جنت و چوں میں دل رب کڑھایا !
 اطلاع میری ہو گل پیغمبر عالی شانال واسے
 جنت دی عقیقت انہاں جنت باہر دل پایا
 ایک خطا دل چور دین لہقیں شہرت میری ہوئی
 اُمت محمدی دنیا اندر کرسن لکھ گناہاں
 باہر گناہ گر گھر و چہ آون تو یہ کرن معافی !
 حضرت شعیب ہوں حُجج بن و اللہ گفتاراں
 گھر و چہ شعیب نبی دسے بیٹا رب عطا فرمایا
 جہاں قافی تھیں شعیب نبی پھر عقبے طرف سزنا
 قبتاں تا میں اُس بیٹا دین پڑ پر قساہم !
 آشکر کردا کسی جہانوں طرف جہا دی جاندا
 وقت اُس ماند رو چہ زمانے ثانی ہو نہ کانی
 حشمت عظمت انہاں برابر ہو نہ دو جہا ثانی
 لہجہ نام تے اوس دلا و ن بیٹا ہسلا نیلے

حضرت شعیب پیاسے رب کے پہرے چمک نورانی
 اے پر ظاہر کار نہ کرے پڑھتے تے پڑھان
 کتاب بھیجی رب کرے پیغمبر نیک ایمان لیا و ن
 حکموں نور اودہ شعیب نبی دل بطور امامت آیا
 بیٹا شعیب شاہیہ نور محمدی پاس تیرے جو آیا
 شعیب نبی بن حیران ہوئے والد کنول پھلا
 کہے آدم اُس اُمت بہتر ساٹھے تالوں آئی
 بے انداز گناہ اُس اُمت پہرے بھی جنت پایا !
 جان بچیے اُمت اُس دی اُمت بھاگ کر لے
 عارفی جنت لیا میں دل و چوں باہر کڑھایا !
 عقیقت آدم زچہ نقوی پردہ رہیسا نہ کوئی
 کہے نہ ہرگز معلوم ہو سی ویسی رب پناہاں
 بیٹا شعیب آدم فرمایا شان تنہاں دی کانی !
 نور محمدی کرے تعظیماں کر دے جان شاہراں
 نوش اُس واسی نام رکھا یا جہاں جہاں آیا
 دین پڑ پر نوش کوئی دن بھی رہ کر مر جاندا
 نہراں لوگ ایمان لیا و ن کرن نصیحت دایم
 مہلا نیل انہاں بیٹا بے حد حسن رکھاندا
 خلقت مشرق مغرب والی کرن زیارت آئی
 کسی فرزند نے چہ چھڑا اس بھی چھوڑی دنیا قافی
 سب بھایاں و چہ قدروں عالی ظاہر و ن ویلے

مطابق عادت خلق چو فیروز تختے لے کر آئے
 صورت مہلائیل بناون فرزند مرے پاروں
 رفتہ رفتہ عالم اندر رسم گئی ہو جاری
 گمراہاں دے دیں اندھیرے کفر سیاہی پائی
 وعظمتیاں اثر نہ کر دی گنگے بولے اندھے!
 کیتے نبی شہید کھاراں ولیاں انت نہ کائی
 مانگے گئے جو راہ الہیہ ہوراں وانگے نردے
 مر گئے موت آون تھیں پہلاں عشق جنہاںوں آیا
 خاص کلام قرآن پیارا دتے شان تنہاں دی
 دوست رب یاں خوف نہ کوئی نہ غم انہاں تائیں
 حرص و حسد دی وانگے نرعدے تلخی لکن دیندی
 چونکا بھلا موٹا تازہ بے درد ال دے بھانے
 وحدت دے دریا داتا رو اپنا آپ نہ پائے
 اول آخر ظاہر باطن اکثر سبق پکا وں

دوروں آون خالی جاوون نہ مہلائیل دساوے
 اثر شیطان دلا لوجہ پاوے پوجن بت پیاروں
 اختروح نام اوریں اس قوموں کرے پیادہ ہی
 مہرازل دی طے تائیں آپ خد او تد لائی
 ہور کے کد طاقت ہوئی کفروں توڑے جسے
 بیدیتیاں مجہولوں دل مے دنیا نیرت لائی
 کھاندے پیندے سیر کرید وصل ندیوچہ ترے
 رضائی وچہ ہر دم راضی ہو رہیاں بھلا یا
 رب راضی اوہ رب پر راضی قسمت واہ انہاندی
 نفس اپنے دے دشمن ہو کے نیال رب رضائیں
 آہیں شوقوں بن القبے تن من سب جلیندی
 اپنے جہاں سمجھ انہاں نول راز کیا پھر پانے
 صحیح ہو یا جس کا اللہ اکا اللہ گیا سمانے
 چور ہیں یقین نور الہی جلورے نظری آون

بیان حضرت ادریس علیہ السلام

و عظیمیوں توڑ بتیاں نول لوگ ایمان لیائے
 ادریس پڑھا وں بیٹے پاروں نام ہوئی مشہوری
 کرن عبادت پاک بے دی بے حد درجہ پائے
 کہن فرشتے پاک الہا ہادیہ اجازت جائیے
 حق سنا وں نے سمجھا وں مہلقت حکم ربانے
 پیرا بن سیون کار انہاندی مونہوں ذکر کرا وں
 اک دن ملک الموتے اپنا آدم بھیس بنایا!

بے نصیب ازل دے جہڑے ہن نہ مول ہٹائے
 معجزہ علم نجوم انہاں دا سمجھو خاص ضروری
 عمل انہاں آسماناں اُپر بدل بن جائے!
 ادریس قیسمت درست تیرے ایسے بارت پائے
 سورت مریم ذکر انہاندا صفت لکھی قرآنے
 محنت تائیں لین کسے نہیں نہ احسان جتا وں
 وانگ مسافر امرا لہوں دروازے پر آیا

روزے دار پیغمبر رب و اہل سنتوں کھانا آدھے
 قدم اُپر کھد قدم مسافر یہاں عبادت کرنا
 اور میں تیری نے ثمن مسافر جیل جنگل نول جالیے
 حضرت کہیں قل حق ملا نول کھا ارات نہ کھانا
 جل دیال باغ پیا اک نظری سن انگر دسلے
 اگے جانتے بڑی ڈٹھی کہے ذوق کر کھائیے
 تن دن ل کر دو لیں ٹوسے شک نی نول پیا
 کہے مسافر میں فرشتہ عزرائیل بلا دل
 ملک الموت کہے رب حکموں میں ہی کدھان جان
 عزرائیل کہہ نہیں تیری جان نکالیں آیا
 تن دن ل نول ساتھ میرے نول حضرت کے فرمایا
 ملک الموت کہہ کل روحاں قبض کراں ہر انہوں
 جس دی موت آدھے رب طرفوں میں کہتے نکال
 کہن حضرت تال ریا بنا سال دین جسے موت پیا
 کراں عبادت بہت رپے دی ہوسے شوق ہوا یا
 یارب دلیریاں باتاں جا میں فرشتے عرض کرایا
 کہہ میں جان جیوں یا راضی میں راضی فرمایا
 عزرائیل دعا پیر کر و احسان مالک میرے
 مردہ جتہ رب زندہ کیتا اور ریس پیغمبر والا
 اور میں نی نول کہے فرشتہ جان کندل و احالا
 اور میں نی فرمایا جیوں کہہ نول پیراں تائیں
 کہہ ملک الموت منوں ہے قسم خداوند والی
 حضرت کہہ عزرائیل بلبل بد و نوح دل جانوں

حضرت دین مسافر تائیں نہیں مسافر کھاوے
 سخت ہوسے حیران پیغمبر و حکم جان نول پڑھا
 تہ دیال راہوں کنگ دسائی کہے مسافر کھلیے
 طلب حلام کریں جن کیوں نول پل باگیرے پانا
 کھاوے قصد مسافر کرنا حضرت جمع کرانے
 کہن حضرت ایہ چیز بیگانی ناہیں کھانی چاہیے
 واسطے پاک رہے دین کون کوئی میں کہنا
 نکالیں جان جہانماں دی نول حضرت اس نراون
 حضرت کہن میرے دل آیا یوں سکون موت بہاتاں
 کرن زیارت تیری کیا سو میں مطلب پایا
 انہاں دنان وجہ بھی توں کہتے زانو موت کھایا
 بندر اندرے ہتھانوجہ رہتی قابو ہوسے جیوں
 میں اندر میں کراں میں دوست جانیں سچیاں قالال
 پکڑاں عبرت دیکھ زندہ نول نوت کھاں حق تعالیٰ
 ملک الموت کہے بن حکموں و قل نہ میرا آیا
 پیا ہے موت پیغمبر تیرا حکم اللہ نہر مایا
 کہہ میں جان بلور میں نبی دی حکم بحسب السایا
 کو زندہ اندر میں پیغمبر کر فضلانہ پیرے
 دعا متلو فرشتے ہونگی کی شکل حق تعالیٰ
 کیوں کر نظری آیا منوں دسیں بحید نرالا
 اتاری کمل زندے دی جائے سمجھ اندازہ پائیں
 حضرت تیری بہت کھالی میں ہے جان نکالی
 نوت خدا را طرہ سے زیادہ عبادت بہت کرا نول

حکم ربی تھے جس نے فرشتہ دوزخ پاس لیجاندا
 حضرت کہندے عزرائیل جنت بھی دکھلائیں
 عزرائیل جنت دے ہوئے حکموں لے کر آیا
 ان دوزخ دی گئی میرا دل تے جسگر جلا یا
 کہے فرشتہ عہد کریں توں جے کر واپس آون
 ادیں نبی کر عہد ٹھہرایا واپس پھر کر آنے
 لکھ دروازہ حبیب مٹا آون جوڑا اپنا چا دن
 عزرائیل آوازاں مارن یا حضرت جن آئیں
 کل نفس ذالقتہ الموت حضرت آکھ سنایا
 مرگ جانے جو رب فرمائے نہیں نکالیا جاسی
 کہن حضرت کیوں عزرائیل منوں باہر نکالیں
 جہت تک نبی محمد مرور جنت ماسن ناہیں
 عزرائیل میرا سلسلہ اہود وسیلہ کہساں
 غلماں بھی ہیں رہند ایتھے سمجھ منوں غلماں
 رب فرمایا عزرائیل رہن دیویں اس تائیں
 پیچھے اولاد ادیں نبی دی جبروں کرے زاری
 بن انسان آیا پھر شیطان بت بنا کر دیندا
 گئے اس زمانے مشرک پھر اس بت پوجا دن

طقتے ست جو دوزخ واسے ہر اک جگہ دکھاندا
 کراں عبارت بہت زیادہ شوق چاہیں چاہیں
 حضرت کہن نزع دی تلخی ساں ڈاھڈا گھیرا یا
 اک پیالا پانی جنت، مینواں دل و چہرہ آیا
 حکم ربی تھے نہیں اندر جا کر کرے بیون کھا دن
 طوبے اسیٹھ اتار یا جوڑا جنت لکھ سدھانے
 پھر جنت وچہ جا کر حضرت درخت اُپر چڑھا دن
 آو دیر نہ لاؤ ہرگز چھوڑیں جنت جاہیں
 موت تڑہاں میں کچھ میٹھا نرکوں تر گے آیا
 نہ تکلیف تے نہ غم اس نول جو چاہے سو کھای
 عزرائیل کہے یا حضرت اسی جے نہ جنت بھالیں
 حرام جنت گل نمیاں اُپر حکم خداوند ساں
 اس مالک امت اس دے داہر کھادم رہیا
 ورنہ جنت پاک محمد شانناں باہر بیاتوں
 ورنہ نواساں اٹھایا حکمانا علیا جاسیں
 باپ پیارا کرے کتارا کون کرے غم خزاری
 بیہن صورت ادیں نبی دی صورت بات کیرت را
 چار سو برسے بعد اس طرحے حضرت نزع پھر دن

بیان حضرت لوح علیہ السلام

لوح دے معنی ناری ہون ناری بہت کرا دن
 ساٹھے نو سو برس انہاں وچہ وعظ کلام سنایا
 ہر پہاٹے اُپر پہاٹے چڑھ کر کرے پکاسے

بیان شکر نام انہاں دا پھر لوح لوک بلا دن
 بھیجاں ہے رب فرمایا لوح توہیں وچہ آیا
 گل زمانے پیرن اتنی ایمان لیا دن ساٹھے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعْبُودٌ رَبُّ سَوَاسِئِ
 مَشْرِقِ مَغْرِبِ كُلِّ دَوْلَةٍ وَجِبْهَةِ بَيْتِ أَوْتَارِ جَاوِدِ
 اِكْ دَوْنِ مَكْرُوْنِ حَضْرَتِ اَنْدَرْتَا پَا كِچَاوِنِ
 هُوْشِ اَلِي تَيْ پَا كِ رَيْبِي نُوْلِ حَضْرَتِ عَرْمِي سَانْدَا
 بُوْطِي بُوْطِي بُوْكَ اَقْرَطَا لِمِ اَنْدَرْتَا قَوْمِ اُنْهَالِ دَسِي
 نَشَانِ تُوْتِ كِي وَجِہِ تِي رِي مِي تِي تِي رَا كِي هِي سَا!
 لُو كِ غَرِيْبِ كِي نِي عَا جِي مَجْلِسِ تِي رِي بِي نَدِي
 حَضْرَتِ كِي نِ عَدَالَتِ رِي بِي مُنْكَرِ مَنِ مَنْرَا اِي
 كِي غَرِيْبَا رِي رَحْمَتِ نَشِي مَوْنِ مَعَانِ مَطَا اِي
 رِي دَا كِمِ سَاوِنِ بِي رِي اَبْرِ مَسْكَالِ كِي نِي نَا اِي!
 اَسِي اَلْمَدِي نِي اُنْهَالِ بِلَا نُوْلِ تِي اِي جَانِ پِي رِي
 اَنْدَوْنِ رِي بِي دَا كِمِ سَاوِنِ مُنْكَرِ مَارِ كِرَاوِنِ
 بِي رِي مُنْكَرِ كِي نِي دِي مَارِ وَا نِي سِي رِي لُو اُنْهَالِ
 بُو كِرِ تَنَكِ پِي رِي كِي نِي بِي نُوْلِ كِهَانِ اُنْهَالِ تِي رَا اِي
 دَعَا مَنظُوْرِ هُوْشِ دَرِ بَارِي دِي بِي شَا مِ لِيَا يَا
 اِكْ سَالِهِي رِي كِي پِي كِرَا وَا جَانِ بِي رِي دِي هَاوِنِ
 بِي رِي بِي رِي وِي قَوْمِ كِفَارِ وِلِ جِيَا لِي كُو نِي نَا اِي
 بِي رِي دِي پِي رِي حَضْرَتِ كِرَا دَرِ رَحْمَتِ چِرَاوِنِ
 كِي نِي حَضْرَتِ تِي سِي طُحْطُحْ كِرِي رَا اِي بِي طُحْطُحْ كِرِي سَا
 جِدُوْلِ تِي رِي پِي رِي كِي شِي هُو يَا كِمِ رِي بَا نَا
 كِهَانِ اَنْدَوْنِ لُو تِي رِي طَالِ بِي رَا كِ جِنْسِ رِي كِهَانِ
 كِمِ رِي تِي نِي ظَا هِرِ هُو يَا نِكِي اَنْ مِي نُوْلِ پَانِي!
 پَانِي اِكْ تُوْرِي دِي وِي چُوْلِ جُو تُوْلِ بَا هِرِ اُوْسِي

اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي رَسُوْلِ خِي رَا اَسِي
 كِي نِي مُنْكَرِ اَنْكَلَالِ پَاوِنِ مَارِنِ كَارِنِ اُوْنِ
 اِسِ تَكْلِيْفُوْلِ تِنِ دَوْنِ تَا اِي حَضْرَتِ هُوْشِ نِي پَاوِنِ
 دَوْنِ تِي رَا اِسِ قَوْمِ اِي نِي نُوْلِ مِي بِي اَنْجِهَانْدَا
 تُوْلِ بِي سَاوْتِي جِي هَاوِي سِي خُوْبِي كِيَا سَا نَدِي
 كِهَانِ اِنْجِي دَا كِمِ كِرِي شَا بَا كِلِ سَاوْتِي جِي هَاوِي
 تِي رِي تِي اُنْهَالِ دَسِي اَنْدَرْتَا كِيَا نِي رِي كِي نَدِي
 فَنَقُوْلِ اِي بِي بِي تِي مِي نُوْلِ اُوْهِي رَحْمَتِ طَا اِي
 نَمَا نَدَانِي مَرِ دَا رُوْرُوْلِ پَا اِي كِي مَنْرَا اِي
 چُوْرِي طَبَقِي رَا ذِقِ سَبِ دَا اَبْرِي سِي مِي تَا اِي
 سَخْتِ اِي زَا اِي دِي اِنِ مِي نُوْلِ مَنِ حَكْمِ دِي تِي رِي
 نُوْنِ بَدِنِ تِي كِي پِي رِي سَا رِي لَا اَنْدَرْتَا اِسَاوِنِ
 كِلَا كِلِيَا لِيَا تَا لِي كِرَا نَا اِي مَقْسَلِ مَكَالِي
 مُنْكَرِ اِكْ نِي چُوْرِي رِي زَنْدِ كِنَا غَرِقِ كِفَارِ اِي
 كَارِنِ كَشِي رِي كِي لِيَا نُوْلِ اَلْمَدِي نِي نَسْرِ مَا يَا!
 كِتِ تِي رِي وِي پِي رِي كِي مِ جِي وِلِ جِي وِلِ اُوْنِ
 تَا نَا نِي سَبِ بَا نِي هُو تِي حَكْمَتِ سِي رِي سَا اِي
 وِي كِنِ كَشِي بِنِ دِي كَا فَرِ طُحْطُحْ بِي تِي كِرَاوِنِ!
 جِدِي بِلِيَا لِيَا كِي عَذَابِ اُوْسِي جَالِ عَرِشَا
 دَرِ بِي رِي چُوْرِي پَانِي هِرِي جُوْرَا اِي رِي چُوْرِي هَاوِنِ
 چِي مِي رِي دَا رِي كِي مِي رِي جُوْرِي حَكْمِ رِي بَا نَا!
 اِي اِي مَانِ رِي رِي سَبِ كَشِي دَا طِي نَعْتِ اِنْدَانِي
 اِي رِي لِيَا اَشْرِي بِي عَدْرِي سِي مُنْكَرِ مَرِ دَسَاوِي

بے رحم اللہ مجھ پر لہاؤ مڑنہا مڑنہا من پھین زبانی !
 یارب سائیں اسان بچائیں سنگن پیٹے دعائیں !
 اس کشتی نول خضر ہزرگی زینت ملی سفر دی !
 کنعان بیٹے نول حضرت کہندے کشتی اندر آئیں
 حضرت کہن عذاب الامل ہرگز بچیں نائیں !
 کوئی نہیں اچ بچاوں والا با بھول حق تعالیٰ !
 لب فرمایا مینہ برسایا ابرو ل کھول دہانے !
 کنعان بیٹا پھر حضرت نوح دا پڑھے بلند پائے
 پاک خداوند حضرت تائیں ڈبدا پت دکھایا !
 تیرے اہل بچا ساں نسلوں مردا بیٹا میرا !
 لب فرمایا تول نہ جانے کہو تیرے تائیں
 نامرمان ایہ بیٹا تیرا خالی گیا ایسا نول
 اس طوفان پانی سے اندر ڈب گئی قوم کفائل
 حضرت کہہ غافل سائیں مینوں دیدہ پتسائیں
 جے کر جم نہ بخشیں مینوں میں نقصان اٹھانوں
 زمین آسمان مکم کر تیدا اللہ پاک جہانوں !
 جو دی نام پہاڑے لگی کشتی نام دیارے
 لب فرمایا رہیں سلامت برکت کراں دھیرے
 آدم ثانی نوح نبی دا پھیل نسل بہسانے
 اکثر دم شیطاں پر ٹر دے بٹ پرتی کرے

ایسے سرفول چلے کشتی ایسوں کھڑی کرانی !
 باہجہ عبادت کار نہ کوئی پٹھدے حمد ثنائیں !
 وانگ پہاڑاں عظمت موحول سمعناں لیکے تری
 کے آبانہ نوح پانی دا پڑھاں پہاڑا چائیں
 مدد کرے پھڑٹے کہہ اترق کرے جس تائیں
 جس پر فضل کرے گا کہے او ہر قسمت والا !
 دتے چلاز میں تھیں پٹھے پانی پھرے جہانے
 پانی اُتجا گیا پہاڑوں چالی گزر تبارے
 حضرت دیکھو کہیاب میرے وعدہ تھہ کرایا
 کرے فضل بچانوں اسوں فضل جاہید تیرا
 منع کراں میں کراں نصیحت جاہل موحول تائیں
 اہل کیا جو حکم ہو یا چلیا قدم شیطانوں
 ڈب ہو یا کنعان نبی دامت دتیاں ہاراں
 علم تیرے نول میں نہ جاناں دخل دیاں مڑناہیں
 بھلیاں بھل کر م کر بخشیں ہر دم رحمت چاہوں
 لے زینے پی جا پانی نہ ہو میں آسمانوں
 اُتیا پور پٹری دا بھرا سجمے شکر گئے
 بہت بڑھانوں نسل تیری نول دتھے چار پونیرے
 حضرت نوح دی بعد وفاتوں پھر گئے ہونانے
 حضرت ہود آئے رب حکوں حکم انہاں پہ پڑھدے

بیان حضرت ہود علیہ السلام

قوم اپنی نول حضرت کہندے عبادت کرو خدا نے

حضرت ہود خداوند بھیجا عادتوں میں وجہ آنے

حاکم اُس دے با بھج نہ کوئی ہر تسا ڈا آیا
 نصیحت کرن بلاون انہاں طرفے خالق باری
 سہم بندی اتے درازی دے طاقت ازماٹے
 چار سو گز جو بہت لمبے سن دو سو گز جو وچلے
 قوم کہے نہ پاس اساطے تل کوئی سسٹد لیا یا
 کہن حضرت جو حکم بناواں منگال نہ مزدوی
 ٹیپاں اچیاں محل بناؤ کر منبر طاوچا نواں
 دیندے دچہ تختاں لے کے صنایع عمر گو او
 نہراں باغ زمین تے چشمے مال عورت فرزند
 سخت عذاب تساٹے پارول ہن رال بننے
 دین عذاب پیغمبر تائیں ایسں برابر جاناں!
 باپ دادے دے رستے ٹنڈا ڈھا جو یوں انہاں
 رب رسولی حکم نہ منے قحط پیا جگ سارے
 ریت سُرخ رنگ ٹبا اچا جاکھ برکت والی
 دعا بارش نول جاون او تھے قوم کفار نکارے
 حاکم مومن کہے انہاں نول ایمان ہی تے لیاؤ
 پاس نہ ہور جانواں گے ہر گزہ تنور اکھن نواں
 لگے فیر دعائیں منگن بدل نلسا ہر آون!
 غیب آوازہ انہاں آیا ابر پسند کراؤ
 بل سیاہ پسند کراون ہانے نال نہانے
 وہیب بن مہر فرماون ریح العقیقہ ہوا ہے
 شتر تہرا فرشتے اُس پر محافظ رہن سدا تیں
 گنگھال وانگ پہاڑ اترائے زمین میں اسماناں

جھوٹے موت جہانمے تائیں ہے کر رب پوجایا
 رکھو یاد جو حضرت نوح دے بعد تساں سداوی
 کرنا یاد احسان خداوند شائد بھلا ہو جائے
 خالق خلقت عجب بنائی شتر گز جو پھسلے
 اپنے مہوداں کیوں پھوڑاں تیرے کہے سنایا
 بلہ دینی الدین علی سینو بات ضروری
 اونڈیاں جانڈیاں کرو منرا خالقی نہیں تاناں
 کیا ہمیشہ زندے رہو فزول بڑے سداؤ
 شکر کرو جس دتے خالق ہے ہودائش منداں
 جے نہ ربا دے حکم قبولے دوزخ من ٹکانے
 سمجھاؤیں یا نہ سمجھاؤیں ہے اسال بٹ پوجانا
 چھٹے تیرے اود لگ جا دن ہرے نوح جہانول
 تن برس بند بارش ہوئی جاون پیش نہ چلے
 وچہ مصیبت جاون او تھے کرم کوے رب عالی
 حاکم اُس جگھ دے پاسول اجازت طلب گارے
 بارش بدے تہر نہ آوے عرفاں ہور سداؤ
 کراں دعائیں خود اس جائیں سا تھا پر پیمانواں
 قبلے طرفوں چٹے کالے سُرخ رنگ دساون
 چٹا کالا لال تمامی جس چاہوے جساؤ
 لے چلے خوش ہون ہتے مندے لیکھ جہانمے
 ستر ہزار زنجیروں بدھی زمین ستویں اُس جا ہے
 قیامت دے دن چھوڑن مسنول حکم اسماں
 نشاہ کہے گی ہراک تائیں رہن نہ نام نشا تاں

ایسا پھوک جو وہ کرناہ دے اور اقل پھوکاٹے
 قاتل تو بڑا عارض منظر و نا آکھن بارش آئی
 ہولی ہولی بدل و چون ہوا جدول سی وگی
 ٹھہر و ذرا کہا پھر حضرت مر سو پا سزایاں
 اک طرفے ہو رہندے سائے تال میں دیوان
 کہن ہوا کی کوسے اساتوں کتھو بندی ٹنگھ آٹے
 سخت آواز آئی اک ایسی بل ہی زور ہواؤں
 کوئی نہ پچھا قوم کفساروں نافرمان ہی را
 حضرت مؤمن جمع کر کے لیک جو طرفوں باری
 نور الہی مؤمن اندر سینہ روشن کردا
 هُنْ كَانَ اللَّهُ لَهُ الْمَدْحُ س د ا ہویا
 وہ ڈب سے نہ بڑے ہرگز مضم نہ کر دی مجھی
 تا تو بلی کہا میثاقوں میں بھی ہاں ہاں کرے
 رب رسول عشق جنہا ندے دلوجہ ڈیرا لایا
 گر کچھ ذکر نبیاں سدا اجر رہے تھیں منگال
 بیداگ عرسے ہو رہی نے پیتا اہل پیالہ
 تھوڑی مدت پھول حلقہت ہوئی بہت بارہی
 شیطان ہمیشہ بندیاں دشمن اثر دلال پہ پایا

سورہ تیس جتنی تکیے اپرا نہاندے آٹے
 جلد ہی منگو جو اوہ ایہ ہے کہے جناب الہی
 اسکھن حضرت ہوادیکیں ٹھنڈ ہواؤں کی
 مندیاں سارا وہ تلے پیکے چھپا تو چوکھایاں
 طرفاں تن پیاز کاوٹ پتے زناں بیٹھا ورن
 ٹنگیرے منکر ظالم نہ سن خوف خدائے
 کدھ بنیادوں محل درختاں کر دی صغیر مفاؤل
 رہے امن و پیر مؤمن سائے جنہاں نیک عقید
 اثر مولا کے نہ پایا امن و عدسے رب ہاری
 برکت اس دی با پھر رہے تھیں ہوراں تھیں نہ ٹھہرا
 کان گل گواہ سب کوئی اسل دا ہویا
 ملیا حضرت عشق جنہاں نول انہاں قسمت اچھی
 تو را ایمان انہاندی بھائیں یا سے وجہ گھرے
 اوہ دل عرش اللہ دانیال پردل تھو نہ آیا
 طہیل پیاریاں بخشے مینوں کہندا ناہیں سنگال
 مؤمن رورق دنن کراون سخت جبرائی حالہ
 قوم شہود بڑی ٹنگیرے سن بڑے فسادی
 بت پرستی پکڑی طاقت صالح پیغمبر آیا

بیان حضرت صالح علیہ السلام

کو پیغمبر بھیجا صالح اللہ نے فرمایا
 کہتا نہ کوئی پوجا لائق با پھر خداوند سائیں
 حکم امانت خالق دانہ کی زیادہ کرسان

بھائی انہاندے پاس انہاندے ساٹا حکم سنایا
 واحد اوہ شریک نہ کوئی چھوڑو ہوراں تائیں
 پیغام پہنچاؤن دی مزدوری اپر تال شہرسان

یہ مزدوری ہو ہے میری خستہ آپر ہوئی
 کھیتی مال جو دولت نہراں تے ایہ باغ بہاراں
 نرم غذا آواں شرب پوشاکاں پیش خوشی نت کرنا
 پہاڑ تراش نہایت پختہ گھر مضبوط بناؤ
 حق تہاڑے ہوا جو ہووے کرو نہیں وہ ہاتاں
 قوم کفار کہے اے صالح اثر جاڑو تیں ہو یا
 جے پیغمبر کوئی نشانی پھر سانوں دکھلاؤ
 لگے کہن پہاڑ اس دھول ڈاچی کڈھ دکھانویں
 متوجہ ہو کر رب دی طرفہ کردانی دعائیں
 جیوں گراہتاں آکر سنایا اسس موافق ہوئی
 جیوں کھارپ تیوں کیتا پیغمبر نسر مایا یا
 بت پوجاری قوم نکاری نہ ایمان لیائے
 قوم نمودوں ست قبیلے کھوہ انہاں اک آیا
 شتم ہو یا سبب چشمہ پانی ہر حیران سناون
 چنگریاں گھاس نہ بو تیوں ڈر کر کبھی کھجیں گائیں
 ہو گھبرا آئے دل حضرت سب حالہ مبتلا یا یا
 دن دوجے دو دھنیر سائے حکمیں عمل کماؤ
 قائم رہنا وارا پنے پر پھر کوئی مشکل تائیں
 کجہ وقت تک قائم رہندے جو حضرت فرمایا
 سخت ثلثرت تول جنیان دی باقیوں کنول زیادہ
 ڈاچی بانی میندی تائیں اک نے تیر لگایا
 ڈاچی گری تے عمل کرے بھاگ جہانے ماٹے
 حضرت کہندے دن پہاڑ پھیراں جاسو مانے

غصے ہو کر جس تول پکڑے نہیں چھوڑا سے کوئی
 قسم بقسمال شیریں میوے کھاؤ لذت داراں
 سبھے چیزاں چھوڑو ایٹھے ہے ضروری مرنا
 بہر آفت تھیں اس وچہ پچساں نمطرہ نہیں رکھاؤ
 منول حکم خداوند تھلے چھوڑو بریاں ساتھاں
 سانوں معلم ہو یا تیرا عقل گیا ہے کھویا یا
 حضرت صالح نے فرمایا کیا چسا ہو بتلاؤ
 لکھریاں سخن بچہ دیوے تال پتجا کہلا لیں
 عرش قبول پئی درگاہے پڑھلا حمد ثنا میں
 پتھر پھلیا بونی مکی لکل دیاں ہی سونی
 حجت رہی نہ مول قساوی جو کہا سو پایا یا
 واحد موناں شریک بناون نہ دھیاں کون دکھائے
 پیندے پانی مکتے نائیں جاں بونی منہ پایا یا
 ہن کیا کر سال پانی باجموں کیوں کر وقت بہاون
 گھاس نشان نہ چھوڑے بونی کھا جائے سب تائیں
 حضرت کہندے اک دن پانی وار تہاڑا آیا
 اک دن بونی پڑھدے چکے لہندے مال چچکاؤ
 مارن بونی قصد کرو جے مر سو پا سترائیں
 ہو بدظن نبی پسا تہاں اک دن متا پکایا یا
 پی تہاڑ ڈاچی تول مارن کارن ہون امارہ
 دوجے نے تلوار چلا کر بچھول پیر کٹسایا
 ڈاچی مر گئی تے اس پتھر پھپھانس بہاڑے
 کہن منکر کیا نشانی پہلاں موت اتھارے

فرمایا دن پہلے نرخی رنگ موناہاں پر آنے
 فرماوا میں کیوں مرساں پھر حضرت فرماون
 حضرت صالح تجھیں سن منکر گہرا کھوہ پٹا وں
 پارچے کر پاس سر پر لے کیں روٹی پاندے
 بیویں نشان بتائے حضرت صحیح او ہر پائے
 غضب الہی نازل ہوا وحی فرشتہ آیا
 صحیح ناری اک جہرائیے مرگئی قوم کفار سی
 شہر بجز وہ ڈگے ہوئے دیکھن لو کہ مکاناں
 اہل ایماناں بعد ازاں فضل رب بچائے
 حضرت صالح حکم رب تعالیٰ شہرستان سپہ آئے
 دوست رب نامہ بقایہ ایتھے کر کے پوری
 جامع مسجد سی بنوائی اس دی راہی باہی
 بعد ازاں کج مدت بچوں خلق بہتری ہوئی
 نمرود ہوا وہ شاہ زمانے جن راج جو فرے
 کو فرج بن بابل کہند رکھے تخت ایتھائیں
 اس ظالم تے قوم اس دیول رب خلیل پچپا یا!

دن دوپہے منہ زرد ہو گیا سیاہ تیسے ہو جائے
 جہرائی دی اگت بچوں جاناں نکل جا وں
 ہمراہ زناں فرزندال مل کراس وچہا تر جان
 اس تھیں مٹی اوہ پیچ نہ جانے کن تدبیر و طاندے
 دن تیسے حضرت نول مارن گھر حضرت ڈے آئے
 چھت دیواں گھر ال ہلایاں ہر اک باہر کڈھایا
 مر کے مٹی رل گئے ظالم پائے تہر تہساری
 رب منظور نشانی رکھن عبرت اہل ایماناں
 حُب نبیاندی رکھن والا کتے نہیں غم کھائے
 شام ملک سپر اہل ایماناں آکر ڈیرے لائے
 گئے جہاں بقائے اندر بستے جان ضروری
 کہ جنازہ دفن کیتا سی مسالح نبی الہی
 بت پرستی دیول خلقت شیطان ظالم ڈھوئی
 قوت شوکت شمت شکر رکھے بہت و ڈیرے
 رکھے فخر ال ب میں ہی سجدہ کروا سائیں
 ذکر مبارک کرال انہاں بچوں کر لکھیا پایا!

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام!

وہ کبھی شاہ نمرود سے بچم ساہر رہندے
 تباہ ہو دے گا اس دے تھوں راج حکم سب جائے
 کہن بخروئی تن دن تائیں ہوسی ہورون والا
 گراں کوشش گئی بے فائدہ ہوراں دخل کیانی
 کہے بخرویاں تن دن بچپوں لیا وقت یاتا ہیں

بیٹ مانی اک لڑکا آئے بخروئی پشتوں کہندے
 کہند اکثر تک بیٹ مانی وچہ پشت بٹو تھیں آئے
 شاہ نمرود اوہ تن دن تا کر کردا بہت سمجھا لایا
 بیٹ مانی وچہ آ گیا لڑکا ڈھکے ڈھو خردائی
 کہن بخروئی کہا تھکے نہ چلیاں تیں وایں!

حکم کرے شاہ ممالا والیاں پختہ بہرین خاوند
 مان حضرت نور عمل نہ ظاہر کہتا خالق مساہیں
 وقت اس اندر بستے لٹکے ماسے گئے سچا سے
 جس فاسے دھیر جمیاں حضرت نور اول روشن ہوئی
 غار نور نہیں پر پتھر دوسرے گروں سے گھر نور کی
 درویشاں ہوں تائیں تکون اک دن دیکھوں آئی
 پکڑا اٹھایا سینے لایا اجروں اک بھائی
 موقع پا کر فتنے سے دیکھ خوشی تھیں آئے
 والہا بلایا ہم نہیں سے اک دن بی بی کہندی !
 بیٹا تیرا غار پارے چل تہوں دکھلائیے
 خوش نمبری سن باپ حضرت راہ جگہ اندر آیا
 اک دن لہی مانی تائیں حضرت نے فرمایا
 مانی کہندی باپ تیرا ہے رب میرا جو آیا
 نرود شاہے دا ہے رب کپڑا حضرت کے فرمایا
 اس زمانے تاریاں پوجن سورج بت پوجائے
 کر مغرب منہ تاریاں طرف سے سجدہ کرن پوجا سے
 جہول ستارہ قائب ہر با کہن نہا رب میرا
 چند اسمائے چڑھیا جس دم چائن تیر نکلیا !
 غائب چند ہویا ماباں نظروں کھاوں قسم الہی
 چمکیا سورج دیکھ حضرت نے دے خیال ڈرایا
 بہت بڑا ایہ سول ظاہر تیزی نور دسا یا
 قوم میری میں بہت بیزاری پوزیاں شرک کہا یا
 مال ہزارہ گئے در با سے پتہ لٹیلیں الہی !

زندہ ہرگز نہ من نہ دیہ ہویا لکل داسے جا دن !
 جو کرنا اس ہوناں او ہو کون رو کے اس تائیں
 وقت جیسے مانی حضرت آجاندی دچہ فارے
 چائن دیکھ لپٹیا کپڑے دیکھے ہور نہ کوئی !
 شاہ ظالم تھیں ڈر کر بی بی رکھیا بھیت بھائی
 دو انگلاں درود شہدوں بھیراں کسے چمکیا
 اونوں چھوڑ گھر اول آئی بھید نہ سمجھے کائی
 گز گیاں ست برسوں بیوں نہ آئے تے جلتے
 تیتول بان سناواں تھنی جو تھیرے دل رہندی
 ڈر نرود اول ظاہر نہ کیتا ہن اس گھر میں لیا سے
 بہت پیاروں ساتھ خوشی سے گھر دیو چہ لیا یا
 یا آئی من رنگ کون تیرا رب آ یا با
 پچھیا باپ میرے رب کپڑا پھر نرود نکلیا یا
 چپ ہوں بھرائی سن کے کچھ جواب نہ آیا
 نرود قائل بھی پوجا کر سے پوجا رب نہ کائے
 ایہ رب ستارہ میرا حضرت دیکھ چکا رہے
 کدے دستے کدے قائب ہوں میں رب او چہرا
 چند پوجا ریاں دیکھ حضرت نے بھیا ایہ رب آیا
 دکھائے جسے رب راہ نہ سدا قوم رہاں گرا ہی
 پوجا ریاں سورج دیکھ کہن پھر ایہ رب میرا آیا
 غروب ہویا پھر کہندے حضرت یہ بھی نہ رہا آیا
 زیر اسماندا جو خالق میں سے اس پوجا یا !
 نرود تخت پر بیٹھا ڈٹھا بہتی شکل سیاہی

صورت خوب فلام کینراں علقہ گردنسا یا
 ایو خداوند ہے سہنا نلاس نول میں مہکاون
 ہس کرنی علیل الہی کہندے مانی تائیں !
 قوم میری میں کراں ہایت حضرت نے فرمایا
 رتہ سدھا سبیر سے نے منیل ہے دکھلایا
 کہن ساڈماں مہوواں نول مہول کیوں میں کروا
 حضرت کہن نہیں ڈرتیاں طاقت کیا اتہا میں
 آرزو نام جو آپ نبی ما بت اُس بٹا بسا یا
 قوم اپنی تے باپ اپنے قل حضرت کہن سنا کے
 کوئی جواب مہول نہ آوے آخر ایہ سنایا
 حضرت کہن انہاں نے ہر گز راہ توحید نہ پائے
 کہ جواب حضرت سے پاسل گئے کہن نکاسے
 کریں مہول اساتے تائیں ما میں سچ بسا ندا
 زمین اسماناں اندر جو کچھ سب بسا ون والا
 منول قسم اُس ذات ربی دی کوئی تدبیر کراساں
 اک دن مٹک خوشی منا ون کرن بٹا ندا میللا
 میں بیمار نبی فرمایا پا منع فر آ ون با
 رکو کندھے ہتھیار اوہرے تے پھیراں آجا ون
 بت خانے ری پوجا والے کرن پوجا جاں آئے
 مہووا ساٹے توڑ گوانے کس ظالم دا کارا
 ابلا ایم اسٹریاں بٹاں ہے سی بٹا سنا ندا
 عدالت وچہ لہجا کر چھین کیا ایہ سہے کم تیرا
 نہیں اعتبار تے پھیرا انہاں و تن توڑن والا

دس مانی کون کوئی ایہ مانی آکھ سنایا یا
 ارو گرد سب بندے اس سے اسوں بٹن بٹن
 داد واہ اس سے بندے سونہے کپ پوتہا کیوں نہیں
 بت نہ پوجو پوجو رب نول میں جہاں بسا یا
 شریک نہ اس سے ساتھ بناڈ ہے اُوہ واحد یا
 بہت ایندا دیوں تھتائیں کیوں نہیں قول ڈروا
 دے سکن جسے ایہ تکلیقاں علم دیندار رب سا میں
 دو تہاں اکھا تو چہ عمل لگا کے بنا سوار سہایا
 تائیدہ کیا تاتول دیتے پوجو آپ بنا کے
 دادے باپ پوجیندے ساٹے سناں دیکھ پوجیا
 نقصان نفع بے جان بٹاں میں کیا کسے نے پائے
 توں کوئی سچا راہ لیا ندا ہر حیران پکار سے
 حضرت آکھن سچ کلامل ہم میں کساں سنا ندا
 عبادت لایق دیاں گواہی اوہا لہر تعالیٰ
 جدوں انہاں قصں غافل ہو سو بٹاں توڑ گراساں
 باپ کہے چل اہما رہا مہندا پسا کوسلا با
 ساتھ ہتھیار توڑ سے بٹا پھوڑے ہاس سے پھروا
 کیتی سوچ دے دچہ حضرت شاید نصیحت پا ون
 دیکھ بے عزتی سخت اتہا ندی ہر حیران سناے
 بت توڑن دی قسم جہاں سے نئی کہن اسکا سا
 پیش کر را س رہ عدالت ہر کوئی لول سنا ندا
 فرمایا ایہ توڑے ہرین جو سے دچہ روڈیرا
 کروٹی سے خود دتن گزریا اپنا حسالا

شرم کنزل سر نیماں کر کے کہن حضرت دیتا میں
 نہ نفع نقصان پہنچاؤں فائدہ کیا پوچھاوں
 سمجھ گئے تبت اس نے کوشے تال پھر لہل سا یا
 ہوش مند سے آپس اندر کہن صلاح بنائیے
 وہ میدان پر طرف دیواراں کر مضبوط بناؤں
 آگ جلاؤں کہ تدبیراں حضرت نول پھر پاؤں
 اسے آگ ٹھنڈی ہو سلامت اللہ نے فرمایا!
 حکم رہے تھیں عہدا بالین قیام بائع بہاراں
 بزعمان زنجیر جو بٹرنے بدن سلامت تارہ
 چشمہ نکل ٹھنڈا پانی پاس حضرت بسے آیا
 میثاق اندر دست دیہار سے بی ہے اس جا میں
 قربانی نذر دیاں رب تیرے کہ ترو دنگیاں
 کہن حضرت نرود ظالم نول رب قبول نہ کروا
 عزت دیکھ ہی دی پھر بھی نہ ایمان لیاے!
 بیٹی سی نرود شاہی دی دیکھ ایمان لیسائی
 ایک نصیب جہان سے ہے سن کچھ ایمان لیاے
 سوا اپنے پھول حضرت پھوڑ و ملن ٹراے
 جنائین الوجہ شہراک آیا بندے نظری آوں
 اسے کپڑے پہن غلاتی ہے اک طرفے ہماندی
 غاوند پنی سریشوں پکڑے آتول جلاؤں سا سے
 با نقاب چہرے شہزادی غاوند لڑن آئی

توں خود جانے بول نہ سکن پھینچے کیا اتہا میں
 کرو عبادت و امر خالق پھر حضرت فرماؤں
 بے انصاف نہیں شک توں میں حضرت نول فرمایا
 معبوداں اپنییاں کہیے مذد ابراہیم جلائیے
 نرودی قوم اتقاؤں پاس نول بالین نال جلاؤں
 دیکھ یہ حالت گل ملا یک سجود رب کراؤں
 آپرا براہیم ہی دے حکم الہی آیا!
 حضرت بیٹھے جنت اندر گل کھڑے گزاراں
 کس نول طاقت اتنی رحمت لکھے کرازارہ
 نہ گھبراؤں پاس فرشتہ حکموں رب پہنچا یا!
 ہوجیران بے سب کافر ڈٹا شان جہان میں
 چار ہزار گائیں رولہ رب سے اس نے ذبح کرایا
 باطل اپنا مذہب نے چھوڑیں رہیں جہنم سڑوا
 بے نصیب نڈل دے کافر سمجھن نہ سمجھانے
 پٹھایا کہ حضرت اسنول رحمت تو نہ سلائی
 ہتھ ہدایت پاک ربیدے جنوں راہ دکھلائے
 خوش رہے و چہ مال پور دولت خویش ہو رہیہ جلائے
 بہت ہجوم کٹھی جاندی انہاں طرف سدھاؤں
 پیچھا حضرت کہن گے دوسری شاہی جو کھانندی
 مل کر حضرت ساتھ اہاندر سے بیٹھے اکت کنا سے
 منہ حضرت دیکھ کہے پھر مریاں لوڑ نہ کاٹی

رسم مطابق شاہ شاہ نے دو مال عقدا پڑھایا
 کچھ دن رہ کر صوم سمیتاں شرف شام سردھایا!

بیان در پایش کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پندرہویں باب

مصر شہر کا حاکم ظالم عداس دی جاں آون با
 شاہ سقیال جاں سکن بی بی دا مجلس طلب کر اندا
 پاک خداوند پر زہ چا کر حضرت حال دکھایا
 چامیا پھر دو بارہ پکڑاں رب زمین دھسایا
 بی بی نول تراون لگا تیری عظمت عالی!
 دھتیاں وراثت اگل اہی سب ل سبھا لگائیں دیتے
 تیک ڈٹھی حال نیت اس دی بی بی بات بتاں
 طلب کیا حضرت تائیں کہنا بخش خطائیں
 جبرائیل الاء ہوں آیا بعد سلام سنایا!
 سکن کر محکم شاہی چھڑویندا رحم ہی نول آیا
 دعا حضرت تھیں صحت پائی کھڑے شکرانہ
 حضرت کے اس راہ آون تھیں شاہ ہر ایتیاں پایاں
 ہر بھی حکمت حضرت تائیں ملتی سی سلطانی
 بی بی ہاجرہ سارہ خاتون حضرت دہاں لیجاون
 ابراہیم بی فرمایا سائوں رب دکھایا!
 اک دن خوشیوں حضرت تائیں راہ خاتون بی بی
 فلسطین شہر دسے اندر لگے حضرت رہے
 بیت المقدس بن حسن با گھر قبلہ رب بنایا
 اسے تحلیل تیرا ایہ قبلہ تے قبلہ سب بیجاں
 پھر بابل وچہ جا کر حضرت رب دا حکم سنایا
 میں پیغمبر بھیجا رب دا منوں حکم رہانا

پکڑا پائی دوہاں تائیں شاہ سے پاس ہنپا ورن
 کسے علیحدہ حضرت پاسوں تلوت طرت لیجاندا
 ستمند لڑا کیجاول بی بی بازو رب سکا یا!
 گوڈیاں تیک گیا دھس دھرتی اکتیں نور گویا
 میری لوبہ لکھ لکھ واری بخش دے رب والی
 ٹھل جواگے میں کر بیٹھا کریں معاف تفتھے!
 خداوندیلا دوست رب دا بنا کہ کر ہے دعائی!
 حضرت کہن نہیں دل میرے ہے تمہا لہ نہائیں
 بادشاہی تیرے دے سبے کر کرو معاف بتایا
 ادھی چھوڑ دتی اس شاہ نول دخل کوھی بیپایا
 خدمت سارہ ہاجرہ بخشی جس دیاں عالی شانان
 طفیل بی بی سے ہر در اتاں اللہ پاک بجایاں
 نالے حاجرہ مؤمن مائی اس راہوں تھو آنی
 راہ کنعان اندر پھر مارا گزر بہاں ستاون
 پروہ جو د پیر تیرے میرے کے فضل اٹھایا!
 ہاجرہ بی بی بخشی تینوں کہندی تیک لیبی!
 ہر اک تائیں حکم رہیے گئے حضرت کہنے!
 حکم رہے تھیں جبرائیلے پھراک دکھایا!
 رب فرمایا کریں ہدایت نرو دے قریں بھیجاں
 نہیں پڑیا سے لائق کوئی باہر بھول رہا
 نرو دیکھانہ حاجت رب دی اسمان پرین جانا

کراں لڑائی مارتیرے رب قبضے کراں خدائی
 طرف اسمائے تیر چلایا تیر واپس پھر آیا
 سمجھیا مطلب پورا ہوا طرف زمین دے آندا
 کہن نکالے ابراہیمال باز لیا رب تیرا !
 حضرت کہا رب میرا نہ ہرگز مرے کدائیں
 مزدو کہے کہو رب اپنے دل سے کچھ ہے وڈیاٹی
 حضرت کہا فوج نکالیں زور اپنا از مالوں
 سٹھ لکھ فوج اسوار زرہ لاو پھر میداتے آون
 ہر اسوار اپرا مرے مجھ ڈنگ چلا ندا
 پھر اک کمزور اپاچ جو سی شاہ سمجھنا ندا
 سوانہ دن تے راتیں مقرر اسے نول کھاندا
 کون ہدایت ہر ہر تائیں حضرت واپس آئے
 کرباں والی رات مبارک نور حضور پیارا
 نور اللعبد دی خواہش بی بی سارہ تائیں آئی
 یہ سہدی سی فکر ہر دم میری دولت کئی !
 نور نبی جس بیانا تائیں چین کیوں اس آئے
 باہجھوں نور نہ سینہ روشن باہجھوں نول اندھے
 ایہ نور ایمان دلال وجہ عشق حضور گاندا
 غوث طلب او ایہ تمامی نور ول باہجھو کائے
 نور الہی چمکے دل وجہ دنیا جس منٹائے
 موٹاں دلنول نورال اول جوین ترس کلاماں
 انسوس اس نور ول سارہ بی بی ہجھوں مینہ سارہ
 نول بیٹھ گزرن چھوٹا حضرت اسلیسے

کرتدیر لگا پھر چڑھنے کر کے منتر کھیلائی
 خون آلودہ کر کے خالق پھر اس نول دکھلایا
 کرتدیر خوشی تھیں اتنے سے بھانے نہیں سماندا
 بھرو یا تیر ہودا دیکھیں زور بڑا ہن میرا
 دایم تائیم باہجھ نہ اس سے رسمی کوئی سدائیں
 فوج گھلے دل میریاں ذوال اکھیں کرے طانی
 میرے رب ہی فوج اسکی نول نہ تاب لیا لوں
 سٹھ لکھ مجھ پھر بھیجا رب نے اک اک اپر دھان
 گوشت پوست تے رگ آنتاں ہڈیاں بھی کھاندا
 ران اپر مزدو سے بیٹھا پھر نک اندر جاندا
 نوکر پر مار کر بندے ماریدا مر جا ندا !
 خوشیاں کر دی سارہ خاتوں اہل سمجھے ہمسائے
 ہاجوہ دے وجہ شکمے آیا جا گیا بخت ستارا
 نہ ملنے تھیں رنجی ہوئی ہور نہ بھانے کاٹی !
 ہاجوہ لٹی امانت میری تے میں طالع پٹی !
 گھڑی شکمے کئی سالان دانگول جیوئی سمجھانپائے
 جس گھٹ نور نہ ظاہر ہو یا کفروں لگے جت سے
 گریہ زاری سے وجہ عمرال جاندا وقت دیہاندا
 نوروں باہجھ نہ سوئی سالک کسے مراتب پائے
 نفس اماں تھر شیطا نول ایہ نور بچلے
 حلے نکھال پاک بنیاں بناں غلام نکلاماں
 رہی نہ عالی بہت انوسول آخر مقصد پایا
 وجہ جہان پیدائش پانی پانی خوشی غلے

دیکھیا بی بی سارہ خاتون جاں اوہ نور خزانہ
 جھلیا جانے نہ غم تہیں حضرت کہے سنا کے
 بیٹوں پھر ایہ نظر نہ آئے شاید ہے چھوڑیواں
 آیا حکم ہے ما مرضی کر یو خاتون سارہ
 من رضا الہی حضرت پھر دو اونٹ منگائے!
 دو بے آپر خود پڑھو جانے کے کچھ سوج لائے
 اسمعیل تے ہاجرہ تاہیں چھوڑا اس جاگہ آون
 صفاروہ پر ڈھونڈن پانی دوڑ ڈھونڈتے ملال
 پانی باہجھ تڑندی تہی لے نہ خالی آئے
 لکھ شکرانہ پڑھدی بی بی دیکھ پتھر دیاں تھاناں
 اک دن رب سبب بنایا بڑے سوداگر آئے
 لے جانے بی بی ہاسول انہاں ڈیرے لائے
 ہاجرہ اسمعیل جھڑائی کیتا تنگ خلیسے
 ایسے لہرا آون تے جاوے وقت گزرتے ٹاون
 پاک بیتاں تھوڑا تھوڑا ذکر کراں دل کروا

دو پتھر سنگ بنی پیر سینے بیٹوں کر پتھر تھانہ
 بیٹا تے بیٹے دی مانی جھگل چھوڑو جا کے
 ردون لگے کن نبی خدا سے یارب کیا کریواں
 جیوں ایڈرا تھی ایسں ہی راضی کر یو غدر نہ چارہ
 اسمعیل تے ہاجرہ بی بی آپراک پڑھا سٹے!
 ان جن جاگہ خانہ کعبہ ایتھے حضرت آئے!
 بی بی ختم ہریا جاں پانی پانی کتے نہ پاوون
 چھوڑیا جھگل اسمعیلے وچہ آفات ہزاراں
 پاڑاں اسمعیل تہی دیوں ز مزم رب وگسٹے
 میرے الہ منجھ دتا بیشک نور خزانہ
 قاتلہ پانی تھیں ترہا یا ز مزم چاہ دسا تے
 پشتم بنے تے وپچے بی بی اپنی گزر کرائے
 لے اجازت سارہ ہاسول لے کے اسمعیلے
 بطور نمونے لکھیا جانن جو جھاناں پاوون
 حُب ہے دل گل نبیاں دی ہر ہر داہن بردا

بیان قربانی حضرت اسمعیل علیہ السلام کا اور فضیلت قربانی

کر قربانی کہندا کوئی سا تھا آواز رسیلے
 آنا مال خلیل نبی نے کر دتا کسر ہانی!
 اسمعیل تے ہاجرہ بی بی طرفے فجر کے آون
 دنگ ہرے چند دیکھ فلکد اواہ واہ روپ الہی
 عینر مشک لگانو شہونی بیٹے اسمعیلے
 کھاوون جائیے دعوت لکر ٹوریں دینہ لائیں!

وچہ حدیث آیاتن راتیں ڈٹھی خواب خلیسے
 ہر دن دو سو تھال دنال وچہ چھو سوشتر پچھانی
 چوتھی شب فرزند اشارہ خواہوں حضرت پاوون
 نوال سالاندی عمر مبارک اسمعیلے آہی
 حاجرہ بی بی نول فرمایا حضرت نبی خلیسے
 آکھیں اس دی ٹرہ پانویں پاک پوشاک، نوال

بی بی حکمون غسل کریندی ٹوریا اسمعیلے
 چھری رتی پھر نفل چھپا کر نبی خلیل لیاندی!
 شیطان کہا پاپ بیٹے تول بی بی ذبح کرے
 پچھلی عمرے اتر بیٹا ترس دیاں جس پایا!
 تے ہن اس تول ہا بھگتا ہوں کیوں کر ذبح کرے
 کہے بی بی جے حکم ر بے دامیر اندر نہ کافی
 رہنا ہی دھیر راضی ہر سال میر دیسے گامینوں
 منیانت کھانواں سمبیا ہوسیں شیطان آکر سنایا
 اسمعیل کہا پو میرا کسے کدائیں آوے!
 نہ اعتبار جو ہا بھولوں بہوں میں پر چھری چلاوے
 شیطان کہا رجب حکموں میشک ذبح کر اسی
 اسمعیل کہا سب حکموں ہر دن جے لکھ جاناں!
 لتا جاندا مگر تو دے اسمعیل پیسا رابا!
 تیوں ذبح کرال سب حکموں راتیں سفنہ آیا
 اسمعیل کہے اے بابل کر چوں حکم ربانا
 میر کماون والیاں وچوں نشا اللہ پانویں!
 قَلَّمَا أَشْكُمَا وَتَلَّكَ الْبَيْتَيْنِ وَتَوَلَّيْنِ عَوْشِي رَضَاوَل
 امرالاول ڈھل نہ لاتوں بابل عمل کسانا
 پیر شہر تھریسے تول بابل کہا اسمعیلے
 تھی جمان کنڈن تھیں بل کر کپڑے دلع نہ لاناواں
 کہے ذبح جال میرے تائیں حضرت گھر تول ہاویں
 کہ مضبوطیے تول حضرت بعد امتعال ہیراں
 گردن تانبہ دانگ ہون نہ کئی حکم الالاول

کہندی کھان منیانت جانویں اپنے بارہیلے
 ہا جہہ بی بی ہاسوں شکھے شوقوں وہاں تکاندی
 معاذ اللہ کتایہ ہو کے سن بی بی فرمائے
 ہر دم وچہ جہانی رہندا شوقوں دیکھن آیا!
 کہے شیطان خلیل نبی تول حکم اللہ فرمائے
 او ہر دیوسے او ہر دیوسے ہوراں دخل نہ نہائی
 اسمعیل طرف پھر آیا آکھے آکھساں تیوں!
 ذبح کسے پو تیرا تیوں کسے ہتھسائیوں آیا
 وچہ جہانی میری ہر دم غم تھیں نیر دیاوے
 میرے ہا بھرنہ دوجا بیٹا پھر کسوں گل لاوے
 بھالویں سچ نہ نہیں میرا وقت مرے پر اسی
 واری واری گھول گھمالوں کرال مذہباناں
 کہے خلیل میں اسمعیلا ڈھٹا خواب اشاہ
 اس سقننے دی سمجھہ حقیقت دیر جواب بتایا
 جیوں ڈھٹا تیوں پاسین بابل جلدی ذبح کرانا
 دوساں شیطانوں پھنا بابل حکموں عمل کماوریں
 زمین طرف منہ کیتا بیٹے رحم نہ پوسے وفاقوں
 رکھیں یادایہ میریاں عرضاں جلدی حکم جہانا
 کہے منہ زمین دل میرا پھیر چھری کر جیلے
 بے ابل بدنامیوں بابل خوف ظرا ہی کھانواں
 مال میری پیرا ہن دینا میر سلام سنانویں
 گردن چھری چلاوے زوروں حضرت کئی کئی یوں
 جیوں جیوں کئے تیوں تیوں ثابت حکمت پر واپوں

ایہ کم ابراہیم نبی واپسندہ اللہ فرمایا
 اندر خوب نشان ہو داجیوں کو نظر نہ آیا
 رب کہہا از ما پیش میری مخلص تہدہ بنا لو ال !
 دنیہ لے حضرت جبریلے پھری دے پیٹھ کرایا
 کیوں ہے حضرت نبی محمد شیت اُس کے تھیں آنا
 نعم نبیاں سرور عالم صلے اللہ سے تائیں
 اصحاب اول حضرت کہندے نبی خلیل الہی !
 بہت فضیلت قرابندی پاک نبی فرمائے
 اک اک بالوں اک اک نیکی ابو نوابوں پاسے
 طاقت ہندیوں جو نہ کرسی سرور حکم سنایا
 دس تار بھول بارال تائیں جائزے قرابانی !
 گشت گھل پیشاب گو بر پٹھ کیا تو پہ تلو دن !
 عید پڑھن تھیں پیلے کھانا ناہیں چاہیے کھانا
 پاک پوشاک غسل کر جائے جتنے قدم اٹھائے
 ہر کلمہ جو خطبے سنیا خاطر عمل کھاؤں
 بھینس گانے تے بل دوسالاج نرے قرابانی
 خوب پئے تال چھ ماہ جائز کتب اسلام لکھایا !
 دیکھ کن سنگ نہ ٹٹا ہودے نہ لاغر بیماری
 قرابانی دے عیڑ سے داسحق جو مقدار دکو سماں !
 طالب علم دے سے عربی ایر بھی حق رکھاؤں
 ایہ قرابانی جانور الہی سبق ہے اہل ایمان !
 وقت دانش نر زہرہ جائے بولے بولے سیلے
 کر کردیال سب شہیدال نشان تھیں چایاں !

خواب ہو کر کسک دکھائی ڈٹھا جیوں کرایا
 صحیح ذبح کرن دیر یے خون نہ ریب دکھایا
 حکم قبول کرن دابدہ قبول اچر دیواواں
 بیٹے باپ بلند مراتب دے کر قدر بڑھایا
 واہ سبحان اللہ کیا فضول والی درجہ پانا
 اصحاب نے عرض سنائی قرابانی حکم سنائیں
 یادگاری یہ سنت اُس دی مساکے کارن آہی
 جانور جو قرابانی والا بال جو اُس پر آئے
 قرابانی کر دے طاقت ہو حضور تاکید کر لے
 عید گاہ آون حق د اُس داسنت امر بھلایا !
 عید مبارک دے دن افضل کہیا نبی رحمانی
 عشر اندر وہ حساباں عملاں ساتھ لکھاؤں
 تتر برس دی بندگی جتنا ہے اُس درجہ پانا !
 اک اک قدموں دے نیکی ابو خدا تھیں پاسے
 غلام آزاد کر اؤں جتنے اُس دے سے تھماؤں
 ذنب چھترہ بھیر جوتازہ سے بند رست بھجانی
 بکرا بکری سال پورے دا جائز ہے فرمایا
 ادھا کاٹا تے جو لنگاں منظور نہیں رب باری
 میکن یتیم اڑھے تے لولے جو بیوہ عور اتل
 حق دار اڑھے تے نہ بھنو پاک نبی فسداؤں
 تن من دھن کپش ریبے ہو ذبح انساناں !
 پت بھر بھتیجاں لاشاں تے ہو ریار ر ٹھیکیلے
 خود بھی جان پیاری واری لایاں توڑ پڑھایاں

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بتائے کلام

با فراغت قربانی یقین شکر خداوند کریم سے
 اک دن جبرائیل الایوں ان سلام ستایا
 بدل سانچے نظر جو آپ سے اس ہمراہ سدھاڑ
 جبرائیل لیامے پھر غیسل الہی لاوں!
 پھر لاوں گے حضرت دونوں کرن دعائیں
 جوں کہ جبرائیل بتایا توں تمہیر کہ آیا!
 ٹھیک دتا کہ اسان کھانا ایہ گھراک رکھانا
 قیام رکھ تے سجدے والیاں خاطر ایہ گھرا آیا
 باپ بیٹا پھر کرن دعائیں اگے اللہ تائیں
 یار رب فضل کریم یقین میوے رزق کھلائیں
 رب فرمایا جو کوئی منکر نفع دیاں دن تھوڑے
 فرمایا ہن کریں آوازہ آدھج ایسا من!
 رب فرمایا ہراک جانی ایہ آواز پچاسال
 خلیل آواز کرے اوہ جاندی خلق جتھوں تک ساچی
 اک دن کہن خلیل الہی الہی من دعائیں
 کہہا رب یقین نہ تینوں پھر حضرت فرمایا
 اٹھدے چار جناور پکڑیں حکم الہی آیا
 پھر مار آواز بلانوں انہاں دیکھ حکمت میں دور
 کوا کیوتر مور مرغ نول فزع خلیل کراندا
 اک اک نول پھر پاس بلائے واہ قدرت بتائیں
 اڑ کر پاس نبی دے آدن میں نول آپ بلاوں

آسجی بی سارہ طرفے نئے حکم امر سے
 تیار کرو جانانہ کعبہ المدینے فرمایا
 قبل کھڑا ہوئے جس جا گھر جا گھر اس بناؤ
 مذکورن فیض اللہ بھی متبرک جگہ بناؤں
 کریں قبول تول سننے والا حال جاتے رہ سائیں
 بن چکاتال حضرت تائیں حکم الہی آیا!
 میرے ساتھ غم یک نہ کرتا تھے طراوت کرانا
 بہت آداب ثمرت ہے اس والمدینے فرمایا
 ارحم اکرم خاق رازق امنوں شہر سائیں
 جو ایمان لیاوے میں پر آپہ روزہ سائیں
 پھر ربی بگر وچہ ورنج پاسال حکم جہان سے
 کہ خلیل آواز میری ایہ ہے جسے کس ہائیں
 پودائے دی پستے مانوال رحمان سپہ ستاسال
 اللہ فرزند کیتا حج آو لیک کہن سن حاجی با
 مرے کیوں زندہ کریں فرمایا رب سائیں
 حق تیرا یہ حق حکم ہے دیکھاں دل وچہ آیا
 کہ کے ذبح جو ہراک ٹکڑا رکھ پہاڑ طایا
 آدن دوڑے پاس تیرے اوہ دیکھ کریں خود اوہ
 سر چو ہا ندر کھیا اک جا اعضا الگ رکھاندا
 کھڑا ہوئے سر چو ہاڑے جڑن لعدنا سبائیں!
 حقیقت زندیاں ہوں ڈھکی لکین بلینوں پلہوں!

مال اسباب خدا سے ناموں حضرت بہت کثاوں
 کھان برپوشانی حضرت تب تک روزہ رکھن
 زیادہ عمر و ڈیری پر نہ ہو راولا د خلیے
 گائے بچھڑا بیٹے وانگوں شوقوں بی بی پاپے
 سمت دن رات مسافر تائیں لبیا نبی خلیے
 حکم المدین میں یا سال بندے بڑے جوان سائے
 بدمرد بچھڑا ذبح کر بندے بھن کباب بیائے
 کہن مسافر قیمت تنوں دے کر کھانا کھا لوں
 کہن مسافر کی ہے قیمت حضرت نے فرمایا
 سن کر حیرانیل کہا پھر حضرت نبی خلیے
 فرزند ہدی گھر تیرے حضرت نام اسحاق رکھانا
 دانگ مسخرین کر آئے کھانا نذر کھو ہے
 قوم کفاروں انہاں تائیں اسین بجات دلائیے
 سن خوشخبری پت پوتے دی سارہ خاتوں ہستی
 خاندان بڑھا بہت میرا سببی بی بات سنائے
 برکت رحمت اس گھرا پیر الدی پاک پچھائی
 بچھڑے ٹھہرا لیں گرا کر حیرانیل پکارے
 گھر حضرت ایک نم خشک سی پیر حیرانیل لگایا
 حیرانیل کہا کھانی بی بی بی نے پھل کھایا

سکین قیم مسافر پورہ تائیں بہت کھوا ورن
 حال تک ملے مسافر تائیں تکھے کھانا نہ سنن
 پتہ سارہ تائیں دتا نہ سی رب خلیے
 پتے دانگ پیار کریندی تھیں کاپ نہ لے
 لفظہ رکھن کھان نہ حضرت بتائے بے بیٹے
 سلام علیکم کہن بیتا و علیکم نبی سنائے
 گراؤہ کھان مسافر تائیں حضرت جان پھائے
 حضرت کہا وہ قیمت نہ انکار کرانوں
 پھر سہ ماہ کھانا کھاؤ بعد الحمد سنا یا
 ملک اسیں خوش خبر لیاے بچھڑا رب خلیے
 تے یعقوب ہدی پت اس واجبے حدشان بنا یا
 شان شہر پھر لوط نبی ول حکم رہے تھیں جاپے
 لے اس ظالم ہنگر قدیں نام نشان مٹا ہے
 ہیں ضیف بیٹاں گی بیٹا بات حیرانی نہ سنی
 کہے فرشتہ حیران نہ ہو رب جو چاہے ہو جائے
 بی بی سارہ کہا نکا دس نشانی کافی
 قدر یادین اللہ اللہ حکموں نذہ ہو دو پاکے
 سر سبز ہوئی او حکم رہے تھیں پتہ پھل دسا یا
 لے فرزند تسال ب کہن جن نے حکمت بنا یا

بیان حضرت لوط علیہ السلام

لوط نبی سے گھروں سے اسلام سنائے
 ساتھ حفاظت رکھے ساتوں کھانا اچ کھوائے

اس دے بعد لایک نوری شہرستان سدھائے
 آکھن ایسا ہے کوئی بندہ جو اسل رات رکھائے

حضرت لوط تکن دل چہرے واہ عجائب شکلاں یا
 منظر کپڑے پہنے ہوئے اک تھیں اک کمالاں
 قوم کرے دبدی انہاں تھیں سیول کر رہ فرمایا
 سخت بڑا دن سے اچ والا کیوں نہاںوں کھال
 آنرا ندر گھڑے گئے کرن مہان تواری!
 حن جوانی نہا نندی ڈھٹی قوم کنساراں
 انہاں نول سچاں حضرت کہا منوں میرا!
 جو رہ بھیجا حکم سنا نواں سا تھا مات سارا
 شہرستان جوار وارا با اچھ سدوم شہر دے
 بے عزتی کرن سو را اگر ماہنیاں کرے دور جھایا
 حضرت کہا بیزار تساں تھیں میں کاری ہاوں
 چوں تے جو ساتھی میرے بخش نجات غفارا
 دروازہ توڑن نہ منہ موڑن کہن میں قمر سا نول
 حضرت کہن مہان میرے نے بدیل بچھ لیتا ہیں
 حاکم واکوں رعبے کھاوں کہن نبی سے تائیں
 قدو کریں نہ مول! انہاں دی رکھیں یاد پکاراں
 مرضی نفس بھلائے ظالم اثر نہ بات نبی وا!
 نرم جواب کریندے حضرت فرکیاں عقد پڑھاؤ
 تم محمد سرور والی اللہ قسم اٹھائے
 حضرت تبت کرن نہ من مہانل پردھاوں
 تھیلی واگ ہو یا منہ سہناں کچھ نہ نظری آئے
 حضرت تائیں کرے طعنہ یہ مہان جو تیرے
 اکھن لوط کہیں مہانل محنت دین اسانوں!

اچھ دریش کے نول اتنی دیکھ ہون تک متھال
 پیا اندیشہ حضرت تائیں دیکھ مہان حوالاں
 طرفے لوط گئے مہاں بھیجے دل فکران و مہ پیا
 گھر کھال نول موڑتے ہتھاد دشمن کافر نکھال
 حضرت سے گھر کا فری موی خبر کرے جاتا ندی
 حضرت سے گھر نوجو شول آئے کم بوسے بدکاراں
 بدیل بچھوڑو ڈر و خدا تھیں اس ما غضب ڈیرا
 کمی زیادہ کراں نہ ہرگز سر تھیں لاہتواں بھارا
 شہریت تھیں دل مرطل نہ دشن نظر تائیں کرے
 ظلم انہاں تھیں تکی خلقت کر دے بیجا یاں
 بدکاراں میں ب تساں نول سے قہر تھاروں
 ہر دم فضل تیرے یاں آساں کتا حکم ستارا
 حضرت کہن بے طاقت ہوندی ہیند امور تسانوں
 بے عزتی نہ کروا ساڈی ڈور خداوند سائیں
 تینوں منع کیتا کئی واری کہیں نہ کچھ سائیں
 تینوں کی جو ساڈی مرضی کر ساں ہومو کاراں
 یہ فعلی پر پختہ قائم گنبد بہت عقیدہ
 کہو تبول جو کہاں تسانوں مہانل بدل سے جاؤ
 قوم جو لوط پیہر والی راہ گمراہی پائے
 ناں حضرت جہر ل انہاں پر لک اشارہ پاوں
 کہن حضرت نول ساتھ جاوے نول کیر کوئے
 جاو کارن پاس بلائے کر ساں تنگ سویرے
 توبہ کر ساں فعل ہے تھیں اکھال توح تسانوں

منہ اُپر پر لا جہر پیلے پہلے موافق کرتے
 بدن انہاں دا خشک ہو یا پھر توبہ تائب کر دے
 دروائے شہر کرن بند آکھن راتیں نیکل جاون
 حضرت جبرائیل فرشتے حضرت نول فرمایا
 پیچھے مڑ کر دیکھن تائیں فضول ب بچلے
 غلطی رات گئی لے جانے حضرت اہل ایمان
 ساتھ نبی دا گیا دور اٹا دن پڑھیا جس ویلے
 بدکاراں دیاں دستیاں مٹھول پکین اٹھلان
 اماناں نہیں پراہتاں سے ایٹ تپھر برساون
 پھر تخت زمیں اٹا کر رکھیا چول لہر فرمایا
 ہن اس جگہ پانی دوشے بحرے لوط پکارن
 دیا واسا کی بھواسہ بھل دوجہ وقت کو اسے
 اک اک سانس جو قیمت والا خرین رقم لیاٹے
 سر نول لے لگ پیراں تائیں گل لھنا جو آٹے
 اک اک مال جو جھم تیرے دا کس دی یاد پکائے
 کس کارن تہہ پیدا کیتا نول کی کار کماٹے
 کس دی خوبی جمال اندر کس نے رزق اپچائے
 سخن دشمن دنیا اندر ہون سب ازمانے
 جمن مرن نیرا تہہ کس دے کس نے لیکھ لکھائے
 نفس شیطانی تیراں پاسواں فضول کون بچائے
 نظر وال بہ پاک سبے دی مطلب نیت پائے
 کفرول گنگا بولا اندھا منافع عمر گوائے
 سوچ کلامول ظالم تو مال کیوں کرن سترائے

پھر پکین واقفہ کریند وقت گئے محل بیتے
 پر جہر پیلوں ہوئے رافعی طرف مڑے پھر گھڑے
 صبح ہوئی تال بدلیساں مہالوں لوطا تاون
 لے جالینے اہلاں تائیں حکم خدا دا آیا
 شام یا مہر کٹھے جانا حضرت حکم بجائے
 مری کھاراں دے رنگ پوری بن عملوں گیا ماناں
 جبرائیل آوازوں بچٹے لگے پتے کویلے
 ٹائیک ٹوسی کئی کواں تک طرف اسمان لیاون
 ہریراٹ اُپر تل ہر طاہر ہر اُپر چاویں
 حساب غلاب خداوند جانے یا جہاں پیدا یا
 رب موجود نشانی رکھتی عبرت بندیاں کاون
 خالق خلقت پیدا کر کے اپنے حکم سنانے
 ذرا ذرا دیکھا ہوسی دم کتھے تر چائے
 ہن اکھیں کن منہ کی پڑھیا پیر تہہ کٹ چلائے
 طلب دیدار مینا بچنے کیا دل حرص رکھائے
 آون جاون دوجہ دنیا دے لہا کیا تہہ پائے
 امر نبی جو حکم قرآنی کس دے کہے بھلائے
 تندرستی تھیں دن تے راتیں کس نے عیش کرائے
 شرع قبل مشر دہاڑے کیہڑا رحم کماٹے
 اوگنہاراں پر تقصیراں پھر کیہڑا بچٹائے
 اپنا عشق چاہے جس لائے قرب حضور دکھائے
 تو آہی مردہ دل لول کر کے فضل جو آئے
 من نصیحت ہے حاج دی ملا منافع عمر نہ جائے

لکھے تھوڑے نوں بہتا سمجھیں چھوڑیں جوں ہوا

ازماون کارن بیویا خالق چک امانت آئے

بیان حضرت اسماعیل علیہ السلام

یعقوب نبی تے نبی خلیفے رب کے ذکر ستایا
 جن کر دین و تاربتوں اس لوں چھوڑ لیا نہیں
 حضرت اسماعیل پڑوں خدمت عرض کراندا
 فرمایا رب تن باتاں تھیں مینوں یار بنا یا
 دو جا با بھجھ مہمان اکیلے کدی نہیں میں کھالواں
 بعد وفات خلیل نبی دی اسماعیل کہاٹے
 پاس نشانی رہے پردی شوق لینوں ٹاٹے
 ذبح الشدن رنجی ہوئی وحی حکم لے آیا
 اسماعیل نبی تھیں بٹھ کر اپنا قدر نہ جانے
 اس دی بکتوں مؤمن ہون بہاں جہنہ نشانے
 اسماعیل نبی سن کر دے زاری نور حضور نہ پایا
 چار نہراں پیغمبر پستوں تیر لیں ہون عالی
 جے پیا ہو رب اکھن دیکے یا ایسا ہی رکھن
 حضرت اسماعیل تریسن نور الہی کارن
 حضرت اسماعیل پوری قبر زیارت آدن
 پیٹے بارال ہوئے انہاں دے آیا حکم الہی
 برس پنجاباں انہاں تھیں نصیحت حضرت کرے
 اسماعیل وعدے واسطیاستان کرانے آیا

وقت ترغیبے بیٹیاں پڑیاں سمٹ تاکید کرایا
 مرنا دین اسلام ایسے پہ مینوں سب رضائیں
 کس کم پاروں نبی خلیفہ اللہ سال بنا لدا!
 فکر رکھیاں کی کل کھا سال کھایا تے ورتایا
 بیجا جو کم دنیا دیکھے پہلاں دین کرانواں
 بھائی اسحاق و اسحاق پڑتھیں ہنبرک ہر ایشیانے
 کہن حضرت اسماعیل برابر توں نایں ہن ساٹے
 اسماعیل نبی توں کہے کہ شہب تسال فرمایا
 سروار دو عالم نبی محمد نشین دی تھیں آکے
 لونڈیاں عقیدیناں ہی جائز ہون انہاں توں جانے
 وچہ افسوس زانیئے ہوئے حکم بے دا آیا
 حضرت موسے و جبرائیل شگ کلام کے رب والی
 قیامت نکل چہ جنت کھن دیا الہی تنگن!
 اگو ترقب حضور ہی تنگن سب کجھ ہو روسارن
 نکتے شرفوں بہر سالے شگے پھیرا ہون
 زمین مشرب جا کرو ہدایت بت پرستی آری
 بتاں توڑ ہوئے سب مؤمن تھوں جملہ تھوڑے
 اہلان حکم زکوٰۃ نمازاں کردار رب فرمایا

سیر ناموں نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی
 آخر اک دن گئے بقا توں فانی چھوڑ آبادی

بیان حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام

رب اسحاق پیغمبر کر کے طوت بھیجے کنعانے
حضرت عیص یعقوب دو بیٹے بزرگ شانوں آئے
اسحاق پیغمبر عیص ولی تھیں بہت محبت رکھن
نبی اسحاق نے عیصی حالت عیص تائیں فرمایا!
کھا دھا کراں حق تیرے پیغمبر رب بنائے!
نبی یعقوب پیارے مال نول کہندی برنوردارا
اپنے باپ کھلا نول جا کرتیں حق کیے ڈھائے
اسحاق نبی معذور اکتھیں تھیں بوبکبا بول پائی
کیاب لیا یا بیٹا تیرا حضرت کھا ون گئے
کیاب تسانوں میں کھوائے اس حق کرو دعائیں
اس نول تے اولاد اس ی چہ کریں پیغمبر عالی
سمجھ گئے اسحاق پیغمبر حرم میرے دا حیلہ
ساتھ یعقوب محبت اس دی دعا اس حق کرانی
دعا تیری یعقوب کیلے عیص سنے سوخ آیا
دعا کراں حق تیرے اندر کثرت ہوگ اولادال
کیتا کوخ جہانوں حضرت نبی اسحاق پیارے
روئے نبی بی سارہ نیٹرے دفن نبی نول کرے
اک دن نبی یعقوبے تائیں مانی لے فرمایا!
پڑا پنے دی من و منت کدی نول بھلا نول
کے مانی دے راتو راتیں یعقوب نبی تر جان
پکڑ بھائی دے قدم جمن تھیں نام یعقوب رکھایا

کنعانی سردار اک لڑکی دیوے نبی یگانے
حضرت اسماعیل نبی گھر حضرت عیص بیارے
عیص بہادر شوق شکار ول کھینڈن تائیں اکن
جا شکار کیاب لیا نول کھا نول دل و چہ آیا
عیص بہادر ساتھ خوشی دے طرف شکار سوائے
کروخ اک بگری جلدی کیاب بنا منے دارا
حضرت ذبح کرن اک بگری پیش کیاب نکائے
پچھن کون کیاب لیا یا کہے یعقوب دی مانی
خوشی ہوئے کھائی الدے کہہ لیں ہولگے
حضرت کہن کیاب کھوائے حرم منول ب سائیں
پھر آ عیص بھی پیش کریندا جن کبابوں تھالی
کیاب کھوائے اس یعقوبوں بن کر آپ وسیلہ
عیص بہادر پیارے تائیں حضرت بات بتائی
یعقوب تائیں میں مارویاں سن پیغمبر فرمایا
مغرب روم اولاد تیری سب ہوگ چو نیرا بادل
وچہ فراق روون کل اہلاں پیش تر جان چائے
یعقوب نبی اک سال لکھایا چھپ کر عیصو ڈرے
نامے پاس جائیں وہ شامے بہت غنی اوہ آیا
بیاسہاں لڑکی اس دی منول جان بچانوں
مجھ کنعان گئے دل شامے پاس نامے دے آون
رات آون تھیں نام اپنا نرا اسرائیل بلایا

اے بہت تندی دے کر اپنے پاس رکھایا
 لڑکیاں وہ لڑکیاں تے قیاس مائے ہمایاں
 لڑکی تھیں سی چھوٹی سوتھی دو لوہیں مومن مانواں
 کہن بیاہ سال مائے دے گھر من اتہاندا کہنا
 اے کہا باپ تیرے داپاس تیرے کچھ نہاہن
 حضرت کہا جو حق مہر دے کر یاں میں چارال
 ست برس سے عہد نہ تھاں نے آپل اہرکتے
 یعقوب بی دے مقداندر پھر بی بی لیا آئی
 کہہ سنا کی کہو لو کائی بڑی رکھی وہ گھر دے
 جے جاہل راہیل اونوں پھر بکریاں تھل چاریں
 پھر ست برس معادول پچھے یعقوب بی تائیں
 بی بی لیا تھیں چھ بیٹے دتے خالق سائیں
 راہیل بھی اپنی لڑکی بخشی بی یعقوب لے تائیں
 دو لڑکے لڑکے لڑکی بی بی تھیں جو پڑشا تال ولے
 اکیس برس ان پھول حضرت طرف مٹے کھانے
 لے ماما میں جاں کھانے نہ دل لگ دانا شامے
 چار قبیلے تے لے بیٹے وانگ سو داگر آون
 کھان جیوں تیروں نیرے آسے تھیں دل گہرے
 اتفاقاً کھان میدائے کھیلن عین شکاراں
 حضرت لفرال لول سجایا جے کوئی لسان پچھانے
 کہو غلام اک عین ولی دانا نام یعقوب سدایا
 مال غلام اسباب قبیلے کہنا اس دے سارے
 بکریاں دے سائیں نے پچھے عین پچھا دن!

بیٹیاں وانگ رکھنا نگا تینوں عین میری دیا جایا
 کیا بڑی راہیل چھوٹیری سٹوں وانرا یاں
 کہن یعقوب بی اے ماما ماہیاں امر سناواں
 سگ راہیل کرو میں شادی سخن و سار نہ بہنا
 کیوں بیٹی دیواں تھوں یا اچھل تہر آدائیں
 اس وعدے عین سال کئی میں کر سال ایو کاراں
 عبادت اتے ریاضت اندر وقت معادل بیتے
 مائے تائیں حضرت کہندے شرط حاصل کرائی
 چھوٹی دی کیوں شادی کیتی و چار پوسے پھر پوسے
 سکیاں پھیناں اک خاوند جائتا اوول چاریں
 راہیل بی بی دی شادی کیتی مائے ساتھ مائیں
 لڑکی اپنی لیا بخشی خور تھیں حضرت تائیں
 انہاں دونہاں تھیں چار پوسے نختے اسدائیں
 شمع یوسف تے سٹوں فاشن مثل پنگان جالے
 مائی بھائی عین جڈائی گتے جس لول جاتے
 دے کر مال اسباب زیادہ اجازت بخشی مائے
 بنیامین نہ سن اس دیکھے کھان سیدائش پاون
 شاید جے بھی عین بھائی نہ میں مارن آسے
 لیا پچھان یعقوب بی تے وروں ہی لدا سال
 مال اسباب میں نو کر دے کس مطلب لول آسے
 شام ملک عین طرف مالک حاضر خدمت آیا
 سمجھا کر رات شام چھپ چھپ کھان لول واما سے
 بکری خانہ ہے ایہ کس دانا خادم آکر بیتا دن

غلام اک عیسیٰ ولی دادیوں طرف سے شام سدھایا
 عیسیٰ ولی سن نام یعقوبوں گریہ زاری کرے
 جانوں دھوپیارا اس نول بیشک بھائی آیا
 یعقوب نوجواں عیسیٰ ولی نول دیکھیا زاری کردا
 رات گزاری سی اس جانی دن دوسھے گھر گئے
 بنیامین پھول اک سالوں رحیل بی بی نے جایا
 پالیان بنیامین ولی نول بی بی لیس مائی!
 یعقوب نئی وی وعظ کلاموں بہت ایمان لیاے
 عیسیٰ اولاد وچوں پھیر پڑے ایوب اکلے

نام یعقوب اسادا مالک مالک طرف سے آیا آیا
 اکھن عیسیٰ یعقوب بھائی نے بھائی ہون بڑے
 کہن غلام اس شام اندر بھی عیسیٰ غلام سدھایا
 آلیا گل پائیوں پاکر بچوں دا میٹھ ورے دا
 خوشیاں ہویاں سب قیلے دعا سلام سنائے
 بعد جنیہ سرگئی بی بی جنت ڈیرہ لایا
 بیٹیاں تھیں دودھ شفقت اسول اوہر سی آئی
 لے جائت عیسیٰ ولی پھر روم شہر وچہ آئے
 اولاد یعقوبوں نرسل نامی ہونے بھلے بھلے

بیان حضرت یوسف علیہ السلام

احسن القصص قرآن سے اندر پاک الہ فرمایا
 عمر ولی تھیں ست ہوداں جھگھڑا آن چایا
 خدمت وچہ رسول اللہ دی حضرت عرش گزاری
 بنیامین ولی دی مائی قوت ہون جس ویلے
 گیا لال بھایاں تھیں سن سوئے کردا باپ پیارال
 بھین کہے یعقوب نبی نول دیہ یوسف میں پالال
 جہانی وچہ یعقوب نبی دا دل تر طرفدار بنددا
 روز بروز محبت بڑھ گئی بھین تائیں فرمایا
 بھین کہے میں اس کے با بھون تائیں گھڑی لکھانوں
 بھین کہے ماہی ہنتریں گھر دیوں سن پیارے
 مگر بند خلیل نبی دانی بی حصے آیا
 اوہ مگر بند سٹھاں گرتے بی بی بچھ چھپایا

حضرت یوسف داسب حال امر ورنی بتایا
 کتاب تورات قرآنوں بہتر یوسف حال لکھایا
 پاک خداوند پھرا یہ سورت یوسف تدر او تاری
 حضرت یوسف پنج برس ہوئے سن اس ویلے
 اک دن بھوچی حضرت یوسف دیکھ کے گفتار ال
 بھین تائیں سے دیا یوسف لے گئی خوش حالان
 گھر ہمشیرہ جاوے بھین سب دن اوتھے بہندا
 بغیر یوسف نہ ساعت گزرتے بھین لیون آیا
 حضرت کہا ہفتہ ہفتہ وار وار رکھنا نوال
 قبول لیا کرنی خدا کے بھین سوچے کچھ چاکے
 اسمعیل ویلے قربانی جس دے ساتھ بندھایا
 نہ چاہے جو یوسف جلتے جیلہ رکھن بنایا

چور بنا کر پھر سے اُڑا لیا سبت دن کون لکھا ہے
 سبت دن بچوں گھر حضرت یوسف نول آندا
 کہ وہ یوسف کو بلانے کے لئے تلاش ہی ہر دی
 تیس دن تک بس میری وجہ کر ہی خدمت میری
 یہ دن دو برسوں بچوں گزری یوسف نول گھر آندا
 ایک دن یوسف بابل تاج شہیہ کی خواب سننے کے
 سچ حضرت فرعون پتا دے میں خواب نہ بھایاں
 کہم کہ سے لہا تیرے آپ خواب تیرے سکھائے
 پودا کے دانام سنایا اپنا نہیں بتایا
 خواب تیرے جانی بھایاں سرول کرن پکائے
 طاقت مندا میں دل سے کر دابا خطائے
 بھائی آپس وچہ کرن ملا میں مارو یوسف تائیں
 کہ توبہ پھر نیک ہو دل گھر پودا حکم بجا ساں
 بھائی یہ پودا کے نہ مارو کھوے وچہ وگاؤ
 کرن ملا میں کیوں سے جائے پوچھیں بچہ اجاڑا
 صحیح یوسف نول ساتھ ساڑے یا اہل حق میدانے
 کہہں پیار یوسف نول کہے تورا کہو باپ پلے
 حضرت یوسف کہنے سے آبا بھیس ساتھ بھرا نوال
 بات یوسف ہی پوچھوں موشان ہونی مشکل بھاری
 خیر جا ہاں نیت دیر یوسف ہی ساتھ ساڑے گوریں
 کہہ لک کھڑیاں کہے کھینچ پھر حضرت فرمائے
 اس قدر تیرے بچہ ہو گے کہا اب اس کا دن
 کہہ بیٹے میں صاحب طاقت بچھا لگیلے کہائے

شہریت اس وچہ مالی والا بچہ پوچھ غلام رکھائے
 پھر میرے والی ہی آکھے بند کر گم وقت آندا
 کھولیا آن یوسف دی کمروں چور کا واڑہ کر دی
 شہریت حکموں بھیا حضرت پودل محبت گھیری
 سب فرزندوں میں وہ حضرت اس پیار رکھا نرا
 تاکہ بیارال سے بچ سکتے ہوں میں جھکائے
 فریب کرن مدت تیرے کارن شیطان سے بھایا
 انعام لینے گا او میں جیوں کر لہا دے پاسے
 عالی شان پتھر سیاہی دی عجزوں نہ جھٹایا
 کہہں یوسف کے بھائی اس داپو نول میرے پیار
 میں وقت ہر کم آواں گے اب خیال ہر ڈرا کے
 کرو بیٹوں با باپ نہ دیکھے کرے پیار اس میں
 گناہ معاف کرے رب سانوں عاجز ہو جھٹاساں
 نے جائے کوئی کٹھ مسافر نہ سرخون چھھاؤ
 دل دا مقصد کرنے ہا طر جائے کرن ہزاراں
 کھیٹے دل پر چاہیے اس با باپ نہ کہا تے
 بھیسے تینوں ساتھ ساڑے کر نیے سیر شکائے
 ترہائے بکری و دھنلا سیاں سیر کرن نول نوال
 بھائی بھی آپو نول کہتے کیوں سے بے اعتبار ہی
 میں جتنا طر تے اردی کورساں کہانا میں موٹیں
 بیٹوں کے جاؤ یوسف بھیر یا نہ کھا جائے
 بگھیا تے وہ سنے یوسف تال اب بات پکارن
 سب کچھ فرمایا تم تھوں ڈتے سب لگائے

بیٹوں کو یوسف لوں سے کہ بہت پیار کرایا
 سے چلے ہو متفق آکھن اس لوں مار گواہیے
 ظلموں تمھاٹھا اک بھائی منہ طما چہرہ لایا
 تسال سپرد کیتا بیٹوں نعت یا در کھاؤ
 بات یوسف دی کوئی نہ سندا مارن آکھن اون
 حکم تے تل رکھیں سالوں ہوسی مطلب تیرا
 سن کر باتاں حضرت یوسف پاس یودے آیا
 ہے اقرار کھو ہے وہ پاپون پھر کھوہ اپر لیا اون
 یوسف روئے سراج نہ کوئی پونوں خبر پچائے
 جا پال کھوہ وہ اڈھے راہوں ساڈول کٹا یا
 پانیوں اپر پھرتے حضرت لوں بھٹلایا
 ہن اسیں خدمت پور دی کرسال لیسال تنگ سانی
 حضرت یوسف کھوہ سے اندر روون بہت زیاد
 کہن بھائی بیٹے پچھے یوسف کیا جواب تبا ساں
 کر بھری قبح یوسف کڑے اپر خون گاندے
 کہن لگے باپ اسیں سب اگے نکل نیسے
 یقین نہ ساڈے کہنے کریں بھانویں بیگے پتھے
 قیصنوں خون یوسف دی منوں نہ خوشبونی آفے
 بگھیارتاں تھیں بہتا سکن جاڈ گرگ لیا نا
 حضرت گرگوان چھیا لول ہی کھا دا یوسف میرا
 لولیا گرگ خدادے حکموں تم خدادی کھا لوال
 نبی شہید صدیق جو صالح جسم انہاں دکھاتا
 گرگ کیہا میں وہ غمی دے حضرت حال تانوال

بیٹیاں تانیں سو تپ پیغمبر مڑ لیر جلد سنایا
 خوشیاں کر دا یوسف جائے آکھن ٹھہر کھڑا ہے
 یوسف رو فریاد کر یحییٰ کیا عیب کما یا
 بھائیوں منوں مار دنا میں ملتا پر رسم کماؤ
 جھوٹھ بتا لوں بیٹوں لوں خواباں تارے سیں لوں
 آئی موت چھوڑا کے کپڑا دردی اج وڈیرا
 کے پیڑا مارو تانیں کیوں کر عہد بھلا یا
 تھو تھو پیر بیٹھا وہ ڈوسے ننگا کر لکاون
 آکے دیکھے نبی مصیبت باہر گھنٹا کماے
 بھیبھا بھیرا نیل خداوند راہوں پکڑاٹھایا
 سمجھے بھائی مر گیا ہوسی مطلب دل دا پایا
 کہے قبول خداوند توبہ دعا پور دی کانی
 ایہ کم بھایاں یاد کر اسیں آئے حکم خدادے
 کہن کہئے اس بھیرے کھا دا پال سہر جہاں حال
 آون شائیں پاس یودے گریہ زار کراندے
 چھوڑا یوسف پاس باہاں بگھیارت گیا کھائے
 دیکھ نشانی کڑا نہ حضرت سمجھے جھوٹھے پتھے
 پاڑیا کڑا نہ مول نہ گرگے یوسف لوں کھا جا کے
 خون لگا منہ گرگ انہاں نے لیا ندا پکڑا نما نا
 تن نازک پر رحم نہ آیا سچ ایہا کم تیرا
 میں نہ تیرا یوسف کھا دا حضرت سچ سنا لوال
 کیتا رب حرام اسال تے بلکہ اجڑوہر جانا
 کئی دنال تل بھائی میرا ہو یا جڈا سنا لوال

تین دن دامن بکھاتا اس نول ڈھونڈن آیا
 چنگی کراں انہاں دی تائیں میں ہاں بالیجھ گنتا ہے
 فرزند نول کہا حضرت صبر جمیل کرا نوال
 مشکاں مدد پاک المدین قساں جو بات بتائی
 نین ناچے ہو گئے حضرت پاسوں وحی پچھایا
 سوٹیا یوسف بیٹیاں پچھیں پاک المد فرمایا
 عزرائیل خدارے حکم حضرت دے دل آیا
 زندہ سن کر ہوئی تسلی درد جلا لول روون
 جاں یوسف صبروں بجایاں پکڑ پوٹھا ک تاروی
 حری پیرا ہن جنت وچول حضرت نول پتھایا
 طرقت مصر وی جان سودا گرا ساپ تجارت کرنے
 کھو دا پانی شورخ سی سپت پچھو دی زہروں
 سردار سودا گرا مالک ناموں چٹا ز غریب ساون
 حکم خلوئے تھیں جبریلے یوسف ڈول بٹھایا
 صورت یوسف دیکھ سودا گرا کھن خوب کمالاں
 حضرت کہا ہاں میں بندہ تھو نول بھائی آئے
 جھوٹ کلام سنی جاں حضرت چاہن جواب کرا نوال
 توت بھایاں حریب بہند حضرت ہن گئے پھر بھائی
 درم اٹھاراں ہن مصر دے ملن نہ اس طرفے
 لے کر درم سولے کیتا بھایاں یوسف تائیں!
 نول درم کنعان حسابوں لے فروخت کر دے
 بیج دتا لے ناقص نول کو لیاں کھو گنایاں
 نہ پورے حصہ لیا باقیان دند وند آیا!

صاحبزادے پکڑن مینوں پاس حضور پچھایا
 کھلایا کھانا نبی گرگ نول دے ایازت جاسے
 تساقول نفس تساقے اک گل دتی بنا بتا نوال
 حجرے جا عبادت کر دے روون وجہ عبادتی
 مینوں یوسف کھنے بل سی جبرائیل بتسایا
 رحم کریں میں بھلا یا رب حضرت عرض کرایا
 بیج سلامت یوسف تیرا میں نہ قبض کرایا
 نظر نہ آئے تے دل چاہے پاس پورے ہوون
 کر شگ وچہ کھو دے شیا وحی کیتی دلداروی
 تین دن رات رہے وجہ کھو ہے سبب بنایا
 قافلہ آوہ مینوں آیا پانی چسا ہن پھر تے
 برکت حضرت ہر پائیں بن پچھے دی مہروں
 بشیر انام غلام اس را کھو لگا ڈول و ہاون
 کھچیا ڈول ڈٹھا وجہ لڑکا ہر حیران سدا یا
 پچھن آدم یا لائیک پتہ دیویں خود حالان
 کہن غلام یہ ساٹے گھر دا دڑ کھو ہے پے طے
 کہن بھائی وجہ لولی عربی بولوں بار مگانوال
 وسچاں میں غلام خرید و مالک بات سنائی
 اود چاہتے لے کر کھو معناسے دے حریفے
 درم مصر دواک کنعانی مہا برمل ایتھسا میں
 غرض انہاں دی باپ یوسف لگے تان نظر دے
 ہوسے بنزار یوسف تھیں حقے کون وندایاں
 حکمت رب دی وچن اندر راز پتھیر آیا

ان دن شیشے اندر یوسف اپنا آپنا تکایا
 زبے سکر قیمت کوئی میری دل و جہ آبا
 مالک ابن زغر بیعتا ہے کرتی زلف سائی
 انہاں سے فرزند دل بروہ خرید لیا عبرانی
 مالک پٹریاں لاکر قدین اپرا اونٹ پر چھایا
 کتنی دور گئے حال راہوں قبرانی دی آئی
 کے چل و پیر و فرماون آگن میریے ہائے
 پاس سودا رو پچیا بیوں قدم زخمیر پر آیا
 اتنے عرصے کرواں داد و گیس کبہ ڈیرا
 اودہ کہے غلام ہے کول ایچھت سچ بھگور اہواوں
 رو رو منہ دل گرا سما نے حضرت کہن خدایا
 شرف غلام تھیں بخش پناہیں بھڑوں سنندھ واپس
 بدل کر کے کئی چمکے اکس بل گھانا میں !
 چھپڑنگاون والا کہندرا اس بدعسا کرائی
 کن دیال سارا کے دل حضرت کہن معافی بیٹھے
 ہوئے یا آرام تھامی زب عذاب ہٹایا
 اس سیرانی کوئی نہ تانی اپر زینے ساری

دیکھ جہاں کمال کہن ہے غلام منداف سربایا
 درپسرایے بات زبے نون اند پاک و کایا
 فرزند یوسف اسحاق پچھیرین خلیل الہی
 درم اٹھاراں قیمت سے کرا تھ گواہ نشانی
 پچھینے دی ہوئی پیار حضرت اپرا اور چھایا
 اترا اونٹوں حضرت یوسف قبر زیارت ہائی
 خندوں بھایاں میرے اپر یہ عظیم کماٹے
 خدمت باپے تسال زیارت نون دور کرایا
 اک انہاں تھیں دوڑیا آیا غصہ کر کے و ڈیرا
 کویہ بات چھپڑنگائی ٹر کیوں ایک کویوں
 جہا پر کراں زمین حبل سگال ہلا تھنل سب آبا
 قاتلے اندران سے تان بھجیاں پرترا میں
 مرن قریب نہنے کروانی کہن تصور ساما میں
 ایسے پاروں جو کچھ ہوتا ہے بھیف اٹھائی
 حضرت دعا کرن حق انہاں یارب تہر مٹائیے
 چلے مھر گیاں اوزاں غلام اک مالک لیا یا
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

لے جانا اور یوسف علیہ السلام کو مالک واکر کا مھر میں اور پچھینا مھر سے

سنبال منقش تھیں و دھ پاپاں وادواہ دیکھتا
 حضرت یوسف کیسے اٹھے مالک جو پچھینا
 منادی شہر کرائی سائے غلام حسین و بیچا نواں
 مھر بے خواہش جسوں سے وقت مھر پر کئے

سنو کے مالک گھر اپنے نون رومی فرس پچھائے
 پیریں جوڑا قیمت والا مھر پرتاج رکھائے
 خوش خلق عاقل تھراؤ فرما تھرا رستا نواں
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

حضرت یوسف دیکھی خلقت خیال دے وہ پہ آیا
 بیٹھے میرا کرنی نہ واہت مالک درم پنجا ہوں
 حضرت یوسف قیمت اپنی حال اس قدر گھٹانی
 فخر اس پاروں قیمت گھٹ گئی ج توں عجز سنا یا
 کہہ دلال قیمت اس بڑے کروا اندازہ نظر سے
 بدر معنی تھی بھی تے بدرہ درم ہزار سے
 عقد ہزار جو ہر واریدوں عوروں قبلہ دس سو
 اونٹ ہزار ہوسے بقدا دی ہزار کینز ال رومی
 ہزار غلام خطائی چاہئے ہزار قبضہ شمشیر سے
 تین قیمت چھپ گاہک ہوسے نہ ہر مایہ پلے
 اس میں ڈگنی قیمت سے کہ لے لیا ہفت تائیں
 عزت ساتھ رکھیں یہ شاید کم ساڑے آوے
 اک درم چاند اکھتول کردی ہر دم خدمت کردی
 پاکیزہ نعمت جو دنیا دی بی بی آپ کھلائے
 بٹھا کر منہ حضرت یوسف بی بی کردی داری
 وچھے وہ پہ جانے تھے باہر نہ کوئی دیکھے
 غرض اپنی تھیں ساتھ حضرت کے بات بی بی کردی
 ویسے حکم کرے جو تھے باتاں سنے سنائے
 ہمسائی اک عورت بڑھی پاس بی بی دسے آئی
 کہے بی بی عزیزانی خادمہ دایں عشق جسلائے
 بڑھی کہندی لگے پچھے کٹھے ست بنا لوں
 تیں دل نظر نہ ہاویے جیکر اس نساے لے جائیں
 شہزادیں بہانے ثروت ہی اڑے تیں دل تھکے!

تو میری نوں بھائی جان نوں رماں مل پایا
 وچھے وا جڑ ہو کر کیا نفع اول دسے بھاؤں
 الہام کیتا رب شیشے اندر قیمت شکل بڑھائی
 دیکھ قیمت کس قدر بڑھانواں کر کے فضل سوایا
 دس سو بدرہ اثرنیاں وار پیسے دس سو بدرہ سے
 دس ہزار درم بھی بدرہ گندے کر دتھارے
 اٹھس روپیوں جاہر دس سو اتنا مصری بھی ہو
 ہزار گھوٹا معزین لگا مول زریں کر د معلومی
 ہر ہزار چھپرا بھی چاہئے کشتا لٹو دھیرے
 شاہ مشاہیر ترقیب سی آیا مالک دے
 کسے حوالے آہوی دسے بیٹیاں وانگ کھائیں
 بیوی اس دی نام زلیخا دیکھ بچھن سدکے
 دل اس نلکے سے بیدل ہوئی خبر نہ باہر گھردی
 فائزہ خلعت تاج مرقع ہر دن نسیا پہنائے
 گورگئے ست برسوں ایویں میری طاقت ہاری
 پر جتنی دلداری کردی نہ حضرت دے لیکھے
 جواب نہ دیوں حضرت نہیں رکھن اکھ نظر دی
 بی بی مقصد پاؤں خاطر چلے بہت بنائے
 کہہ بیٹی کی ہو یا تھوں کس نعم جان جسلائی!
 تے اوہ ایسا سنگ دل ڈٹھاہیں دل نظر نہ پائے
 تھویرا وہی تے اپنی ہر جا اس یوچہ کھچا نوں
 سپٹاں آپا گئے پچھے توں ہی نظری آنویں
 آخر ایں کرو پچھیں سی کدھرے نکل نہ سکے

کہہ پڑھی دانیال بی بی کیتا جو اس کہہ
 حضرت بوئے ڈرال خدا تھیں جدول قیامت کے
 دو جاتی عزیز جو مینوں ساتھ آرام رکھاٹے
 رب حکیم کریم تیرا ہے کرساں خرق خندانہ
 فرمایا رب لوے نہ رشتوت نہر عزیز کھلا نوں!
 حضرت یوسف پاکتے دل دلوں دھیان لگایا
 دوئے حضرت بوئے حرفے بوئے کھل سرھلے
 پھٹ گڑتہ متھ رہا بی بی سے حضرت باہرے
 زینجانی بی کے خاوند نوں دیہہ نرا اس بردے
 عزیز مصر کن کہے یوسف نوں دیہہ گواہ اعتباری
 کھوٹے اندر رہ گیا ایسی بی بی دا نزدیک
 پھٹیا کڑتہ حضرت اگول پھر بی بی ہے سچی
 جیکر پھٹیا کڑتہ پھول جھوٹھی بی بی ہوئی!
 دیکھیا کڑتہ پھول پھٹیا کرے عزیز پکارا
 ہے فریب تساڈا بھارا بول عزیز سنایا
 یقینا توں میں او گنہ ساری حالانظری آیا
 اک لکھ دی ساقن دوجی خاص باورچن آئی
 پنجویں عورت نوان برادرانہاں بات کھلاری
 بی بی دعوت کردی انہاں بھتاں گھریں بلایا
 نیکین مٹھا کئی قسماں کھاتا ہر اک پیش لکایا
 جدول نال نے حضرت ٹٹھا سب نوں دہشت آئی
 بی بی کہندی نی ایہ اوہ جس دا طعن کرایا
 جو میں کہاں ہے ایہ کرسی کٹے گا پھر قیساں

کے گئی حضرت نوں اس جانی کہندی میں دکھ سہا
 ہوئے نرا ناہ سے پاروں دکھ کھلیا جائے
 بی بی کہے نہ ڈریں عزیزوں نہ ہر دیال مر جائے
 گناہ خوش ہو کر فضلوں بخشے جاں یساں نذرانہ
 کہے شیطان نفس دے لگے نہ نہر نوں چڑھا نوں
 رب برہان دکھایا یوسف جسلوہ نظری آیا
 ستویں دے وہ کھٹے تائیں بل بی بی تھو پائے
 عزیز اتنا چلیا آوے دوہاں نظری آئے
 میں گھر جو بریاں پیا ہے قید پورے وہ دردے
 چھواہ لڑکا وہ پھوٹے نکمت تھیں رب باری
 کہے حضرت بولیا لڑکا گواہی دین صدیقی
 تال پھر جھوٹے حضرت یوسف کرساں بات نہ کھی
 پھر سچے ہیں حضرت یوسف کڑتہ دیکھو کوئی
 بیشک تسال عورتاں دا ایہ ہے فریبی کارا
 یوسف جان دیوں گل گوری بیوی معانت کرایا
 بیج عورتاں سن ہرازاں بی بی طعن کرایا
 سد بلاون والی بیجی چو تھی تائیں سائی
 سن کر باتاں کرن ملامت مت زینجا ماری
 ہر اک کارن تخت علیحدہ میویاں لٹن رکھایا
 اک لیمو اک چھری پھرا کر حضرت سد منگا یا
 کٹ لٹے تھہ کہن نہ بندہ ایہ فرشتہ کائی
 کہے محبت خواہش مینوں پر ایہ تھہ نہ آیا
 سن کر حضرت کہن تھلایا مینوں بہت امیدیاں

تیبہ پستان باقول بدھرمینوں ایہ بلاون !
 ہوجاں نہ بے عقل خدایا کریں قبول دعائیں
 کہ اتفاق بیوی تھیں کہندا یوسف تیبہ کرائے
 حضرت سے سراج منکمل خوب لباس پہنایا
 حکم بی بی تھیں چل خلعے دی بہت صفائی کرے
 مریع تخت جڑاؤ سونے اٹھے اک رکھایا
 خوشبو گونال گون لگا کر حضرت تخت بٹھاون
 ساتی اک باورچی دو جانہر اخطاوں پاون
 اک دوسے تھیں واقف ہوئے تن دن گزر سٹھے
 کہے باورچی روٹیاں کھاون سرول بر بند میرے
 خواب تعبیر بتاویں سانوں نیک بندہ تول آیا
 سکھایا علم میرے رب میںوں چھوڑاں مذہب غیر اندا
 کون خدا تیرا اوہ پچھن کیا جو رب جہس اتاں
 دین اسلام جو تیرا سے دا کہن انہاں کی ناتواں
 کم اساتھ ساتھ اللہ سے نہ شریک بناواں
 لیکن اکثر شکر نہ کرے میں حق دین سکھانواں
 بھلا معبود علیحدہ علیحدہ کئی بہتر یا اتگا !
 تیں پجاری تیناں دسے تیرا سے نام رکھائے
 فرمایا اس نہ میرے با بھول پوجا ہوساں کر لو
 بندی خانے دیور فقیر خواب انکور دساٹے
 دوجا سولی اپر پڑھسی مغز جہس اور کھاون
 ساتی تول پھر کہا حضرت اپنے خاوند اگے
 یا بچھ گتا ہوں تیبہ اک بندہ استوں تا کہیں بھائی

پچانویں جسے نہ کرناں تھیں شاید ایہ بھلاون
 پتہ عزیز لگا دینہ خلقت پھیل گیاں افوا میں
 ایہ بدنامی خلقت والی سر اپنے تھیں لاپٹھے
 زریں کمر بند بٹھ کر تول حضرت تیبہ کر آیا
 عالی شان مکان بنا کر پھر سونے تھیں بھر دے
 نفیس دیباٹے اپر پچھائے حمبر عود حسلا یا
 دو غلام قریبی شاہ سے اندر تیبہ آون
 ڈٹھا حال حضرت والا ہو حیران سناون
 انکور پھوڑاں خوابے اندر ساتی اکہ سنلے
 میں ایہ خواب ڈٹھی اج لاہیں آئے حضرت میرے
 کھانا کھانوں بیباں کہاں حضرت کے فرمایا !
 رب قیامت تھیں جو شکر نہیں یقین جہس اندا
 پچھن مذہب کیا ہے تیرا پھر حضرت فرماناں
 باپ یعقوب اسحاق باہا بن ابراہیم بتانواں
 پاک اللہ افضل اسال پر تے جو ہور ستانواں
 بندی خانے دیور فقیرا سول تسال پچھانواں
 ہے رب غالب سب اٹے کیا وڈا کیا رنگا !
 سند نہ انہاں رب اوتاری حاکم اوس سولے
 راہ اٹھے چھوڑو ساک نظر اوہ دے ول دھر لو
 صحیح سلامت خاوند تائیں جا شراہ پائے
 خواب تعبیر بتائی دوہاں جوتال طلب پچھاون
 میرا ذکر کریں جس ویلے نشہ بیون اوہ لگے
 بات حضرت ری پاک خداوند نہ پسندایہ آئی

بھل گیا اچھا ساٹے تائیں مدد شاہوں چاہی
 قید رہا ست برسوں حضرت وحی پیغام لیا یا
 حضرت کیہا رضارب آپ کر سال شکر سنایا
 قید پند قریب عورتوں خود زبانوں کیہا
 حضرت کیہا باپ میرے دی ہے کچھ خبر بتایا
 دن کے رات عبادت کرا ہور نہیں کبھکاراں
 صرف محبت تیری پاروں جبرائیل بتائے
 شہید اک رہے ہر ہر دن و جسمہ جبرائیل بتایا
 خواب تعبیر موافق ہو یا جیوں حضرت فرمایا
 باورچی چڑھیا مولیٰ آپ کھا گئے ماس جناور
 ست یا نورس وچہ قیساں حضرت وقت گزارے
 زلیخا بی بی دن تے راتیں گریے زار کراوے
 رات اک شاہنشاہ نول خوابے گایاں نظری پتیاں
 بالال قلے نظری آیاں ست خشک ست ہریاں
 ہو حیران بلا بخونی شاہ تعبیر چھپاوے
 خواب شاہنشاہ ساقی سن کے کہندا شاہنشاہا
 اپنا لے باورچی والا بوسی خواب حوالا
 حکم ہووے تے اس نول لڑاں کہی خواب تعبیراں
 آیا محول پاس حضرت دے عجزوں کرازاری
 کیہا حضرت میری قسمت بکھی اللہ والی
 خواب شاہنشاہ والی ساقی حضرت پیش گزارے
 ست کمزور جو ست فرہ نول کھا گیاں ہیں گلہاں
 سچ تعبیروں ندر خلق نول شاید ہووے تیرا

بات شیطاں بھائی ساقی ربی بے پرواہی
 کیوں مخلوقوں مدد منگی خالق یاد نہ آیا
 گناہ کس پاروں قید ہو یا میں جبرائیل بتایا
 دعا قبول کرے رب عالم کوئی قریب نہ رہا
 وحی کیہا گھر غیبوں بیٹھا رو رو نظر گویا
 پچھیا کیوں بچو یا اس نول الدباک غفاراں
 حضرت پچھیا غم تھیں درجہ باپ میرے تھکے
 کیہا حضرت نہیں مضائقہ جس تھیں ہو سوایا
 خلعت بخشی ساقی تائیں درجہ اپنا پایا
 ساق بھلا کون چھوڑاوے بغیر اللہ کس پارو
 کرن کروں عبادت ربی مسلم ہوں تہرا لے
 آوے جاوے میر نہا کے قید کرا پچھتاوے
 ست کمزور جو ست فرہ نول بچو دیاں کھا گیاں
 خشک گیاں کھا ہریاں تائیں یہا نشان ذریعاں
 خواب بخونی سن کر اکھن شاہا سمجھ نہ آوے
 باہجہ گناہ اک قیدی بندہ بندہ پاک الاہا
 سارا شاہنشاہ نول کہندا بوسفت مرد کمالا
 کریں آزادی مرد سچا لڑیں قیدی بن تقصیراں
 بھل گیا پیغام تسا ڈا ہو گئی غلطی بھاری
 دوس نہیں مرنیرے کوئی بات نرا نول خالی
 کہندا خواب تعبیر جو سچی مینوں اکھ بیارے
 خشک باہیں ست ہریاں مثال کوان نظری با
 حضرت کیہا ست برسوں فصلوں تو داناں جو ہیرا

پچھول قحط پوسے ست برسوں حلقہ علی بن ابی
 پھر لڑایا بہتی محنت برسوں ست کراؤ
 سمیت سٹے دے دانے رکھو گلے نہ کیر اکلے
 شاہ ریان تے مصری لوکاں سن حیرانی آئی
 کہن گناہج خواب مہری دارا کیوں اس پایا
 شاہنشاہ کیا کڈھ قید و ان اس میرے لے آڈ
 حضرت کیا عزیز رضاؤں با بھونہ ہر گز حالوں
 ساقی واپس آکر شاہ نول باتاں آن سنایاں
 پچھپا شاہ نے کیا حقیقت تسان لطف پھیلا یا
 سمجھ بی بی حق ظاہر ہو یا کہندی یوسف سچا
 عزیز زینادی گل سن کے ہوشمند چھوٹے
 حضرت کیا تحقیق اس کارن کیتی خاوند جانے
 خیانت کرے جو والد اس دی کدی پوری پائی
 رحم کرے رب میرا میں پر مہرون بخشن والا
 مختاری ملک سارے دی غلیوں دے کر پھر فرمایا
 حضرت کیا میاں شاہ نے غلہ جمع کرایا
 تاج شاہی رکھ حضرت کے سر فریوں تخت بٹھایا

جو سب عمروں جمع رکھایا کھانے مہینہ پاسے
 جمع اتا جوں کیتی عمر جو برسوں ست شگھاؤ
 تعبیر جو حضرت یوسف دسی ساقی جا سٹے
 اثر ہو یا اس بالوں شاہ نول یوسف خبر سچائی
 ساقی گزریا حال کل شاہنشاہے سمنایا
 ساقی آن کیا چل حضرت عزت وافر پاؤ
 کس گناہوں قیدی ہو یا تحقیقات کرا نوال
 زینجانی بی ہمراہ زناں سٹاہ نے سدنگایاں
 کہن عورتاں حاشا اللہ اس چہ عیب نہ آیا
 دیکھ اس نول دل ڈولیا میرا پر ایہ رہا پکا
 قوت ہو یا وچ ایسے ٹم سے رہا زندہ دن تھوے
 خیانت خفیہ میں نہ کیتی خاوند ساز پچھانے
 خود نول پاک نہ کہاں آمارہ نفسے کم بڑائی
 ملک ریان کیا تھو درجہ وایساں بہت کمالا
 بخوبی کم انجام پنچا میں دل میرے وجہ آیا
 لچھا اک سال عبادت شوق شاہنشاہوں دست
 کار و بار تمام مصریا حضرت دے تھع آیا

بیان بی بی زینجا ضعیفہ سے دعا حضرت یوسف سے عمر جوانی پاکیزگی میں آنا

اور برادران حضرت کا واسطے غلہ کے آنا اور بنیامین کو منگوانا اور ملنا

شہر وں کل علاقہ نے آ حضرت عمر بن سنان
 جان پئی پھر مول تکی من گے جساں کھانے

ست برس جوں گزر مدھلے قحط مصیبت آئی
 پکاراں بالینا الجمع سن کر حضرت دیوں دانے

اکثر لوگوں کی بات یوسف وی پاس زلیخا کرنے
 دولت ساری بی بی واری حضرت یوسف نامہ
 دن تے رات کریدی زاری ہو گئے نین نابینے
 فرانی آتش وچہ جلدی رهندي حضرت کے رعبہ راہیں
 سایہ شاہی حضرت یوسف گنتی وچہ نہ کئے
 چالی ہزار جوان سلخ پوش ساتھ حضرت جے چل دے
 اک دن حضرت سیر کریند اس طرف لوں آیا
 توبہ کر دی رب تھیں ڈردی سن کر دوڑی آئی
 تقدیم دانتیں ضعیفوں تے پھر کریں دعائیں
 کہن زلیخا مل گیا اے کتھے حسن جوانی!
 فرمایا عشق موجود ہے بھی بی بی عرض گزاری
 اتنی گرمی پہنچی چاہک تھو حضرت تھیں جھڑیا
 عشق میرے دے شعلے آتش اتر تیرے پر پایا
 دن تے لائیں حسن تیرے وچہ یہی غما ہے کھانول
 جھپٹے عشق نہ کہے نہ پڑے وچہ اس گمن گیسے
 رب سکون حضرت یوسف گھوڑے تھیں لہہ آئے
 دین اسلاموں ہوئی مشرف بہ مومن دی مانی!
 بولی درگاہ عرض سناویں وقت گیا تھو آئے
 مانی عمر تیری وچہ خدمت میری سب دیہائے
 سن حضرت سر نیوال کیتا وحی حکم لے آیا
 دو رکعت پڑھن شکرانہ سجدے کرن دعائیں
 جو چاہیا سو مطلب پایا مر سجدے تھیں چائیں
 اٹھا سر سجدیلو ڈٹھا حضرت وافر حسن سوایا

مال لیا دن وقت گھوڑوں کھانول بھگتے مرے
 ہوئی محتاج ضعیفی حالوں رہا نشان نہ دلاہوں
 بدن ہوئی کمزوری بھاری غم عشق دا سینے
 دل دی اکتیوں ہر دم یوسف تے ساتھ بٹھاپیں
 باہر نکلن گھوڑے آپر لوک ہو دن مہر ائے
 چار ہزار کر بند زریں ہزار عقلمند دل دے
 زلیخا بی بی تھیں جاگھ پوجا بت توڑ آیا
 کہے کہیم ذرا رک جانا مجزول بات سنانی
 گھوڑا گھرا لیا کر حضرت سکیاں جدول ندائیں
 برباد ہوئی وچہ عشق تیرے دے پھر بی بی فرمائی
 دیہ چاہک پھر حضرت دیکھا آہ بی بی نے ماری
 بی بی بولی اس آتش تھیں دل میرا ہے سڑیا
 رہنا نہ چاہک تالہ تھیں خود کساں از مایا
 سب ظہور تیرا ہی دیکھا اپنا آپ نہ پاؤں
 اوم ہوجانن جو پئے جاؤن دو دن رات سویرے
 ایمان لیا توں رب میرے پر پھر حضرت فرمائے
 کہن حضرت منگ جو کچھ منگیں دیسی ذات خدائی
 او ہومر جوانی منگاں رو رو آکھ سنائے
 کراں عبادت پاک ربیدی نہ دم منائع جائے
 کہہ دوست جو کہتا چاہیں پاک اللہ سر پایا
 ایسے نہ سی سر سجدیلوں چایا بی بی کہے ندائیں
 کرے قبول لائے ال عمر قتال پاک خداوند سائیں
 دیکھ صورت خود بی بی اپنی رب و اشکر بجایا

ایمان ترقی اتنی پانی حضرت محفل سدا یا
 کہندی بی بی چھوڑی ویسا غیر ان تھیں منہ موڑاں
 عشق بی بی دادھائی کر کے حضرت سے دل آیا
 دن چالی وجہ اس فرقت سے حضرت وقت تکھایا
 پھر رب حبیب یوسف دی بخشی تے پھر عقد پڑھایا
 حضرت یوسف خاق الدول دھیان پڑا ہی صرے
 فقیر تھا جہاں مدرقہ دیوں پاک بے تھیں ڈرے
 ملک ساسے وجہ پاس کسے سے درم نہیں تہہ آمدن
 بیچے سال غلام کینزاں غلے پاروں جسا دن
 پیلجوں سال مکان زمینوں پر بے دخل سدا دن
 سنویں سال بیچوں کھانے دے اہو سب سے
 ہو جبران کہن ثناء ایسا سنیا تے نہ تکلیا
 بے صد گروا فکر خدادا آزاد کرے سب تائیں
 قحط اندر کدی نبی خدادے کھانا نہ رچ کھا دن
 ستویں سالوں دن باقی چالی مگر رہ گیا تھوڑا
 پچھلی راتیں زاری کر دے حضرت کہن الا ہا
 آیا حکم خدادند عالم تول اسے یار پیارے
 حکم ربے تھیں حضرت یوسف سب تول پیش بلایا
 پاک جمال جو حضرت یوسف مجھکھ پیاس بھلائی
 قحط گیا پیدائشوں ساسے الہد کرم کماٹے

جلی چھوڑ حضرت تول پاسے حضرت فیہ بلایا
 دل وجہ حب خدادی آئی مور نہ رہ گیاں لوڑاں
 حکمت ربی راز اس سے وجہ حضرت اکھٹا یا
 چالی برس نہ دردی بی نے میسی اتنا پایا
 ہوئی محبت اکو جی ہی نیک اولاد بھی جسا یا
 قدر مو اتن حاجت منداں فروخت غلے کرے
 اک من غلہ دس دینارین مل قحط تھیں پڑھکے
 دوجے سال بیچوں غلے سے مویشی بھی وک جا دن
 پوتھے سال سامان گھرا اندر حضرت پاس وکاون
 چھویں سال اولاد بہہ کرے کر دالے کھا دن
 با بچہ فروخت کوئی نہ ایسا جو رہیا وچ گھر دے
 عاجز خلقت حضرت دھٹی آخر نہ رہ سکیا!
 ہو جو مل کسے دا میسی دتا فیہ انہسا میں!
 بیج کھا لوال تال میرے تائیں بھیل مسکین نہ جا دن
 نانیوں تنگی خلقت آئی مبرز رہ گیا بھورا
 ہندے تیرے نانیوں ہر دے میر یا شاہنشا ہا
 زخم کھائیں نکل دکھائیں رچ جا دن گیسکے
 برکت والے مہرے اہرول ذرا نقاب اٹھایا
 گزر گئے دن چالی انوں ہوش کس نہ پائی
 بے شمار تاج ہر یا پھر ہر کوئی رچ رچ کھائے

شنام سرور چھوڑ سببوں خلقت چار چو فیروں
 نعلہ لبین سرور چھوڑ اول ہر دم شنام سو فیروں

بھائیوں کا مصر میں آنا اور واپس جا کر بنیامین کا لٹا پھرنے کا تذکرہ باب اولیٰ وغیرہ

حضرت یوسف یا بھوں غلہ کتے نہ ہوس جائے
 بنیامین یعقوب نبی سے رکھیا خدمت کار سے
 بھائی حضرت یوسف مصر سے داخل سالے ہوں
 حضرت ایسے تائیں بھایاں ہرگز نہیں پھساتا
 حضرت پھیا کون کوئی ہو کم کیا کیوں آئے
 بولے ہاں کنگالوں آئے تے ہاں قسط ستائے
 حضرت کہا جاسوس تیس ہو میوں نظری آؤ
 کہن بھائی یہ کار نہ ساڈی فرزند یعقوب نبی سے
 حضرت پھیا کتے بھائی تیس پڑتھیں سارے
 تے اک عمر چھوٹی سے اندر کھالیا بگھیاڑے
 کہن بھائی بیوطن مسافر کیا ثروت گزاراں
 بھائی آکھن باپ نہ اس لوں کہے اسٹے گلے
 حضرت کہا اک قید تسال تھیں رکھاں گاسٹے
 بھائی رکھ لیا اک حضرت باقی گھروں آئے
 کہا اک اک بوجھ شتر دھول سی بھائی لیاؤ
 مک مصر تھیں بھائی چل کروچہ کنگانے آئے
 ہو کچھ گزری سب حقیقت پٹیاں باپ سنائی
 اک اک بوجھ شتر دانگے سے زیادہ سانوں
 جے نہ بنیامین جاوے گا لے نہیں اک دانہ
 پھیں بھائی بنیامین حفاظت ساتھ رکھا سال
 سپرد پیری حافظا و ہر بات نبی فرمائی!

باپ حکم تھیں بھائی یوسف دانے لیوں آئے
 باقی سے دس لے کر خرچہ ٹرپے مصر درباب سے
 حضرت لولے پھچان سبھانوں جان پام کھروں
 شاہ عزیز مصر داوالی ہوسا نہاں نے جساتا
 شکل تہاری بہت پیاری دل میرے لوں بھائے
 خواہش اناج خریدن ساڈی مطلب ہونہ کائے
 دریافت کر سوال ایسے داد دشمن خبر بتاؤ
 دوست رب دا باپ اسٹا اسٹے نیک عقیدے
 آکھن بارل ہے اک پھے پڑدی خدمت کائے
 حضرت کہا کیسا کی سند گواہی بات نہیں اہتبا سے
 فرمایا چھوٹا بھائی لیاؤ اس تھیں سچ تاراں
 کرسال کوشش جے اوہ بھیجے شاید تیرے وتے
 جاؤ اس لوں لے کراؤ پورا پستہ بتائے
 بوجھ شتر دا اک اک داتے حضرت فرمائے
 غلام تائیں فرمایا حضرت پونجی بوجھ پھیاؤ
 پھچیا باپ مصر دا حالا بیٹیاں حال بتائے
 خواہش بنیامین عزیز سے طلب دیکھن دی آئی
 جے کہ بنیامین لے جا بیٹے کیتی عرض تسانوں
 ہے عزیز تاکید کرائی خالی گھروں جانا
 باپ کہا اعتبار تسال نہ وانگ یوسف پھتال
 کھولے بھار جو قیمت لے گئے بھاروں کل آئی

آکھن بیٹے آبا پونجی آگئی واپس مڑ کر
 اک اک بو جھاد توں ددھ پائیے بنیا بن کجیے
 عہد خدا دادے فرزندال حضرت ہاں کرایا
 جاون لگیال نبی اللہ دا فرزندال فرماندا
 پونجی واپس لے کر جاؤ شایر بھیل کر آئی
 فرزندال توں ٹورے غیر کر دے گریہ زاری
 کٹ مسانت بعد وناں کچھ وچہ مہرے آون
 جھک بھایاں نے ادب بجایا حضرت یوسف لگے
 چھیا حضرت جو پونجی بھجی بھایاں پیش ٹکاٹی!
 نوکر کھلے قسم قسم دے دسترخوان رکھا دن
 بنیا بن اکیلا بیٹھا کر دا گریہ زاری
 بنیا بن کہا اک بھائی ہاں میری دی جایا!
 یوسف نامن بھایاں کہا کھالیا بگھیاٹے
 بھایاں پاسوں لے اجازت آکھن آہل کھائیے
 فقہ تھہ اٹھا کر حضرت جال منہ اندر پایا
 چھڑک گلاب اٹھایا حضرت کہا برگی تینوں
 دیکھ تہاں بیہوش ہو یا میں دیوں وانگوں بھائی
 بنیا مینا توں میں بھائی بھایاں کار کماٹی
 سن حضرت تھیں بنیا بنیے فیسہ بیہوشی آئی
 بنیا بن کہا وچہ بھول تیر لول کر دا زاری
 روتیاں بن نابینے ہوئے تلخ ہوئی زندگانی
 پھر حضرت سب بات بھایا ندی بنیا بن سناون
 تے پھر جاون کھو ہے اندر لکالیا پھر کرواناں

طرف مصر دی غلے کارن چلے جائیے پھر ٹرکے
 کہا یعقوب نبی نہ بھیجاں جے نہ قول کرائیے
 اللہ حافظ بنیا بنیے یعقوب نبی نہ مایا
 اکٹھے نہ دروازہ لنگھو شفرق ہو یوسف نامدا
 ایہ نہ رکھن روا اسانوں توکلت علی اللہ فرمائی
 اہل کنعانی بھی سب روون مل مل وارو واری
 میاں خیرال حضرت یوسف خوشیوں بول سناون
 دستار خلیل اللہ دی دے کر باتاں کرنے لگے
 غلاموں خورش کھلاؤ اعلیٰ حضرت بات سنائی
 مائی جہئے دو دو مل کر گے حکموں کھا دن
 حضرت پھیا توں کیوں روئیں دس حقیقت ساری
 مینوں یاد رہے ہر ویلے اس دے ہجر روایا
 جے اج ہوندا مل کر کھاندے غم جسدانت مائے
 کھان ہانے ہورس قلنے کہندے ڈیرالائیے
 بنیا بن دنناں دی چکوں ہو بیہوش سدا یا
 بنیا بن کہا پت بنیاں برگی پوسے نہ مینوں
 نام یوسف کلم ہو یا میں تھیں روواں سپہ جدائی
 چھوڑ شمال توں گئی جدائی ہن رب خوشی دکھائی
 ہوش آئی تال حضرت یوسف پیروی خبر چھائی
 بیت الخیران عبادت اندر اس نے عمر گزارے
 حضرت یوسف کر دا زاری سن کر درد کہانی
 لے جاون حال پیو تھیں مینوں ٹاٹدی مار کر اون
 بھایاں دیکھ تہاں سہ اس دے ملیا مہر کاناں

دے مصیبت تخت بہا یا میرے المد میتوں یا
 پاس رکھاں کر جبہ تینوں موج خوشی دی مانی
 اک اک شتر لدا کر غیلوں رخصت حکم کرایا
 اک منزل جاں گنٹا گبرے مگر غلام دوڑایا
 صاحبزادے کہن پیالہ ناپیں اسال چھپایا
 دیو اسال غلہ ضامن ہو پھر کہن نبی دے جانے
 ایتھے چوری کرن نہ آئے پہلے چور نہ ہیسال
 کہن ہتر اس پکڑ لے جاؤں دے بو بھول پاؤ
 حضرت یوسف بیٹو تھیں چوری ویسے تاسی بھال
 شریعت نبی یقور بل چورے رکھاں سال سنایا
 پیرا وہ بیمار اہاندے دیکھے بیانیے اگون یا
 پیالہ شاہی نکل آیا سارے واپس آندے
 کہندے شاہ عزیزا تیرا احسان اسال پر بھارا
 لے جائیے اس پاس پردے من شاہان فرمایا
 کیتا خود اقرار تال تے پور جو پکڑیا جائے
 تال کہا پیغمبر زادے نرد بھلے اکھراؤ
 کہن شاہان سچ کہتا تیرا عجب نہیں اس چوری
 حضرت یوسف دل و چہر کہا ظاہر نہا کہ سنایا
 کہن لگے اے شاہ عزیزا اس دا بڑھا آبا
 دیکھے ایس احسان کریں تول پھر حضرت فرمایا
 با بھول چورے پکڑال پور لے انصاف کہا لال
 کہن لگا اک باپ اسال تھیں عہدالمد واریا
 میں نہ جاسال آپر کہ چکر لکھیا یا پ نہ میرے

بات نہ بھایاں ظاہر کرنی کراں تا کیدال تینوں
 کھانا کھا لے ول بھایاں تن دن رات دہاڑ
 پیالہ چاندیوں بڑت جواہر بھار بھائی دھہر پاپا
 آکھیس شاہی چور تیں ہو پیالہ تال چھپایا
 کہے پیالہ دیو جے غیلوں لسی شتر لدا یا
 معلوم تال تول قسم المد دی شرارت کرن آئے
 کہا غلام ہتر کیا تے ہوئے جے چھوٹھے کہاں
 شریعت سادی اس خطاؤں ایہا خبر کھاؤ
 بھائی رکھ لیا بھائی نے ذقے لاختل یاں
 قانوں مصدا بھایاں تانیں حضرت نہ بتلایا
 بنیانیے بیمار ڈٹھا پھر ہسی سب دے بھول
 حاضر ہو دربار حضرت دے پھرا وہ اکھ ساندے
 من بھی سانوں بخش معافی کر ساڈا چھٹکارا
 حکم شریعت دین تال پر میں ہے عمل کرایا
 پاس آوہ صاحب مال ہے گا سال اک قید ترائے
 پھر کیوں چوری کرو اسادی کیا جواب بتاؤ
 پہلے چوری کردار یہاں اس بھائی اک ہوئی
 ہرے تیں خود المد جانے ہوئے تال بتایا
 اس دے با بھول رکھ کے تول اسیں جو گئے سبھا
 حکم شریعت دین تال اس پر عمل کسایا
 نا امید ہوئے پھر بھائی کہن صلاح بتاواں
 گناہ پہا جو سہر کر چکے حال یوسف وایا
 یا حکم کرے رب میرا جس دا بہتر حکم چور میرے

رہ گیا اور وہ چہ معروے بجایاں رخصت کروا
 بنیامین اسال دے کیے جے توں چھوڑیا ناہیں
 ہوئے تیار لڑائی کارن یہودا لھرہ مارے
 باقی بجایاں رہندیاں تائیں دے شکست وڑائے
 معجزات نبی دا ڈٹھا ہر کمزور کھلوانے
 حضرت یوسف کہہا بجایاں نوں سمجھیا اتساں جوانوں
 ماہتر ادیاں کہہا بیشک ایویں رب دی مرنی
 پیغمبر مہیشے کر کے چھوڑاں حضرت کہندے
 یہاں ہوتا تے نوں جانے کہندے پیڑ نوں کہنا
 ماہتر ادے آئے گھر نوں پیڑ نوں حال سنایا
 اس چھوڑاں کارن لڑیاں فتح نصیب نہ ہونے
 اس لہی دیاں لوکاں پوچھیں اس چھوڑاں ہمسال
 فرزنداں تھیں سن کر حضرت کہن نہیں یہ بجاوے
 لے آئے گا شاید سب نوں پاس میرے حق قبائے
 پھیرو ائمہ انہاندی طرفوں کہن یوسف افسوسوں
 فرزنداں سن آکھ سنایا تم بے دی کھائیے
 ہلاک ہولوں گا یاد کریندا انہاں دوہاں تائیں
 بے قراری غم میرے دی پاک خداوند جسائے
 نبی یعقوب کہہا فرزندال معروم نہیں ہو جھاڑ
 نقل رہتے تھیں نا امیدی کا فر لوکاں تائیں
 یعقوب نبی پھر بیٹیاں دے تھو اک کجھ خط پچائے
 حضرت یوسف نوں خط پیو دال بھائی کھڑا اندے
 حضرت یوسف پیو دے خط دا ٹوڑا ہاب پھانے

اک روایت بجایاں کہہا شاہ عزیز ہما مردا!
 لے جانواں گے سب آتیں تھیں زور دتا رہ سائیں
 چالیس ہزار بہادر جنگیال سن کر ہوش و سانسے
 خلیل السدی پگڑی حضرت یوسف پاس دکھائے
 حضرت یوسف پکڑے تھیں ڈاڈھے غابروائے
 اسال مقابل دانہ کوئی ہے پڑ زور وں شانوں
 پکڑے گئے تھو تیرے اندر سن لے ساڈی عمرنی
 نہیں تے ایس دلیری پاروں ایٹھے قیدی ہندے
 بیٹے تیرے چوری کیتی پے گیا ایٹھے رہنا!
 قید ہے بنیامین معروم شاہی جام چھپایا
 پکڑا یا سانوں شہ عزیز بے ہوش نہ گتیا کوئی
 تے ایہ قائلہ جس ہمارا ہے آئے ہاں سج کہساں
 تسال بنائے بات دلوں ہی ہن مبروں رہ آئے
 حکمت خیراں والا مالک جس مسلم سب حال
 سفید ہو یاں غم جن دیوں اکھتیں خوشیاں گتیاں کوسوں
 ہمیشہ یاد رکھگا کروا یوسف آکھ سنائیے
 کہہا یعقوب نبی فرزندال کراں شکایت ناہیں
 میں جانا جو رہی طرفوں بھید تسال نہ پانے
 یوسف تے بھائی اس دنیوں جاتلاش کراؤ
 مؤمن ہر دم رحمت آساں رکھن ہر ہر جائیں
 پھر ہر رخصت پیو دے پاسوں وجہ مہرے آئے
 حضرت یوسف پڑھو کر خط لوں گریہ زار کریندے
 یعقوب نبی پڑھو خطے وچوں ٹر یوسف ہاندے

گھلایا پھر خط قاصد کے ہتھ لکھیالے فرزندوں
 بے خط بھائی کہن حضرت نول غریب اسیں پر دیسی
 اسیں آئے گھر والے ساڈے لکھیاں اولن بڑیاں
 فلہ پورا دیہہ خرایت شاہا عجز سنایا
 حضرت یوسف نے فرمایا جاں تسان سمجھ نہ آئی
 کہا انہاں کیا سچ تو نہی میں بھائی یوسف آیا
 تحقیق خداوند ابرا ساڈے بڑا احسان کرایا
 حضرت یوسف تھیں سن بھائی کہند قسم غفاری
 جو قصور گیا ہر ساتھیں بخش قصور اساڈے
 بخش دیوے رب پاک مہرباں مہربان سبھاں تھیں
 کس باعث تھیں پیو دیاں اکتیں چھوڑ گیا بیناں
 حضرت یوسف کہن بھیرا نول تو گرتے لے جاؤ
 باپ آفے خود مینا ہو کرتے سب کنبہ آئے
 بھائی چھوڑ مہرول وطنان خوشیوں قدم چلئے
 کیہونہ بڑھا بہک گیا لے یوسف دی پا نول
 بعد خبر لے آیا قاصد گرتہ منہ پر لایا
 فرزند نبی کنگانے آئے آپینام سنائے
 اول العہیت نبی لے ساری طرف مصر دی جادون
 رستے وچہ یعقوب نبی نول جو ملے فرماون
 سننے والے کہن اسیں ہال سائے اسد بڑے
 حضرت یوسف اس تھیں پچھول ہمراہ شکر آئے
 رل مل وچہ مصر دے آئے لیکے مال پیڑتاہیں
 سجدہ کرے سکے بھائی حضرت یوسف آگے

کر ومنت جا شاہ عزیزے بھائی چھوڑاؤ بندل
 کر کر یاد بھر وچہ اس دے بڑھا باپ رسی
 نکمال ہدیہ پیش جو کیتا دیوں جنسال کھریاں
 ہیشک کرن خرایت جیٹھے پاون اجر سوایا
 تسان کی کیتا ساڈھ یوسف دے نالے اس دے بھائی
 حضرت یوسف کہا میں یوسف بھائی پاس بٹھایا
 جو پوہیز صبر تقیہں کر دا کرے نہیں رب ضائع
 رب پسند کیتا ہے تنول ابرا ساڈے سرداری
 حضرت کہا الزام نہیں کچھ ابرا ج ساڈے
 میں قصور ساڈے بخشے ملاؤ باپ اسان تھیں
 آکھن گرتہ تک تیرا رو رو نظر گوانی
 آوے نور نظر وچہ اس دی جا اکھیں پر لاؤ
 اعلیٰ قسماں کیڑے کھانے دے رخصت کروائے
 تے یعقوب نبی گھرا اپنے اہلال آکھ ستائے
 سن اولاد کہے نول وہی رب دی قسم اٹھانوال
 ہو بیتا کیہا جو میں جانا ساڈ تسان نہ آیا
 پیو جی حضرت یوسف سب نول اپنے پاس بلائے
 ہمراہ سب شکر حضرت یوسف راہ وچہ ملتے آون
 وچہ ساڈے یوسف میرا ہے یا نہیں سناون
 سوار اسی اڈٹاں پر گرتے اچال نول سر کرے
 باپ بیٹا پھر لے جدا یوں سچول مینہ برسائے
 بٹھایا ابرا تخت دو ہال نول کیتے فرزند اسیں
 حضرت یوسف کہے پرتوں پتے خواہ اولاد لگے

کر کے فضل نکایا قیدوں شاہی تخت دو اسے
 میرے تے درج بھائیاں شیطان کھڑے بہت کماٹے
 خبر دادا وہ حکمت والا جو شاہاں دانشا ہے
 دین اسلام ترقی پائی برکت نبیاں پادوں
 تقییر معات کراؤ ساڈی گناہ کما سے بھارے
 نہر بانے بخشش والا اسدے درویاں آساں
 راضی ہیں یا نہیں بھائیاں پر حال سناؤں سارا
 خطرہ پیا انہاندے تا میں خون قیامت ہولوں
 دعا یعقوب نبی پھر کیتی لے میرے رب تاضی
 کراں دعائیں فضل کریں توں لے ستار غفار ا
 قانی ملکوں طرف بقا دی لے گیا خالق سائیں
 بخشیا علم تعبیر خواہاں دانے حکومت جائیں
 دنیا اتے قیامت ہر جا فضل چاہی دا تپرا
 نتر سالان عمر ہوئی کسی پشاں قبول دعائیں
 حکم خدا کھیں دنیا توں چلے گئے بے عذرے

ادہ خواب میری رب سچ کرائی بہت احسان کماٹے
 کر کے فضل ملایا تینوں میرے پاک خداٹے
 رب میرا تیروں کردا جو کچھ کرنا چاہے
 ہدیے اہل مصر کھیں پائے بھائیاں باہجہ شماروں
 بھائی حضرت یوسف سندے کہندے باپ پیالے
 کہا باپ قریب وقت ادہ میں رب کھیں بخشا ساں
 یعقوب نبی پھر حضرت یوسف کہا بر خود دادا
 میرا بکڑو سید ملنگ معانی تیرے کولون ! !
 حضرت یوسف کہا آبا میں بھائیاں پر راضی
 بخش گناہ اولاد میری دے توں ہیں بخشنا راد
 اس کھیں پھولن کم خدا کھیں نبی یعقوب لے تا میں
 حضرت یوسف کہا خدا یا تو میں میرے تا میں
 زمین آسمان خالق توں ہی توں ہی دوست میرا
 نیک بختاں و چہ راہیں میںوں لے میرے بسائیں
 پدہ و فاتوں برس چومی جاں حضرت یوسف کردے

بیان اصحاب کہف

شاہ بڑا تے لشکر بھارے رقبہ رب بڑھایا
 سن کر دتیا نوس لڑائی لشکر حکم چڑھایا
 دتیا نوس فتح ہمتہ آئی اولاد اس قید کرائی
 دتیا نوس خدا خود بن کر پوجا پیا کراٹے
 رب العالم سرور تائیں و چہ قسم آن بتایا
 کریں خلاص خدا یا قیدوں کر تیاں کریم نکائیں

شاہ اک روم ولایت امدد دتیا نوس سدایا
 اک دن اس نے خیراں پایاں شاہ اک لڑنے آیا
 جو شاہ لڑنے کا دن آیا موت لڑائیوں آئی
 پنج بیٹے اس شاہ دے حسین خدمت و چہ لکھاٹے
 کہف اصحاب ایسا شاہنواز سے قصص نبیا و چہ آیا
 قائم دین اسلام آپر لکھ کرن جو ان دعائیں

آپس اندر اک دن انہاں ایہ صلاح بنائی
 کہ جہلہ کچھ بیکھے ایتھوں جائیٹے ہو۔ اس جانی
 وچہ چونگان جائے شاہ کھیڈن ساٹھ اسان لیجئے
 ملیا وقت گئے جاں کھیڈن راتو راتیں جانڈے
 بعد ملن پھیں پھراو پھین جاڈ کیت عزیز و!
 کہن عیالی کون خدا ادو جس دی طلب تسالوں
 جس نے ملک عدم پھیں سب لوں ملک جوڈے آندا
 ہمراہ چلے بکریاں چھڈ ساٹھ کتا بھی آئے
 پاسبانی پھر بکریاں دے سالن کتے تائیں
 کرے دعائیں یا رب سائیں طاقت دیدہ کھنڈاں
 مت مارو میں عاجز تائیں میں کھروں بیزادی
 بات گتے دی کہف اصحاباں اٹھ دلاں پر پایا
 آپہاں اندر اک غارے کہن ذرا دم لایے
 کہف اصحاب گئے وچ میندہ پاک رے فرمایا
 رب فرمایا فیر اٹھا کر انہاں جس ربتائی
 تہنی مدت میندہ ہے اوہ سمجھ آپس وچہ جادون
 جس جگہ اوہ خواب کریندے غارہ مو نہیں پر آئے
 آکھن ایہ تین چوٹھا کتا لکھیا وچہ قرآنے
 ست بندے اک کتا انہاں ایویں لکھیا پایا
 پچھے اک انہاں پھیں انہاں پھیرے مدت کتنی
 پچھن والا کسے تساڈا جانے اللہ تعالیٰ
 مں بھیجو اک ٹھس شہر لوں لے لہ و پیہ جائے
 اک انہاں پھیں کھانا ایویں جاندا وچہ باڈ لے

شاہ ملعون ستا دے سالوں دعویٰ کرے خدائی
 رب جو ہے زمین آسمان واکریٹے پوجا بھائی
 تمام قریب اسپس اس جاؤں جائیٹے متے پکائے
 صبح ہوئی چند بندے ڈٹھے بکریاں چرواندے
 کہف اصحاب کہن راہ ربدے جائیٹے اہل تیزو
 کہن اصحاب جو سب واخلق دے ہدایت سالوں
 تروں عیالی سن خوش ہوئے سچا سخن انہاں ندا
 کہن کتے لوں دور مٹاؤ بھونک متاں پکرائے
 زخمیوں زخمی کتا کیتا مڑے نہ اوہ پچھائیں
 طاقت بات کرن رب دتی کتا کہنڈا یاداں
 جس خالق دی طلب تسالوں مینوں بھی حسب بھاری
 کر کے رحم اٹھایا کاندے ساٹھ پیار رکھایا
 کر کے سفر تھکے ہاں یاد و نیز کھری پل پائیے
 پردہ گوش انہاں پر پایا تے کئی برس ستا یا
 کرن معلوم جو کس فرتے لے ربدی یاد رکھائی
 دقیا لوسی لکھن انہاں ہر ہر طرف ڈھونڈا دن
 فضل رے پھیں غارہ اس دامنہ سوزا کھری ہو جائے
 کہن ایہ بھی بیچ چھوواں کتا کون خدا بن جانے
 تیں سو بزرگے پچھ پچھوں خواہوں رب اٹھایا
 گئے آکھن کھٹا اک دن پھیں یاد ہے دن جتنی
 جتنی دید ہے وچہ خواہے ہو کی جانے حالہ
 ایسا جلے کوئی خبر نہ پائے لے کر کھانا آئے
 دقیا لوسی دے لہ پیہ زوٹیاں دیہو پکندے

دیکھ دو پیہ نان بائی نے اس لڑاں آکھ سنایا
 دیر بڑی کھیں دقیا لوسی گیا گذر زمانہ
 نہیں تے شاہ دے وچہ حضورے میں تینوں لہجواں
 کہتے اصحاب ہویا سن حیراں اپنا حال سنایا
 بادشاہے سنگا کر اس لڑاں کیہا سننا تو میں حال
 کہے امیں چند بندے دوتے چھپ وڈ پوچر غاہ
 کھکیاں نیند پٹی اس لڑاں ہاں آج آکھے سارے
 ڈر دے مادے چھپ چھپ کے میں کھانا لیون آیا
 اصل حقیقت اللہ جانے میںوں سمجھ نہ آئے
 حیراں ہویا سن شاہ گل اندی کہے دینی علما لڑاں
 جہاں پناہ شاہا ایہہ سچا عرض علما لڑاں کہتی
 زمانے پھلے گذر یا ادہ شاہ کتاب تالیٹھے پڑھیا
 اسوالہ باشوکت ساقفی ہو کر ساقی اس کہتے اصحابے
 جہاں نزدیک آئے سب نکالے کہتے اصحاب پکاکے
 دیکھ تسا لڑاں زغم کھا ون جہا پہلے سمجھا لڑاں
 کہتے اصحاباں پاس گیا پھر کہتے اصحاب پیارا
 مر یا دقیا لوس مدت داد تیا چھوڈ پسا
 کہتا میں دل جوئی کر سناں کہ سناں قلد تمہارا
 کہتے اصحاب کہن دل سارے خواہش نہ دجوئی
 اگو خواہش پاک خدا دی دل اس دیول لایا
 ظاہر نیند تکن دل اللہ تیک قیامت تائیں
 بادشاہ ماہر کھڑا اڈیکے کہتے اصحاب نہ آیا
 واپس آفسوسوں کہند انظر نہ پیٹے پیارے

و فن زمینوں دقیا لوسی تده خس زمانہ پایا
 دیرہ حصہ میںوں بھی اس کھیں لبھا جو خزانہ
 تیں کھیں چھینے کل خزانہ منیں سچ بتا لڑاں
 صحیح ہوئے سن ایہہ گل بندے شاہے خبر پچایا
 کہتے اصحاب سنایا حال گذر یا اپنے دال
 ظالم دقیا لوس شاہے کھیں ہو عا جز بیچارے
 اکھدیاں سادگی بھکھ ایہہ خوف ظالم دامارے
 لے کھانا میں دیاں روپیہ انہاں شود پچایا
 اک گھڑی کی نیند قادر قدرت کھیل بنائے
 دقیا لوس زمانے کس وچہ ہویا تساں کچھا لڑاں
 ظالم دقیا لوس کہلے خدا خود ہی بندہ تیتی
 اصحاب کہتے دی بات شاہے لڑاں تہڑا ہی کریا
 دیکھن آیا انہاں تائیں لہے مدت جو خواہے
 کھڑو ددہ جو یاد تہارے دیکھ نہ کرن گذرے
 خوب تسلی کر کے انہاں فیر تساں لے جہا لڑاں
 کہے شاہنشاہ ملنے آیا حال بتایا سارا
 بادشاہ کلم عادل ہے من جو غمخوار ہمارا
 کرو صلاح کیا ہے مرضی دیکھن آیا پارا
 ہی نہ حاجت کھا ون میںوں غرض نہ دنیا کوئی
 کہہ ایہہ بات پیٹے دچہ نیند حیراں کھیں چت چایا
 گم ہوئے وچ لڑا ہی ہو نہ نہ ہیاں چاہیں
 دیکھن غارے جانا چاہیا نہ کدھر سے راہ پایا
 عبادت گاہ اک بستی اندر پاس بنائی غارے

سورہ عالم نون رب العالم خبر قرآن بتا ہے
 ڈھلے سے سورج دی دھپ غلوں بائیں جانب
 امن امان و رح غار میدانی قدرت رب دکھائی
 جس گمراہ کرے نہ کوئی اس نون راہ دکھائے

دیکھیں توں دھپ غار اس کو لوں اپنی طرف چائے
 وگرمی نہ سردی انہاں کسے بہار سے نکلے
 جس ماہ دیوے سستی تعالیٰ اس نے ہی راہ پائی
 پاک خداوند جس پر راضی اس نے رتبے پائے

بیان حضرت شعیب علیہ السلام

شہر مدائن سے وچ آئے نبی شعیب پیارے
 نعلق آواز نہایت شیریں صورت خوب اجالی
 حضرت صالح دی اولادوں نبی خدا کے آئے
 قوم انہادی تو لن اندر بڑا اندھیر مچایا
 حضرت ساتھ زبان سیلی روز بروز ہٹا دن
 جھگڑن ساتھ نبی دے آکھن تیرا دغل کیا تی
 واحد ذات بلے پر انہاں نہ ایمان لیاندا
 تنگ ہو کے پھر نبی اللہ دے رب نون عرض سنایا
 حضرت جبرائیل فرشتہ آیا حکم جباروں
 لے جا اہل ایمان تائیں حکم خدا و آیا
 امت لے کہ نبی اللہ دے شہروں باہر سدھاندا
 غضب اللہ دے نساں پر کہندے نبی غفاری
 لے پیغمبر اہل ایمان جہوں شہر کھیں جاندا
 سن آوازہ تہر کفار اں جاناں نکل سدھایاں
 کل اچھے ہن کرن نچولاں اچ کیا سر پہانی
 مان کیا پھر اس نہ ندگانی کہ لونیک کمایاں
 او ہوا فائدہ پا دن والے جو کجھے سمجھایاں

صلت جنہا ندی وچ اصحاباں کرے نبی ہمارے
 حکم سنا دن خاص رہا تا حضرت و صفت کمالی
 وچ قرآن مبارک جس دے اللہ حال سنائے
 تکراری دے دی ہتھ پھیری خدا د انون بھلایا
 حکم خداوند جنو نکر آوے ساتھ تاکید سنا دن
 جنس ہمارے بیارے تیرا کیا گیا تی
 ہا سے کھٹھے وقت لنگھاندا تنگ نبی نون آندا
 مادہ عذابوں انہاں تائیں جنہاں ظلم کما یا
 دن دو جے نون وقت فجر دے ہوئی تہر تہاروں
 دو ہیں جہاں اہل ایمان کران کریم داسا تہ
 ہن ہن کافر کہن نبی نون چھوڑ گھراں کیوں جانے
 نافرمانوں دیکھو جلدی مرسو ساتھ خواہی
 آیا جبرائیل الہوں سخت آواز سناندا
 آگ لگی سب مال اسباباں چیراں سب جلا یاں
 پاک قرآن بتا دے خبر ان کی دنیا نہ ندگانی
 موت انہاں دیوں سجھاں پاؤں خبراں غیب سنایا
 تو بکر و معانی منکر مشکل سہن سزایاں

اپنا آپ سمبھال یوسب عاجز کہے سنا کے
 حیوان اسباب تے فصل مکاناں کوئی نشان نہ پایا
 واہ سبحان اللہوے نعرے مومن دیکھ لگاؤن
 پالیں ساڑوں پالنتہا سے کہیں غریب تواری
 دیہہ حیاتی باہجہ کفاراں سب چیزاں پھر پائے
 کھیتیاں باغ مکان اسباباں پاؤن پھر انعاماں
 دنیا دل لڑوں مول نہ بھاؤے لگی عشق بیماری
 بل مینوں بل مینوں یا لب ہر دم عرض سناؤے
 غمراں دیکھن طلب نہ حاجت باہجوں حق نطائے
 ادہ بھی پہلے وانگر عشقوں رو روڑے لایا
 دیدے اندھے روشن ہوئے نظر سبھا شے آئی
 اسے رب باہجہ دیدالتیرے بن نہ پکڑن نسکینے
 تیرے پاک جمال بغیروں مزہ نہیں زندگانی
 خوش خبری وچ دنیا دیواں صبروں اجر سوایا
 ترس ترس کے دیکھن کارن عمر گئی ہو پوری

کہن تھوڑے لڑوں سمجھ بہتا کن دلیدے لاکے
 حکم خدا کھیں لے کے مومن نبی شہر سٹرایا
 چیز کے نہ رہی حیاتی مردے نظری آون
 کیے دعا پیغمبر یا کہ کچھ لیلہ سادی
 کتھے رہے باہجہ مکاناں کھائے کیا کھائے
 دعائی تھیں پاک خداوند زندہ کرے تماں
 اپنی وچ زندگانی حضرت کرے رہندے اری
 وصل الہی باہجہ لے لڑوں ہور نہ ہرگز بھاؤے
 اکھیں لڑکیتا قربانی خاطر دید پیار سے
 پاک خداوند نیر دوبارہ لڑا اکھیں وچ پایا
 بھی وادی لڑا الہی کیتی بخش عطا
 پھر بھی زادی کر کے حضرت کیتے مین تا مینے
 جتنی وادی کہیں عنایت ہو جاسن قربانی
 ملے دید ارحمت وچ تینوں حکم الہی آیا
 طاقت صبر نہ اکھیاں لکھن باہجوں دید حضوری

بیان حضرت یونس علیہ السلام

آباد بستی دیاں لوکوں دیوں حضرت یونس کن دن
 قوم اس اندہ حکم میرے لڑوں ہر ہر جاسنا میں
 بالکل اثر ہدایت نہ پاؤن ہر حکموں انکاراں
 بھیج عذاب ایہہ قوم انکاراں ہرگز ناہیں ڈرے
 سمجھے رب عذاب کریگا انہاں چھوڑ سدھایا
 مالک نام فرشتہ دو زرخ اللہ حکم سنایا

مومل ساٹھ تعلق بستی بینوا اک و ساون
 بھیجیا پاک خداوند عالم حکم پیغمبر تا میں
 نبی الہی حکم الہیوں نصیحت کرن ہزاراں
 ہو آندہ وہ نبی الہی عرض خدا لڑوں کر دے
 قوم اس تا میں نبی خدا دے عذاب آوے مایا
 رب العالم انہاں تا میں عذاب نشان دکھایا

سموم و دوزخ دی جا دکھاؤیں ملک حکم تھیں آیا
 نبی اللہ و حضرت یونس بھی قوم سچا تو ان
 عاقل حاکم دیکھ عذاباں کہے نبی توں لیاؤ
 ہر ہر جاڈھوڈ میندے پھر دے نبی نہ نظری آیا
 شاہ کہے جس بدی طرفے یونس نبی بلاندا
 رود و عجزوں بجدے پے کے ہر کوئی معافی چاہندا
 شاہی کپڑے شاہ اتادے بھولنا لیا دوالے
 ایسے طور لے عایا سادی حال عاجز ہمارا ہی
 حکم تیرے جو حضرت یونس ساؤں کل سناٹے
 سچ نبی برحق خداوند چھوڈ یا کفر عقیدہ
 چند چڑھے بقر عیدوں لے کر دس محرم تا میں
 دیہہ آزادی تیرے برے لے رب پاک تو انا
 ہاں مسکین میں رب ساڈے فضلوں رحم کماؤیں
 کہے کوئی پیغمبر کہا ظلم ذورادہ کر دا
 اسان جاناں پر ظلم کما یا کردہ گزر ہدا یا
 اسیں سوالی منگاں معافی موڑیں نہیں رباؤں
 رحمت رب دی پھیرا پایا اولہوں مینہ برسایا
 محرم دسویں عرض دعائیں قبول ہو یاں رگا ہے
 توبہ طاقت قوم کفاراں بخشے نہ رب بادی
 وعدہ عذاب نہ کیتا اللہ ساٹھ یونس پیغمبر
 ہٹ گیا جردوں عذاب آون تھیں جنگل تھیں گھراؤں
 ہن کچھ حالہ حضرت یونس واپس مٹرن سنا یا
 خوشی بخوشی آرام لوکاں کردی کار کسانیاں

آخر خستے قوم انکاری جردوں عذاب دکھایا
 دس روز یاد شاہنشاہ تا میں آکھن حال ستاؤں
 ڈھونڈو گوشتش ساٹھ ہزاراں دولت ایمان لیاؤ
 آکھن شاہا نظر نہ آیا یونس نبی سدا یا
 لیاؤ ایمان اسی سے رب پر سب توں حکم کراندا
 جانن والا سننے والا مالک رب دلاں دا
 پیر ننگے سر ننگا تاہوں جنگل گئے اس حالے
 مرد عورتاں آکھن یا رب بخش نہ کریں تباہی
 کراں یقین معافی چاہاں اسیں ایمان لیاٹے
 رحمت ساٹھ بچا عذابوں لے رب پاک حمیدا
 رود و عرضاں روز گزارن کر کہ صفت ثنا میں
 آکھن کہہا ہی اسانوں مسکیناں رحم کمانا
 کریم رحیمی صفت اپنی تھیں قہرول اسان بچاویں
 درگزدی تھیں وقت گزارو منوں حکم امر دا
 منگن وایاں رو نہ کر تا ایہہ بھی نبی ستایا
 چھوڑ تیرا دکھہر جائیے خیر ملے لہر کاؤں
 اس دے دلاؤں سوالی عاجز خالی کدی نہ آیا
 کالے بدل دھولواں والے ہٹ گئے فضل الایہ
 نبی یونس دی قوم توبہ تھیں بخشے رب غفادی
 تاں دعا قبول ہوئی سی گنجائش سی اس اندر
 آپو اپنے کسب کریندے واحد رب پوجاؤں
 عذاب نشان ہٹن تھیں بعداں قدم شہر توں چایا
 رحمت ہر لے رحمت دھٹی دل حضرت دے آیاں

جے میں پاس انہاں دے جاساں مینوں جھوٹا جاش
 بہتر پاس نہ جالواں انہاں دل حضرت دے آیا
 میں عذاب اللہ ہوں انہاں روزہ بردہ ڈر اندا
 رنج نبی و حج حکمت رب دی نہ کوئی حکم پچھایا
 دریا آپر جہاں حضرت یونس شہر دیوں سی آیا
 دلہا پتہ تھیں چند سو اگر کشتی دیوے پھندے
 دریا و چکار نہ تودی کشتی نہ آدا نہ پاروں
 نسیا میں ہی کہہا حضرت خود ہی کرن پکارے
 چہرہ تیرا دے لودوں ہر خوبی تھیں پاکی !
 نبی الہی کہن انہاں توں کہتا میرا مالوں
 ملاح حضرت دی بات نہ من قرعہ بنوم لگاؤن
 تن دفعہ آزمائش کیتی نام نبی دا آیا
 وحی کرے رب بھی تاہیں لکل حکم تھیں جان دی
 کرے ملامت نفس اپنے توں یونس نبی دا بانا
 بھیجا حکم بھی توں خالق کھالوین سمجھ نہ کھانا
 ذہہ جتنا ضعف نہ پہنچے صورت اسدے تاہیں
 چھی حکم خداوند والا پودے طورہ سجایا
 پیٹ اتلہ ددھماں بیٹے تھیں کرے حفاظت تودی
 نازک صاف شیشے دے وانگوں پیٹ چھی بکرا
 یاد الاہوں نہ دم غافل کیتا نبی خدا شے
 وچہ قرآن خدا فرمایا تسبیح ذکر پکارے
 سبحانک توں پاکیزہ اے رب پاک جہاناں
 رب فرمایا پیٹ چھی تھیں پہلاں بھی ادہ میری

مول عذاب نہ پایا انہاں ایہہ تاں خوشیاں ماٹن
 اس توبہ تھیں لانا خداوند نہیں سی سوال بتایا
 آیا رنج نبی دے دل توں واپس چلیا جاندا
 پاک معصوم پیغمبر اپنا وچہ آزمائش پایا
 سورة الصفت دے اندر اللہ ذکر سنایا
 پڑھیا نبی اللہ کشتی ملاح سوالاں کہندے
 خداوند اپنے تھیں کوئی نسا کشتی گھمن گھاہوں
 کہن ملاح ہے قسم خدا دی تاہیں ظن تہاں دے
 اللہ میں پر فضل کماٹے بات نہ تینوں آکھی
 خداوند تھیں میں نسیا ہویا سچ ایہ بات پچھا توں
 کشتی آپر جتنے بندے سب دے نام لکھا دن
 یونس نبی پیاسے تاہیں وچ دریا سٹایا
 پیٹ نبی دے آون پاروں رتیرا غلے پاندی
 اے نفسا کر غلطی دیکھی مسیحا کیا ملکا نا !
 قید خانہ ہے پیٹ تیرا ایہہ حفاظت ساتھ کھانا
 خوف خدا دے پاسوں چھی امن رکھے ہر جائیں
 خودوں سوچیں اے انسانوں قدر حیواناں پایا
 کدی نہ غوطہ پانی لاوے لہر چانت کر دی
 نبی اللہ وچ دریا دے شان دیکھے دل بردا
 صابر شاگرد وچ رضادے پڑھدا حمد شائے
 لاملہ اکلانت توں معبود ہمارے
 ائی کنت من الظالمین ظالم خود توں جاناں
 پڑھے نماز عبادت ذکروں کردا عجز گھنبری

تا بعد از حکم و ابدہ ہر حالت اذما یا
 جسے نہ صابر ڈاکر ہوتا قیدوں میں نکالوں
 برکت شکر عبادت پاؤں بخشش جلد ہاٹی
 رہے بھی وچ تن دن آکھن بعضے ست سنان
 اصل تعداد خداوند جانے جس دے قبضے جانوں
 کدو میل وسیلہ کارن فضلوں رب اگائے
 گوشت پوست تے تندرستی پائی نبی حقانی
 حکم سنا لوئیں کریں ہدایت اللہ وحی کرائے
 ایمان لیاسے لوئیں سردوں پھر بدی رحمت ہوئی

پیٹ بھی دیوں پیوں پھوں میرا حکم بجایا
 پیٹ بھی وچ تیک قیامت رہندا ایسے حالوں
 رب فرمایا اگلیا بھی جاں اسان مرقی آئی
 ہے مشہور چالی دن پورے وچ بھی لنگھ جاون
 تی بھی لھتیں باہر آیا لنگھ پڑھے شکراناں
 سردی گرمی کھیاں پاسوں امن امن دکھائے
 لنگھ بندے لھتیں بھی زیادہ وحدت جاسکھانی
 نینو اشہر ہویاں جانبراں بسٹے ملنے آئے
 دوہیں بہانیں ناٹیرے پائے غمی نہ رہ گئی کوئی

بیان حضرت ایوب علیہ السلام

اللہ اپنی قدرت بیستی نبی ایوب پیارے
 کھینتی بارغ مجھیں تے گائیں مہین اوٹھ قطاراں
 نبی السردے دنیا طرفے کدے خیال نہ پایا
 محتاج یتیم مسافر بوہ اپنا مال کھواتدے
 نبی اللہ واکرے عبادت حسدوں شیطان بظنا
 ایوبی لؤل دنیا تے بہت کینتا خوش حالوں
 کی ہو یا جسے کدے خیرائیت تنگی اس لؤل ناہیں
 پاک خداوند شیطان تائیں تاں پھر سخن سنائے
 دشمن شیطان عرض کدے پیدا یہہ مینوں محتاری
 رب العالم نے فرمایا جاجیوں کدے چا ہیں !
 دشمن دے ہتھ دے اذما یا واہ خداوند باری
 بڑی خوشی وچ شیطان آیا تا بعد از بلائے

دنیا مال تے عزت بیٹے اجر حیواناں سائے
 غلام کنیزاں مال اسباباں دتے باہجھ شماراں
 دن تے رات عبادت اندر نہ دم غافل آیا
 کھوہ مسجد تے لنگر خانے بہت جگہ ہوا ندے
 کدو عرض جناب اللہ دی و دوہی جو پڑھدا
 مال دولت دی کی نہ کافی عزت عیش کمالوں
 کی ہو یا جسے کدے عبادت زور دتا رب مائیں
 ہر حالت ایوب پیغمبر میرا شکر بجائے
 آزمائش کدے ساں نبی تیریدی دے مصیبت بھاری
 ظاہر والی نعمت ہر پر ویکھ لوئیں اذما ہیں
 واہ آزمائش دیوں والے نبی ایوب غفاری
 ہر ہر طرح دیہو نکلیقاں بدی یاد بھلائے

نفس شیطانی دشمن پاموں سنگن نبی پنا ہاں
 دشمن دے ہتھ تا پو اوناں ایوں سمجھ نہ آوے
 لڑ نبوت اللہ رکھا دخل شیطان نہ پایا
 پھر بھی محافظ ناصر خالق رکھے نبی دیاں شہراں
 رب دے بندے صابر شاگرد کھن بہت دلیری
 دکھ دیاں خبراں دکھئے جانن بے درد ندا ہاں
 اونٹ نبی دے اکے دای بجلی مار مکاٹے
 کھیت باغیچے گرم ہوانے جل کر خاک کراٹے
 کی کی دساں سب چیزاں نوں موت حکم تھیں آٹے
 حضرت اکھن رب نے دتا او ہو مادن والا
 سخت بیماری غالب ہوئی طاقت بدن نہ بھوڑا
 پٹھے گئے کپڑے بدلواوے پاس نہ بیٹھے کوئی
 قائم رہے نہ دین نبی پر بدظن ہوے سارے
 گھر دے حرم اجازت لے کر مایا ہرے ٹر جاون
 سنیاں نبی اجازت دتی کہندی چھوڑ نہ جاساں
 تندستی وچ تساں سیوں کیتے عیش سناواں
 خدمت کرساں جتنی ہووے ہون نہ حق لویاں
 واہ سبحان اللہ کیا بی بی حرم ایوب نبی دا
 محلے والے نفرت کر دے اکھن سمجھت بیماری
 وچ گواندے رہن نہ دتا کدھن حضرت تائیں
 انویں اوہ بھی ہو تنگ اکھن بی بی انہوں لیجاوے
 دن سارا مزدوری کر کے آپ کھلاوے کھانا
 کیرا جھڈا خرچ گھراں دا ہوندا نہ ایہر تھوڑا

دشمن متھیں دے رب آپے آپ کرے خیر خواہاں
 سر پر آیاں سمجھن سارے فضلوں رب بچاوے
 ظاہر مال تے جسم نبی دا ہتھ اس دے وچ آیا
 ایہہ تکلیفان لکھیاں ہویاں وچ انہا ندیاں کراں
 کیا سناواں درد نبی دا نہ ایہہ طاقت میری
 اوہ جانے خود قتل ہو یا جو قاتل ترس نہ مارے
 اجر مالان دھس کر جہن سارا ہی مرجائے
 لڑکے لڑکیاں کوٹھے کوٹھے کر نیچے گئے دباٹے
 نبی اللہ صابر شاگرد دل غمی لیاٹے !
 لائتمتی حکم اسے دا غالب اللہ تعالیٰ
 جسم مبارک حضرت اندر پیپ لہو دا زور دا
 بد بو پاووں تنگ لوکاٹی کیا دساں کیا ہوئی
 اکھن شہروں باہر جانویں سالوں بدلواوے
 راجیما پوتی حضرت یوسف رہ گئی اک بتادن
 خدمت کرساں تے دکھ جرساں محنت کراں کھوساں
 دنیا دین طفیل تیرے سب دکھ دیئے کیوں جاناواں
 جے تو راضی تے رب راضی گھوئی تیں کھیں سایاں
 افضل داد سے دی اوہ پوتی واہ واہ نیک عقیدہ
 اثر نہ سادے اپر پادے اس دی ایہہ ازادی
 ٹاٹ لپیٹ نبی لوں بی بی لے جائے ہو کر امیں
 اٹھا بی بی پھر باہر لیجا ندی رکھے دکھدی جچاویں
 آپ کھادے پھر فادغ ہو کر عاجز حال سنانا
 سب دن گندے وچ مزدوری ملے نام نہ بھوڑا

کیسی کھکی ماندی ہووے اپنا آپ نہ یاداں
صدقے تے قربانی جاوے منگے نت دعاواں
اک دن حضرت بیٹھے دیکھن کیرے جرمٹ پائے
کیرا اک بدن دے دچوں جھڑنہن پر آیا!
مرضی بہی ساکھ نبی جاں کیرا بدن نکایا!
اک دن بی بی وچ گماندے محبت کرنے آئے
شام ویلے اک شخص پکارے جے زلفاں کٹے لویں
مجھدی بی بی تھی حضرت فاقہ نہیں ستائے
دشمن شیطان آہی لڑوں بدطن بات بتائے
نشانی زلفاں کٹن والی پیایقین دلائے
ہو روایت شیطان کیرا پھیس بدل انسانے
جلد شفا اوہ مرضوں پاوے موافق بہت دوائی
جھکی گئی نہ بات نبی لھیں جوش بدن لڑوں آیا
غیرت بات گئی دل اپر خدمت بھل سدائی
اج مرداوہ غیرت دل لے تھوڑے نظری آئے
ہن جے درد سینے وچ ہوئے لیا پون ٹراپاں
صحت بیماری موت بھنا کجھ حکم لے لھیں آوے
ہر لکھن جاں بدن نبی دا کیرے کرن اضاعیں
خاص محبت تیری کادن دل میرا فرمایا
ہو لکھن شیطان نبی لڑوں ایہہ بھی آکھ ستایاں
دو شاگرد قریبی حضرت اک دو جے لڑوں کہندا
لے انصاف نہ سخی تعالیٰ پکڑے باہجھوں عیبوں
بعضے تیراں بعض اٹھاراں کہندے سال وہیایا

خدمت نبی عبادت اللہ کردی ہو دل شاداں
لے اندر دیہ صحت بیماریاں تیرا نبی سچا لڑاں
ہیٹھاں اوپر اک دے پڑھ پڑھ گوشت کھا لے
گوشت میرا کھاوون تیرا نبی بدن مسٹر پایا
ایسا کٹ کٹ کھاوون لگا سخت نبی گھبرایا
کوئی نہ کاد کراوے اس لڑوں پیش نہ کوئی جاوے
زلفاں بدلے لے مزدودی میں تھیں کھانا لہو میں
کٹ زلفاں دوکرے حوالے کھاتا نبی کھو آئے
تھر تھاروں ڈرے نہ ظالم نیکاں تہمت لائے
پاک گناہوں بی بی اپر نبی غصے ہو جائے
دیہہ ٹراپ بیماریاں خاوند لڑوں گوشت سوڑ کھانے
بات بی بی ایہہ حضرت تائیں آکر جردوں بتائی
دردہ سو لگا ساں تیتوں جاں تندہ ست سدایا
کھر کھر کنبے بدن مبادک دب دی قسم اٹھائی
حال زمانہ دیکھو غور وں مرد لڑوں بھوکھاٹے
حکم قرآن حرام بتاوے آکھن دیہوش تباں
ایمان و نجاوون کادن دشمن شیطان سبق سکھاوے
زبان دے لڑوں لکھ خدا یا حضرت کرن دعائیں
درد نہ بان کر بندی تیرا کیرے کرن نہ ضائع
سجدہ کہیں جے میرے تائیں جلدی طن شفا یاں
جے کجھ نبی گناہ نہ کردا ایہہ تکلیف نہ سہندا
سن کر حضرت کر دے زاری لڑوں جانے رب غیبوں
نبی اللہ اصا بر شا کر عبادت فرق نہ پایا

اسے اللہ سے صحت میٹوں عرض حضور سنا یا
 لٹری ڈین کرے لہر بیزی رحمت جھڑیاں لایاں
 جیرا بیل خدا سے حکموں پاس نبی دے آیا
 ماہ یا پیر دو قسماں پانی حضرت نظری آیا
 گرم انداک غوطہ لایا پیندے ٹھنڈے سدا
 اک چشمے وچہ ایہہ دو صفتاں بعضے ایہہ قراون
 ظاہر باطن مرضاں سمجھے جانندیاں نظر نہ آیاں
 دیکھے چہرہ چند چمکدا بلکہ دودھ دشمنائی
 بی بی شکر خدا داکر دی سب تینوں وڈیاں
 دو حصے دودھ ساہ یاں پیزاں پیزاں نالوں پائے
 بی بی آکھے عذہ نہ کائی نہ حکموں انکاراں
 بدے سودے سو تیل اکٹھا کر کے لائیں
 فاضرب بہ ولا تخذث ماہ قسم لہہ گن کے
 سبحان اللہ کیا شان بی بی دا دم کیتا رب بادی
 رضا میری وچ صابر شا کر آکھے رب تو انا

ہتمہ الفا کر دور و مجزول چم چم مینہ برسایا
 دعا قبول ہوئی و دگاہے آہیں سوز سنایاں
 سورہ ص اندر عالم و ج قرآن بتایا
 ماہیں پیر زمین پر حضرت اللہ نے سنا یا
 ماہیا جو ش پانی نے اکدم گرم اتے اک ٹھنڈا
 تہاون کادن گرم ہوئے اوہ ٹھنڈا پیون کادین
 فضل الہیوں من مراداں مکمل شفا تیں پایاں
 رحیماں بی بی حرم نبی دی کر محنت جہاں آئی
 حال صحت دا نبی بتایا ہو یا فضل خدا ئی
 مال اولاد جو ہوئے مردہ زندہ رب کرے
 رحیماں بی بی تائیں حضرت آکھن قسم اتا داں
 ماہن گئے وحی کیہا پھر رب ویاں خبراں پائیں
 و خدا بیدک منگیا پکڑ مٹھالے تنگے
 بہا دی تیلے سودی حضرت ماہی قسم اتا دی
 دم دم حمد سدا و والا نبی الیوب سیانا

بیان اسکندر ذوالقرنین کا پوچھنا رسول اکرم سے

کرن روایت راوی اسد سے معنی ایہہ بتاوان
 روئے زمین پر ہر اک جاہہ شاہی اسدی کہندے
 قرن جہان گوشہ اک مشرق دو جا غرب سداون
 رسالت نبی محمد پر ایمانوں انکاراں
 پاس علمایہودیاں جالویں شرب ملک سندے
 سچا جھوٹا پتہ نہ گئے تے نہ دل لوں کھاوے

شاہنشاہ سکندر تائیں ذوالقرنین بلا دن
 قافوں کر قاف گئے سن یعنی چوٹھیلوں لہندے
 تہ بہر اسی یا اسود یہہ وایا سو برس بتاوان
 ابن عباس روایت کیتی کے دیاں کھاراں
 پیٹھیری اداوان کادن کھین اوہ اک بندے
 کہیں انہاں ک ساڈے وچوں کے نبوت دعویٰ

تسبیب ہو واکت علم تو لائوں گے چکے جو حالے
 تو لیا ت زولودوں مشکل مسئلے علما یہود ان گھلے
 اصحاب کہتے تے روح کیفیت ذوالقرنینوں حالے
 انہاں وانگ یان لیتے حیویں اوہ لیتے
 کیا پھر سے پاک لے سے جبرائیل پچھائے
 انشاء اللہ کہتے ویلے حضرت یاد نہ آیا
 گند گئے دن یاد الیومین کافر شور مچاؤن
 سن حضرت عننا کی ہوئی آکھن یاد ب سایاں
 نہ کہو کل کوئی کم کر ساں آیا حکم لہ باتاں
 والضحیٰ و الیل خدادند قسم کہے دن لاتاں
 فرمایا روح حقیقت پچھن رب واکم بتاؤں
 سوال جو ذوالقرنین کہیدے اسد حال سناؤں
 ہر اک چیزوں راہ دکھایا اک راہے پر ہو یا
 قوم ڈکھی اک پاس دہے پھر اللہ سے فرمایا
 یا بھلیانی پکڑ انہاں روح ذوالقرنین بتایا
 رب اپنے دل پھیرے جا سن کرے عذاب دڈیرا
 اچھا اجر دیوے رب اسوں کم آسانی کردا
 قوم اک اپروں نکلیا سورج انہاں سورج پردا
 پہنچ گیا دیوار میانے قوم اک باہجھ دیوانوں
 پہاڑ دو ہاتدے دچوں سنہ قوم یا ہوج ماہو جاں
 بے شمار کردہ دو بھارے گتنی اللہ تائیں
 حضرت لوح حد سے بعد طوفانوں ایہ ہے اس جانی
 ظلم انہاں کھتیں تنگ جو خلقت زاہد حکیمان کیا

چند مسئلے لکھ پھیرو پو پچھیے جو نہ اس خیالے
 کافر مسئلے پچھن کارن آئے حضرت و تے
 کتاب کلیم اللہ سے جیسی تدرہ کتاب کمالے
 حضرت کیا کل بتا ساں جو سوال پچھائے
 تے ایہ گزریا پچھلا حال اب بیوں سمجھائے
 بھیت ایسی کوئی پاک خداداندہ کچھ حکم پچھایا
 چھوڑ دتا اب تیرے تینوں حضرت لوں فرماؤن
 اپنے فضل کرم کھیں میراں کہیں قبول دعایاں
 انشاء اللہ کہنا بھلوں کر کے یاد پڑھاناں
 چھوڑ دیا تیرے رب نہ تینوں نہ لہجی دیاں باناں
 زندگی روح کھیں باہجھوں وعدے فانی لکھ سناؤں
 اللہ اسوں طاقت دتی روح زمین بتاؤں
 ڈکھا سورج اکھن لگا دل دل تدی ڈیو یا
 ذوالقرنین انہاں سے تائیں کریں عذاب سنایا
 عذاب کراں گا انہاں تائیں جہناں ظلم کما یا
 پر جے کوئی ایمان لیا یا کرسی عمل چنگیرا
 پھر لگا اسباب اک پچھے ڈکھا سورج چڑھدا
 پاک خداداندہ تے فرمایا پھر رستہ طے کردا
 ہرگز سمجھ نہ پاسے کوئی انہاں دی گفتاروں
 اس رستے آکھن مالق کرن نہ سمجھاں پو جھاں
 یاقت جو بن حضرت لوح دی ایہ اولادوں پائیں
 رب رسول نہ جانن ایہ سب مذہب بن نہ کانی
 ذوالقرنین سکندر شاہا دکھ بڑا ہے سیہا

قوم یا جو جابو ج زمین پر کرے بہت فساداں
 مال دیتے کچھ نہیں کا دن بابت اس دیوالیے
 نددوں مدد کر یو میری پھر میں وچ تمہارے
 میرے پاس لوہے سے تختے لے آؤ کہ چارے
 آگ جلا کر تختیاں تائیں کروا انک انکار سے
 رکھن طاقت نہ پڑھنے دی اپرا اس دیوالیے
 جان وعدہ دے میرے آئے دیوالہ کیسی کرے
 نزدیک قیامت پھاؤ دیوالیے حکموں نکل آسن
 حضرت علی روایت کرے سد سکندر تائیں
 ہتھیار نہ کوئی پاس نہ ہاندے چٹن ساتھ زباناں
 پوت بیٹھے وانگ ہو جائے وہ سد لوہے والی
 انشا اللہ کہن نہ موبہوں تاں اوہ ٹٹے تائیں
 حشر قریب آکے انہاں تھیں پڑھ بسم اللہ چٹو
 حکم خدا تھیں سد سکندر توڑاواں گے باہر
 ذوالقرنین سکندر ایتموں مشرق طرفے جاندا
 اک حکیم علمائے کہا عرض کراں اسے شاہا
 پاک خداوند نے اک چتر آب حیات بنایا
 سفید پانی اوہ بڑھ کہ شیروں برفوں سرد دکھایا
 اوہ پانی جو پیوے زندہ رہے قیامت تائیں
 علماء حکیمان لڑن فرمایا چلو ساتھ اسادے
 ظلمات آفات مصیبت دنیاہ شاہا سر چالواں
 تازی چست دتے چن سب لوں ہو سوار سدھایا
 وچ ظلمات اندھیرے کا دن گوہر لعل شہوالہا

اسان انہاں وچ کرے دیوالاں رہتے امن آباداں
 جو مقدور و تار ب بہتر ذوالقرنین پکارے
 تے وچ قوم یا جو جابو جے پختہ کراں دیوالیے
 تختے بکر پہاڑاں سے سنگ کرے برابر سارے
 لیا پگھلایا تاں میں ول پالواں اپرا دیوالیے
 کہ سکن سو بلاغ نہ اس وچ رگم میرے ب کھالے
 ہے وعدہ سچ رب میرا پھوٹے یا جگرے
 وچ زمین ہر جگہ پھر سن جوٹے کھا جاسن
 یا جو جابو ج کر بندے گوشش اوہ سد ٹٹے تائیں
 بہر دن شام تلک انہاں نے ایہو کار کماناں
 آکھن کل لڑن توڑ جاواں وہ جائے وانگوں جالی
 بہر ہرات دیوالہ مکمل کر دیوے لب سائیں
 کل ایہ سد سکندر والی انشا اللہ کٹو
 کھا جاوے گے سب چیزاں لڑن دیکھن جو کچھ ظاہر
 عمر دلا ہوٹے کس چیزوں علمائواں فرماندا
 وصیت نامہ حضرت آدم پڑھیا عالی جاہا
 وچ ظلمات کوہ کافے اندر جس وچہ خوبی پایا
 نرم مکھن تھیں مٹھا شہدوں مشکوں بوسوایا
 ذوالقرنینے شوق ہویا ہن پویاں پہنچ اکھائیں
 کہہا نہ جاساں علمائواں نے ہرگز ساتھ تسائے
 ذوالقرنین کہہا نہ چھوڑاں ساتھ ضرور لے جاوے
 لشکر آگے ذوالقرنینے حضرت غفر لگایا
 حضرت حضرت تائیں پکرایا چمکے وانگ انکارا

سپر دوزیر کیتی شاہ شاہی وعدہ برساں باللاں
 آب حیات تلاش کریندیاں دستہ بھل گیا سے
 حضرت خضر سکے رہ گئے اندر سخت اندھیرے
 فضل خداؤں آب بقاؤں چشمہ نظری آیا
 بختی عمر دنازی لب لے پھر اک طرفے جادن
 برکت لعل ہوئی دشنامی سب حضرت دل آئے
 نظر پیا اک بالاحانہ شاہنشاہے تائیں
 پھیڈا آبادی دچ ظلماتے کی کرنے لوں آیا
 بادشاہ مرغیاں آکھن لگا وقت اچھے اسن
 ہا سے کھٹھے عیشاں کر سن دنیا حب پیاری
 جو امرتوں سب بالاحانہ بنیا نظری آیا
 ایہ کہہ کر پھر جھاڈیا مرغے پھر اوہ بالاحسانہ
 مرغ پرتد تماشہ کیتا ڈاکر شاہ لردا یا
 سن فساد ہوئے گا ظاہر پھر شاہ مرغ بتایا
 ذوالقرنین کیہا ہے باقی اسم خداوند سائیں
 ہے دیانت خلقت اندر ذوالقرنین بتاند
 مرغ کہے چڑھ اپر محلے دیکھ جو نظری آئے
 کھڑا ہویا اک پاؤں اپر سنگا متہ لاکے
 کہے فرشتہ ذوالقرنین کیوں ظلماتے آیا
 جے پیواں تے ہر دم جیواں کر ساں حمد بانا
 کہے فرشتہ غفلت چھوڈیں ہو ہوشیار بتاواں
 ذوالقرنین شہنشاہ تے جاں آب حیات نہ پایا
 پھر سب کھٹھے ہو کر چلے دے دچہ ظلمات اندھیرے

کھاوون پیون چیز ضروری لے ریا وچہ راں
 اک برس تک پھرن آواہ ہر گز راہ نہ پائے
 لعل چراغ نکالیا جیوں ہو گئی ٹوپو فیرے
 ہتھ منہ دھو کر مینا حضرت لب و اشکر بجایا
 پھر اندھیرے دچہ دو جے لعل زمین دکھاوون
 ذوالقرنین مجد الشکر تھیں ہو اس طرف سدھے
 مرغ پرتد اوکھتے دے آکھن بات شاہ سن جاں
 آب حیات پیون دی خاطر ذوالقرنین بتایا
 مرد لباس جو پر پہن گئے اچھے محل بنا سن
 ایہ کہہ کر پھر جھاڈیا اپنا نظر شہنشاہ مادی
 جنگ طنبور و جن دا ویلا آیا مرغ بتایا
 بن گیا لعل یا تو تاں دا پھر تلیا شاہ جہانہ
 ہے ایہ کا خانہ ابلیسی نہ ڈر مرغ بتایا
 لا الہ الا اللہ ہے یا ہے نہیں سنا یا
 مرغ کہے دچ خلق دیانت ہے یا نہیں بتائیں
 دو جے کو شک محل اس اپر مرغ چلا پھر جانما
 چڑھیا ذوالقرنین محلے بندہ اک دسائے
 کہن ایہ اسرائیل فرشتہ فلک تکے اکھ چاکے
 آب حیات پیون لوں آیا ذوالقرنین بتایا
 ملی سر جیہا پھر دے کہے فرشتہ جانما
 نہ کر اتنی طمع زیادہ میں مینوں سمجھا لوں
 باہج نصیبوں کیوں ملدا مر شکر دچ آیا
 لعل مثال پھر دے ریزے کرے چمک چو فیرے

ذوالقرنین پچھے لقمانا ایہہ کیا چیسے بتانا
 جسے نہ پکڑے تے ظلماتوں نکل تاں بھی پھنٹے
 دیکھن اظلماتوں باہر ادہ سنگ زبیاں حالا
 جو نہ پکڑیاے میں گر یہ زاد کراندے
 لقمان حکیموں ذوالقرنینے پیر ایہہ حال پھیا
 کی پکڑا دن امد حکمت اے لقمان بتاؤ
 اسرافیل جو دتا پتھر دوجی طرف دکھاؤ
 وزن کیتا تاں پتھر شاہ داسب پتھراں تھیں جھالا
 لقمان حکیم کہے ظلماتی پتھر باہر کراؤ !
 مٹھ مٹی دے ساتھ برابر پتھر دکھ لکایا
 ذوالقرنین کیہا اس اندر راز کیا لقماناں
 پھر بھی پیٹ نہ بھریا حصوں کچرک بیج کریں گا
 ذوالقرنین سکندر سن کر خوف خدا تھیں ڈر دا
 کوئی لہذا گزرا اس جگہ چھوڑی دنیا فانی
 ذوالقرنین کیہا نہ ڈھکیو مہتہ کھن دے اندر
 وقت نزع دے کرے وصیت ماں اپنی دیتائیں
 مسکین یتیم اسیر بیوہ لڑکھائے خوب کھلانا
 جاں لقمان حقیقت کھولی کھو لیا راز قلندر
 عشق خریدن عاشق لوکیں دے کر جان پیادی
 دو نہیں جہانی خواہش اکو طلب پیاسے والی

لقمان حکیم کیہا ایہہ پتھر جس پکڑے پھنٹانا
 کوئی پکڑے کوئی ناہیں پکڑے غار دل باہر آئے
 جو اہر لعل فروزا قوتی بنے زمر د اعلیٰ
 کہن لیادن دلے کیوں نہ بہت اٹھا ایاندے
 اسرافیل جو میرے تائیں پتھر ہے پکڑایا
 لقمان کہے ظلماتی پتھر تر کڑ وزن کراؤ
 دیکھو وزن زیادہ کس دلے شاہ اذماؤ
 ذوالقرنین کیہا لقمانے ایہہ کیا راز بتاؤ
 سنگ اپنے سنگ مٹھ مٹی دی شاہ اولن کراؤ
 مٹھ مٹی تے وزن پتھر واک برابر آیا
 لقمان حکیم کیہا توں شاہ شاہنشاہ جہاناں
 خاک قبر تھیں پیٹ اپنے لڑکھا سمجھ بھریں گا
 ذوالقرنین شاہی شکر چھوڑے بیٹھ عبادت کرا
 ذوالقرنین سکندر شاہ دی ادھے قبر نشانی
 دیکھن حالی متھیں جاندا ذوالقرنین سکندر
 میر کوت ہوں کے کچھ لیا میں حق کرے دعائیں
 مانی عمل کیہے پڑ کیتا کیتا شکر نہ بانا
 گل دنیا دی شاہی چھوڑی ذوالقرنین سکندر
 دم دم وقت نزع داگزے سچ جہاندری یاد
 لڑا ہی ہر جا دیکھن ہر پتر ہر ڈالی !

بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ناموں اک شاہ مصر دایے حد ظلم کلائے
 نبی یعقوبوں اسرافیل اس توں عاجز آئے

رات اک خواب اندر اس تائیں و درخت درائے
 شاہ نجومیاں پاس بلا کہ خواب تعبیر چھپائے
 اسرائیلیوں ہوشے لڑکا جس دے عالی پاسے
 سن فرعون ہوئی حیرانی کہے نجومیاں تائیں
 کہن نجومی تن دن تائیں پیٹ مانی دے آئے
 اسے پر حکم الہی اندر دھل کسے نہ پاسے
 تن دن بعد نجومیاں تائیں پھر اس حال چھپایا
 شاہ کہے پھر جو کیداراں قوم جو اسرائیلیے
 لڑکے خوڑوں ماں پو تائیں دیہو ستر دیناراں
 ذکر کراں جیوں حضرت موسے نبی پیدائش پائی
 نام خاتون جو ماں حضرت دی تندو سے و طیاں لائے
 حضرت موسے پیدا ہوئے سب گھر و دشمن ہو یا
 فرعون لڑکے آئے تاں بی بی خوت دیو چہ پایا
 ماں گے فرعون ظالم بیٹا کیت چھپا لڑاں
 کپڑے و چہ پیٹ بی بی نے گرم تولد سے پایا
 جو کیدار کئے فرعون واقف رات نہ ہوئے
 چک تولدوں بھانڈا ڈکھا بیٹا صحیح سلامت
 پاک محمد لڑوں حق تعالیٰ و چہ قرآن بتایا
 دودھ پلا لڑوں بیٹے تائیں خوت جدرں کچھ کھا لڑوں
 تیری طرف پچاساں اسلوں و چوں کراں اسولاں
 ماں حضرت دی دشمن خوفوں اک تر کھان منگایا
 پچیرا بھائی فرعونے دا نام حزقیل بتا دن
 فرعون تائیں حزقیل بتا دن کہ داد لے ادا دے

زیر جہاں بھیاں ہے پر میں انہاں دے مسائے
 کیہا انہاں ایہہ حال کتابوں ساڈوں نظری آئے
 ملک میراث تیری ایہہ فتاویٰ سب سرد سے ہونے آئے
 کذا دہ لڑکا پیدا ہو سی جس دیاں کرو آوائیں
 سن شاہ اسرائیلیاں تائیں مجامعت منع کرائے
 ہو گئی بات اوہ ہودن والی چلے گئے نہ کئے
 کہن نجومی ہن اوہ لڑکا پیٹ مانوں دے آیا
 لڑکیاں چھوڑو لڑکے ماں و کن نہیں کر چیلے
 حکم شاہے بھیس جو کیداراں کیتے خون ہراراں
 یاد ب لکھ مبادک میں بھیس کلیم اللہ جو مانی
 ذہ دادد بی بی لڑوں ہو یا نبی پیدائش پاسے
 جس جس ڈکھا او ہو مٹھا دل جاندا سی کھویا
 کرے دعائیں پاک خدایا لڑوں اس حافظ آیا
 دیہہ پناہ انہاں بھیس ددی گرم تولد سے پالواں
 اپر دے کہ بھانڈا اسدے موسے نبی چھپایا
 اوہ گئے تاں ماں پچھتیں غم بیٹے و چہ لڑے
 کھیلے سید ہتھان چھیکے رکھی رب امانت
 حضرت موسیٰ دی ماں تائیں حکم اسان پہنچایا
 دریا نیل لڑھا لڑوں اسنوں نہ کچھ فکر رکھا لڑوں
 حضرت دی ماں سن خوش ہوندی ہی بدی مقبولان
 باپ حضرت دا واقف سی اوہ جس صندوق بنایا
 دل و چہ سمجھ گیا ایہہ لڑکا و چہ صندوق چھپا دن
 رہتے گنگا ڈورا کیتا سمجھیا اجر سزا دا!

واپس آوے صحت ہادے پھر بتلاؤں جاٹے
 ایسے طرح ہوئی ست والی آخر تو بہ کمد
 کہے بخوبیوں خبر سنی ہوا ہو لو کا جسا ناں
 ماں حضرت دی ساتھ تسلا حضرت دودھ پلایا
 بند صندوق کرے لاجندہ دریا و چہ لٹھایا
 پیرا وہ تکی رہی صندوقتے میں کردانگوں غیراں
 ترے صندوق پاتی دے پر حکمت پاک خداٹے
 حوض اک محل اند فرعونے صندوقتے گیا اس جاتے
 امر اٹیلیاں تھیں بوہ بی بی جسدی شان کمالاں
 شاہ فرعون ڈٹھا جاں لڑکا سوہنا اس صندوق
 گھر فرعونے لوندہ نبی تھیں روشن ہو گیا ساہا
 کہندی یوی فرعونے لوندہ ساں دہاندے تائیں
 سن فرعون نبی سے تائیں گو دی پکڑا اٹھایا
 کسے دائی و حضرت موسیٰ ناپیں شیر چنگھایا
 حضرت موسیٰ دی ہمیشہ موجود ہی اس جاتے
 حق تبارے نے وجہ اسدے شیر خواہی جو چاہے
 آگرمائی تائیں کہندی ہر خداوند کیستی
 نمودیلادے شاہ تسان لوندہ نہ بیٹا تیرا
 دودھ نہ پیدا دیر کسے دا چل نامحرم بن کے
 گھر فرعون آئی مائی حضرت جمع دایاں لوندہ پایا
 پھان کدہن حضرت موسیٰ میں گئے دودھ مائی
 اہام رب دی طرڈوں ہویا رکھیں لاندہ چھپایا
 ماں حضرت دی ساتھ دلیری اسنوں اکھ سنایا

لنگا ڈورا اندھا ہووے پیرا وہ واپس آٹے
 یاد بظاہر کرساں ناپیں دودھ کھندا ڈددا
 بن دیکھے ایمان لیا یا ظاہر ہویاں شان
 کپڑے و چہ لپیٹ ہی لوندہ و چہ صندوقتے پایا
 بعین حضرت لوندہ کہا اسدے چھپے جا بھایا
 اسدی خبر نہ ہوئی کسے لوندہ منگدی ویسے خبر
 طرے نہر پیدا دیا ڈوں گھر فرعونے داسے
 آسیر یوی فرعونے دی دیکھ اس چک لیٹے
 پڑھ بسم اللہ کھول صندوقتے ویکھ ہوئی خوشحال
 دے محبت گوئی و بھی صورت دی بندو لوندہ
 جو کوئی تنکے جھل نہ سکے صورت دا چمکالا
 لٹھڈا کھیں دی لڑکا سوہنا پایے اسنوں سائیں
 دایاں دودھ پلاؤں کادن اس نے حکم سنایا
 اسان حرام کیتا دودھ غیراں آپ اللہ فرمایا
 کہے بتاؤاں میں تساتوں جو اس دودھ پلاٹے
 فرعون کہے اس لے اسکے دڈی و اہودا ہے
 صندوق پکڑن تے کھولن والی بات سنائی بتی
 آون دایاں دودھ پلاؤں لادن دودھ بنیرا
 حضرت دی ماں خوش ہو جاندی کہا بیٹی منکے
 غیراں دانگ ہنا لوندہ مل کے بیٹا گو د اٹھایا
 فرعون تے گھر دایاں اکھاں پت میرادل آئی
 فرعون شہے تھیں چمن لگالوں ایہہ بیٹا جیایا
 دودھ صفاتے مٹھا میرا بچے سمجھ چکھایا

فرعون کہا دو دھڑکے عوضوں دینا دیاں ہر روز
 لب لڑیا یا اسان پہنچایا حضرت موسے تائیں
 غم نہ کھائے تے سچ جانے وعدہ پاکہ باناں
 اک دن گودا پندر حضرت لول شاہ فرعون اٹھایا
 ہمتہ دو جسے کھیں منہ فرعون نے اک طماچہ لایا
 کہندا شاہ ایہو لڑکا جس کھیں میں بادی
 مامن کادن حضرت تائیں فرعون نے حکم سنایا
 ہاماں و ذیہ کہا اذمالوا میں کر کے کچھ چلے
 حضرت موسیٰ پکڑن کادن لعلان تے دل آیا
 پکڑا انگادی حضرت موسے منہ اپنے وجہ پائی
 ایسہ خاتوں کہندی شاہ ایہہ بچہ کی جانے
 کہندا من نہ مالاں اس لول پیا چو شہ بہ ہٹایا
 جوان ہو یا جاں حضرت موسے تو کر خدمت کرے
 فرعون پکڑ ہمتہ وقت لاقتی بات حضرت کھیں کردا
 ویہ برسوں تک عمر مبارک حضرت موسے بیٹی
 بلقانے سرٹوں دو بیٹے قصص الانبیاء آیا

کھیں دین دکھایا کرنا جلاں جدائی سوزوں
 ماں اسدی دی طرف رکھے تک کھیں ٹھنڈا شیر
 اے پراکٹر لوک نہ جانن کم ہی کہن پہچاناں
 داہڑی وجہ اس لعل پڑے سن کلیم اللہ ہمتہ پایا
 دیکھ ایہہ حال حضرت دال فرعون غصے وجہ آیا
 ناں اس ایڈولیری کر کے کیتی بات نیادی
 ایسہ کہندی بال کی جانے دودھ چھیندا آیا
 انگیار تے لعل رکھے دو نہہ متالیں شمن اسرائیلی
 جبرائیل خدا دے حکوں انگیار میں ہمتہ پایا
 جلی زبان نہ بات کریندی پودی ساتھ صفائی
 سخت افسوس لگایے منوں جلی زبان نیانے
 حضرت موسیٰ دی ماں تائیں پھر حضرت پکڑا یا
 کہن ایہہ لڑکا شاہ فرعون نے اس کادن سبٹ رہے
 منہ حضرت کھیں شیریں سخناں سن کر ہوندا بردا
 فرعون شہنشاہ پھر حضرت دی خوشیوں شادی کیتی
 تیس برس دے بعد خداوند وجہ مدین سچایا

حضرت موسے علیہ السلام کا مصر مدین کو جانا حضرت شعیب علیہ السلام پاس

اک قبطنی اک اسرائیلی دو توں جھگڑن قہروں
 میں کھیں لکڑیاں ایہہ چھینے کر دا ظلم چھوڑا میں
 کہے قبطنی میں ہاں باو دچی حکم چلے اج جس دا
 حضرت موسیٰ کہے دوبارہ چھوڑا میں سمجھاواں

اے حضرت وجہ تہر دے اک دن وقت دو پہر
 فریاد کرے ادہ اسرائیلی حضرت موسے تائیں
 حضرت کہا قبطنی تائیں چھین نہ بالن اس دا
 باو دچی خاتے فرعون دے لکڑیاں لے جاواں

بادرجی پھر بھی چھوڑے ناپس حضرت ماریا مٹکا
 دیکھ اس مردہ حضرت کیہا تاں اس اسرائیلی
 پھر کھتا دن حضرت موسے کو دے گریہ زادی
 شیطان دشمن بندے سدا راہ دے بدداہی
 خون اس پادشہ نیشیں میوں یاد ب کہیں کوہی
 اس تھیں کھپوں قبلی مردہ قبلیاں لے جاں ڈکھا
 صبح دو جی اٹھ حضرت موسے شہر اندر پھر جادن
 اسرائیلی او گل والا مدوسی بس مٹی !
 حضرت کیہا توں بدچین چاہیں مجھ لڑانا !
 اسرائیلی کھیا موسے میں پر غصے ہو یا !
 چاہیں کرن توں زور اوریاں دچہ نکلے کرنے
 اسرائیلی تھیں سن قبلی نر خون گیا دیار سے
 حضرت دلوچہ کچھ قبلی خون کر سے گا ظاہر
 اتنے وجہ حزقیل ادہ جس نے سی مندوقی بنایا
 آیا دور کہے دربارے موسے کرن صلاحاں
 سن حضرت چھڈ شہر مصر تے مائی بھین پھر انواں
 ہے نزدیک کہن رب میرا سدھا ماہ دکھائے
 مویشیاں اپنیاں کڈھ کھوہے تھیں پانی سب پلاڈ
 حضرت موسے کیہا انہاں توں کی ہے کم تساڈا
 جاں تک آون نہ چروا سہے تاں تکاں روکایا
 سائے تلے آیا ہون غائب کہا اشد دل آیاں
 لڑکیاں دو توں جاں گھر گتیاں شو توں حال ستایا
 کہن نبی دیاں جاباں آتا ہوراج اک جو اتے

مگر پیاز میں دے آپر مٹکا چھگڑا آکا !
 جاہن دوڈجے دیکھن قبلی مارن کر کے حیلے
 ظلم کیتا میں جان اپنی پر اسے میرے رب بادی
 دے دسواں کرایا میں تھیں جو اس مرضی چاہی
 بخش دتا رب نشتہا ہا کر کے لحم لحمی
 پتہ نہ لگا کیوں مر یا فرعونے تا دن چھٹھا
 خون عوض نہ پکڑن میوں خوف لے لے وچہ کھا دن
 لڑو قبلی ہور کسے تھیں چھوڑا موسی کہے تنگی
 کر کے بات ایہہ قبلی پاسوں چاہے اس چھوڑانا
 کہے ماریں اج میوں جو نکر مار یا جو کل مویا
 نہ چاہیں جو صلح کرا تو میں خون نا حقے بھرنے
 خون جو کل دا ظاہر کر ساں کہاں موسی دیکھ لے
 حضرت اگر حال سنایا جو کچھ ہو یا باہر !
 جیوں کر موسن ہو یا پچھے اس دا ذکر بتایا
 جا ایتھوں تدھ ماہ دیون گے میں تدھ نہیں چاہاں
 جا توں طرف مدین خدا یا کریں قبول دعاواں
 گئے مدائن ڈکھا کھوہ پر جمع بندے کچھ پائے
 سوا انہاں دو گڑیاں اپنے مویشی پیاں رکادن
 کہن پلانہ سکاں پانی بدھا باپ اسادا
 سن انہاں تھیں مال انہاں دے حضرت آب پلایا
 جو کھلیا میوں چیز میرے دل اتاری منگان سایاں
 پڑ شعیب پیغمبر انہاں جس دا عالی پائیہ
 ڈول نکال کھوہے تھیں پانی پلایا اسان جیوانے

سن تعریف شعیب نبی اس کے بیٹی لے آویں
 عوض پانی جو مال ساڈے پیسے توں ارج پلایا
 اگر حضرت موسیٰ کہندی میرا باپ بلا سے
 حضرت موسیٰ مصروف لڑیاں مستون ہے لگے
 دھی صفورہ نبی شعیبے لڑی لگے لگٹ پر سے
 ہے گناہ نامحرم عورت جے کوئی دیکھے پاؤں
 حضرت موسے کہن بچھوں ہی چلیں راہ بتاندی
 بنی بچھوں راہ بتاندی قدم گھراں وچہ پائے
 شعیب نبی وایلیکم کہہ کے موسے نبی بٹھایا
 حضرت موسے جیوں کہہ روں آئے حال بتایا
 ملی نجات انہاں تھیں تینوں چاہے لکھے بچھوں
 زور اورتے بہتر ہے ایہ اتے امانت داراں
 بیٹی کہہ چالی بندے کھوہ تھیں کڈھن پانی
 امانت دار ڈکھا اس تائیں ساتھ میرے جاں یا
 کہندا نامحرم تھیں ڈروا نظر نہ پیریں پاندا
 شعیب نبی کھانا منگوا کہ حضرت پیش دکھایا
 مال جو تساں پلایا پانی بخشیا آکھ سنایا
 نہ احسان نہ بدلہ پانی نبی شعیب بتایا
 پڑھ لبسم اللہ حضرت موسے لگے کھانا کھاوے
 نبی شعیب کہہ میں موسے بیٹی تده بیا حال
 جے دس برس کریں توں پوسے اوہ ہے مرضی تیری
 نیک بختاں تھیں مینوں پاؤں توں لول بچا ہے
 میں تیں اندر اٹھ دس برسوں مدت کراں جو پوری

کہیں اس میرا باپ بلا سے توں اجوت لے جانیں
 گئی حضرت ول اک دو نہاں تھیں تیروں قدم ٹھایا
 اس پانی دی دے مزدوری جو توں ارج پلائے
 انہاں دناں افاقہ ہے سی سالتق بنی اٹھ لگے
 حضرت موسیٰ کہن اس تائیں بچھے چلیں میرے
 توں نہ واقی کہہا بنی گھر ساٹھے دے راہوں
 بات حضرت وی سن کرنی بنی ہو چکے پھر جانندی
 شعیب نبی توں حضرت موسے سلام علیک سنائے
 کتھوں آئیں کتھے جانا ساڈا حال بچھایا
 شعیب نبی نے کہہا ڈرو توں ظلموں قوم سنایا
 دھی اک کہے شعیب نبی توں رکھیں لکرا سوں
 نبی شعیب کہہاے بیٹی کیوں تینوں اعتباراں
 اس اوہ ڈول نکالیا کھے آبا ساتھ آسانی
 مینوں آگے ٹرن نہ دتا تے مسئلہ سمجھایا
 کہے بچاں میں ایس گناہوں رب منع فرماندا
 اٹھ دناں وفاقہ حضرت کھانے ہتھ نہ لایا
 نیت روٹی کھاوے کا دن پانی نہیں پلایا
 سمجھ مسافر دیواں کھانا حکم خدا دا آیا
 کھا کھانا الحمد للہ موسے نبی پڑھاوے
 مال جو اٹھ برسوں میرا ہر اسدے وچہ چاہاں
 تکلیف بچاؤں تیرے تائیں ایہ نہیں خواہش میری
 موسے نبی شعیب کہے ایہ عہد جو ہو چکا ہے
 زیادتی ہوئے نہ میرے اپر جو ہووئے مجھوری

پھر نبی شعیب ذناک عاصا مال جو اس وقتیں چاہے
نبی شعیب کہے حق نہروں ہو گئے پوسے سر سے
لے جاوے سر مرضی چاہئیں نہ کچھ عذر ہمارا

کراں بھروسہ اللہ اپم میں اندر ہر کار سے
مال ہر ایا حضرت موسے جاں گذرے دس برس
وحی منورہ مال متاع گھر گویاں سننے تہا ہارا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شہر مدین سے مہر کو جانا اور عطا ہونا نبوت

کا اور فرعون کو معرہ قوم ہدایت کرنا خداوند کرم کے حکم سے

مائی بھالی خویش پیار سے بھلن نہ کدائیں
لو نڈیاں مالان اہل عیال سب اسباب لیادون
زہ داد دہنی بی لوں ہو یا مرضی پاک الہی
بادش بر سے بدل کجے سر دی ہوئی گھنیری
حکمت رہدی اگ نہ نکلی زور بہتیرا لایا!
گھر والیاں لوں اکھن کھرو لیا لوناں شاید تارے
اگ دے پاس گئے مہاں حضرت پیے آواز پکارے
درخت جہدے وچہ لوزوں چکے بات کہے رب عالی
فیرکھا تھلین ہاں میں ہی تیرا رب تو انان
پاک میدان طوی ہے ناموں توں جس دیو چہ آیا
سج میں اللہ ہونہ کوئی ہے معبود بتا لوناں
ہتھ بچے دج چیز کائی پکڑن جس دی عادت
بکریاں کٹی پتے جھانناں لے رب کھاں تینوں
گر دیاں عاصا ہوسپ ٹیا حضرت نظری آیا
پکڑ لیا سب حضرت موسے عاصا ہتھ دسیا یا
بن نکلیوں چک پوسے گا حضرت ہتھ پھیرا یا

دہندی حب وطن دی گئی حضرت موسیٰ تائیں
شعیب نبی بھتیں نصرت یگر طرف مہر دی جاون
چھوڑدین گئے اک منزل پے گئی رات سیاہی
لایا ڈیرا رستے اندر چھٹی سخت اندھیری
چتھاق جھاڑن تے اگ نکالن حضرت تھد کرایا
فکروں وکھن چاہو قیرے دیکھی اگ پہاٹے
اگ انکارو جے ہتھ آیا سیک لیو بہ سارے
میدان کناروں بھی طرفوں زمین ادوہ برکت والی
لے موسیٰ ہاں میں ہی اللہ تے رب نکل جہانان
اتار جوڑاد و نہہ پیراں اتوں تینوں آکھ سنایا
پست کیتا میں تیرے تائیں کراں وحی بھجا لوناں
یاد میری دی خاطر قائم رکھ نماز عبادت
کیا حضرت عاصا میرا کم دیو سے کئی تینوں
سٹ ہتھوں لب کیا موسے حضرت زمین گرایا
پکڑ لویں سب عاصا کرناں نہ ڈر رہ فرمایا
گر بیان اپنے ہتھ پھیریں اللہ حکم ستایا

چمک پھیلی وچوں نکلی فیر کپہا اب باہی
ہٹ گئی چمک لے باذ و حضرت حکموں سائیں
جاہوئے فرعون طرف اس سر مغرور اکھٹایا
تینوں تیرے بدی طرفے راہ دساں ڈہو دے
وقت پیدائش یومی اچہ تے ہور مال اسباباں
پاس نہاندے ہور نہ کوئی چھوڑ کیوں میں جالواں
بکریاں بگھیاڈ حفاظت کرسن تے خود چاندن
زیان ہارون بھائی دی میں تھیں چلے ساتھ صفائی
ڈال میں مینوں کن نہ بھوٹھائے رب عرض سنائی
غلبہ کراں تساڈ اوہ نہ پہنچن تیک تسانے
کہن حضرت میں سینہ کھولیں اے رب پاک جہاںوں
وزیر ہارون بھائی کر میرا مضبوط قوت کر میری
کہیٹے تیری یاد بہتایت توں اسان دیکھن والا
جاہن توں تے بھائی تیرا نشانیاں لیکر میری
مراکھٹایا ہے فرعون لے زمی تھیں سمجھاؤ !
حضرت موسے ہارون دونوں میں کہن اے ہور دگلا
فرمایا رب ساتھ تسان میں نہ ڈر نہ کھنا کائی !
بھیج اسان سنگ اسرائیلی نہ دیہہ ہناں ایڈائیں
پیردی کہے ہدایت تھیں جو سلامت اوہ راہ جاوے
بے بہتر ایمان لیاں چھوڑیں باطل تائیں
آصفورہ طرفے حضرت دیکھی شان کمالاں
صفورہ بی بی تائیں حالہ حضرت کل سنایا
سن کہ بات صفورہ کہندی حکم خدا من جاناں

ملا باذ توں طرف اپنی لوز چمک مٹے گی ساری
دو دیلاں رب تیرے تھیں فرعون تے قوم کھائیں
کہیں جے اچھا بننا چاہیں ہے تیرے دل آیا
کیونکر جالواں مہر خدا یا عذر نہی لے ڈھوئے
بیابانے وچ کرن اڈیکان نہیں جہائی تاباں
ہوئی بند میں پاس صفورہ خدمت خود چھالواں
کہن حضرت اک خون کیتا میں راں جو یاد بارن
کرے مدد اس بھیج میرے سنگ ہوشے ظاہر سچائی
فرمایا رب زور دیاں میں ساکتی کہ کے بھائی
رہسو آپرسن ہمارا ہیاں نشانیاں ساتھ اسانے
مشکل کالا آساں کر میری کھولیں گزہ زبانون
تھریک کہیں اس کم میری چہر تو حیدرتا بیٹے تیری
کراں قبول دعائیں موسے کہیا حق تعالیٰ
یا میری وچہ جاو جلدی کر لو ناہیں دیر ی
شاید ڈرے نصیحت پکڑے جا اسنوں ازماؤ
زور تے جوٹس نہ کرے اسان پر خوف اسانوں بھارا
میں دیکھاں تے سناں کہو اس اسیں سول خدائی
اسیں لیاے رب تیرے تھیں سمجھ نشانیاں پائیں
وحی کیتی گئی طرف اسانے عذاب جو اس جھٹلاوے
عمر جوان دراز شہنشاہ ہو میں ہر اک جہائیں
لڑکا گود تے خدمت خوداں بگھیاڈ پروان مالان
کہ باتاں رب کرے پیغمبر ہدایت کریں بتایا
چھوڑ حضرت پھر اہلان مالان طرفے مصر سدھانن

اک دن وقت عشاء سے حضرت گھرانے وچہ آئے
 بعد اس وقتیں جو حکم خدا احضرت آکھ بتایا
 پڑھ کر فجر گئے پھر دو لوئیں فرعون نے گھر آئے
 سن فرعون کہے اے موسے پایوں انگ پتاندے
 میں توں ناشکراندے وچوں پاس میرے آج آیا
 ڈر کر چلا گیا اس جادوں پھر میں حق تعالیٰ
 فرعون کہیا رب کیہڑا تیرا بھیجا تہہ چچھا لوں
 ہمارا ہیاں فرعون کہیا کی سنو موسے بتلایا
 کہے فرعون تسادلو کو بیغام لیا دن والا
 حضرت کہیا پیغام ایہ پیدا طبق جو چوداں ملک
 کہن حضرت اک پاس تیرے میں ظاہر چیز لیا لوں
 کہیا پھر فرعون لیا توں جے سچیاں حقین آیا
 حضرت موسے نے پھر بغلوں کچھ کہہ متھ دکھایا
 آسے پاسے دے سرداروں فرعون کہے پھر حالے
 ایہ تے تسال تسافے وطنوں چاہے باہر نکالے
 دو دن بھائی تائیں اپر ڈھل دیو کج کھوڑی
 فرعون بہلت سچہ ماہ دے اندر جمع جادوگر گردا
 عزت دولت دیاں تسانوں سن جادوگر بولے
 کراں تیاہ طلسم تال پھر فرعون دیوے سب چیزاں
 میدان اک بارہ کوہ دے اندر جمع خلاق ہون
 توں کچھ ڈال اسپس یا ڈالاں جادوگراں سنا یا
 لاکھیاں رسیاں سب جادوگھیں انہاں وٹن لگیاں
 رب فرمایا اسان کہیا پھر اے موسے نہ ڈرتا

مائی بھائی ملیں دو دن گذرے حال سنائے
 تینوں میںوں کہ پیغمبر ہدایت کر دے سنا یا
 جو احکام خداوند والے اسنوں گھسنائے
 پاس رہوں کئی برس میری توں خون کیتا پھر چاند
 کہن حضرت میں چہ بے خبری جاں وہ خون کرایا
 کہے فضل پیغمبر کیتا بخشیا حکم کمالا
 کہیا حضرت رب طبق چوداں تدا کیں یقین بتا لوں
 حضرت کہن تسال پیو دا دیاں وہو ہی سب یا
 طرف تسادے بھیجا ہے جو سمجھو اسنوں باڈلا
 جے کہ عقلاں ہیں تساتوں ہے ادہائی خالق
 پیغمبر میرے ہون اپر یا یقین بتاں وال
 حضرت موسے سٹیا عاصا ظاہر سپ دسایا
 سفیادہ دیکھن دایاں تائیں ہسی نظری آیا
 ایہ کوئی جادو پڑھیا ہویا جادوؤں دلا ڈالے
 اس کی حکم دیو پھر تسیں سن کہن لڈالے
 بیج نقیب لیا دن شہروں بڑے جادوگر جوڑی
 کہے موسے لوں لو کوٹوں نکلے ایتھوں ڈردا
 دیہہ آلات جادو دے کالں ساٹھے ہراک ٹولے
 طلسم چاد ہراہ بنایا کہہ کے تجویزاں
 بلا موسے ہادوں لوں کہندے نشان دکھاؤ کوئی
 ڈالو تسیں کہیا پھر حضرت انہاں کچھ سٹایا
 دیکھ ڈرے دل اندر حضرت جان سپ بنکر گیاں
 رہیں اپر توں انہاں سبحان دے حکم دیاں جو کرنا

دہنے ہتھ اندر جو تیرے لئے موسے اس ڈالیں
 حضرت موسیٰ ڈالیا عاص بن سہب کھا گیا سہیاں
 ہوائے ذلیل اس جگہ اندر تمام جادوگر ہارے
 ڈالے گئے حق اٹھوں سجدے اور جادوگر سارے
 نئے رہا ہوائے ہاروں دا جو برحق نبی ہمارے
 جادو کھرتے برحق اللہ نختے اسان خطا لوں
 پیر کھبا ہتھ سجا کٹاں سولی اپر چڑھاں واں
 کون جالو جو ساٹے وچوں ہے اشد عذاباں
 اختیار نہ اس تے دیساں چیز آئی جو سانوں
 اس اپر جو پیدا کیتا اس نے ساٹے تائیں
 حکم کریں گا وچہ زندگانی دنیا وچہ اکتھاپیں
 لذت لوڑا یما لوں پانی تیرا خوف نہ کائی
 جان ہزاراں باہجے شماراں عاشق کرن نشاراں
 عشق سچے دی برکت پاروں کھلا کھنڈ لوڑانی
 کوئی نہ سخن دشمن و سدا اکو اک نکالواں
 کھا کہ قسم خدا وندا کھاں لوڑ نہ دولت بالان
 دیکھ بچلی لوڑا الہی خودی خودوں اٹھ تسی
 فرعون بنا جلا داتہاندے پاؤں ہتھ کٹائے
 لاش مبادک پاک شہیدان کہ آواز ستانی
 غرض اساڈی بخش دیوے بسکل گناہ اسانوں
 لے رہ حضرت موسے کہہا سردار فرعون ہامانی
 گمراہ کرن لہ تیر لوں تاہنیں میرے پورہ دگلا
 نہ ایمان لباون جانا تک کھدیاں دیکھن مالاں

جادوگر کی فریب نہاندانکل جاوے جو بھالیں
 ظاہر حق ہو یا کلم ہو یاں سہب باطل دیاں گیاں
 سہب اپنا پھر کپڑیا حضرت عاصا ہو یا دو بارے
 کہن ایمان لیاے اس پر جہاں جو پورہ دگلاے
 آکھن لوں فرعون ساں پر کیتے جبر اکارے
 جادوگر ان فرعون کہے میں پیر ہتھ تسان کٹالوں
 کچھو اپر لٹکا تسان فرعون نوں دکھلاساں
 باقی رہنے والا جوہن ساحر کرن جو اباں
 اوہ ساتھ دیلوں پاس آئی ہے کہئے اسیں تسانوں
 کہ جو حکم توں کہنا چاہیں سو اسدے کچھ ناہیں
 آخر دنیا عشرت فساہی جادوے نہیں اگاہیں
 جادوگر ان تھیں مومن ہوئے ہوئے فضل خدائی
 دیو او یکھ پنگ نہ مردے لہر دھڑیوں دالوں
 اپنا آپ نہ نظری آدے ہر جا یا رہ حمانی
 مرن جیون تم خوشی نہ کائی سچی بات ستالوں
 پتہ لگاہن غیر نہ کوئی ہے اد ہو ہر حالوں
 نہ اٹک دیو انیاں تک خلاق دیکھ اتہانوں ہستی
 بعد اس کتھیں پھر مرد عشقاں سولی اپر چڑھائے
 پھر جانا اسان رب اپنے دل نہ سانوں تم کائی
 اس کا دن اسیں پہلاں ہوئے مومن دلوں نہ بالوں
 دتا مال آدائش انہاں وچہ دنیا زندگانی
 اسے رب دل کہ سخت نہاندے مال ماشے سالا
 تر یا رب ثابت رہنا ایہو کہ ساں کاراں

دعا قبول تباہی ہوئی مومنوں حکم اسداؤ سے
 حکم اڈیکو وعدہ باقی وقت اچھے کچھ رہندے
 فرعون نے قوم اہدیٰ نون حضرت ہارون موسیٰ کھجھا لک
 اے ہارون اک محل اوہ پیرا بنا فرعون بتایا
 کراں گمان بھوٹھاب سے طرف اوہدی جا بھکاں
 بہت بلند منار بنایا بہت دولت خرچہ پائی
 مزدور معمار دیوان بیٹھان ب کمر گئے سارے
 اک دن بی بی آسیدہ خاتون کنگھی سرٹوں کر دی
 فرعون کہے موسے دے رب پر توں ایمان لیائی
 لادتا کہ ظاہر میں ارج سن فرعون سنایا
 کہے بی بی رب میرا مینوں جنت دے گھر عالی
 سن فرعون کہیا میں تیرے تائیں سخت عذابوں ماراں
 فرعون ظالم پھر بدن بی بی تھیں پاک پوشاک تارے
 درد جگڑوں پہنچالی بی کر دی عرض خدایا
 فرعون نے دی عورت بولی ذکر قرآن نے آیا
 بچا نکالیں ظالم قوموں بی بی کرے دعائیں
 شوق لقاء الہی اندہ دتی جان پیاری
 عاشق موتوں پہلے مرے موت انہاں کھیں نستے
 عشق شہادت اکبر والی تیغ عشاقاں وجے
 صلت عشق دی عاشق جانن پر جہاندے گورے
 مڑہن ذکر کراں ہارون نے حضرت موسے والا
 فرعون کہے ارکان دولت لڑن چھوڑ دیوں سارے
 خرابی ملک نکالے ساڈا دین مٹا دے اگلا

گمراہ بندے رہے چلنا لائق نہیں تسارے
 کرو نہ جلدی حضرت تائیں پاک خداوند کھندے
 لاشریک خدا تباہیاں چالی بوس دیہاندے
 پہنچ جاواں میں اس دستے تھیں پر اسمان سنایا
 بنواوے اٹھا ہاں حکم تھیں تر کر کے پھر خاکاں
 حکم خدا تھیں آہیریلے بنیاد مینا گرائی
 کھجھا ز فرعون اچھے نہیں دیکھ رب جسے کارے
 چھٹ ٹنگھی گری تھیں پڑھ بسم اللہ پھر دی
 چالی برسوں دی میں مومن بی بی بات سنائی
 چھوڑ موسے دادین دیاں تده گھر سونے بتلایا
 بخش دیوے گامیرے تائیں جو ہے میرا والی
 کہے بی بی کر بولوں مرضی دین موسیٰ نہ ہاراں
 اپردہ میں بنا ہمتہ پیرس لوسے میخاں مارے
 موسے دین چھوڑا دن کارن ہے فرعون سنایا
 جنت اندہ میرے تائیں بخش مکان خدایا
 اٹھا حجاب خداوند عالم دکھایاں جنت جائیں
 نظری آیا لوزہ الہی آختر جانندی والی
 عاشق زندہ رہن ہمیشہ پتے خداوند سے
 اگے تیغ کرن سر نیواں ہرگز نہ ڈالے کھجھے
 امام حین سنے فرزندناں سردتے بے عذرے
 فرعون ہدایت چالی برسوں نہ منیا منہ کالا
 مار دیاں میں موسیٰ تائیں اپنے رب پکارے
 حضرت کہیا میں مشکبروں پناہ دیوں منگ چکا

پھر اک ہومن بندے کیہا قوم میری میں ڈردا
 لوح تے عا و ثوری تو ماں پچھے انہاں جو آئے
 ڈردا ہاں میں اپر تے ساڈے پکا دن دے دن کو لوں
 کوئی تسانوں اللہ پاسوں نہیں بچانے والا
 چھوڑ دیوین توں قوم موسے لوں تے موسیٰ بیتائیں
 فرعون کہے انہاں بیٹے ملاں رہن دیاں عودا تاں
 حضرت موسے قوم اپنی لوں آکھن پاک الاہیوں
 خود زمین دامالک ہے یا چاہے جس بناٹے
 قوم حضرت دی کہندی حضرت تکلیفیاں پہلے ہنیاں
 کیہا حضرت جلدی دشمن رب تے ساڈا مارے
 لوں نشانیاں رب فریاد تیاں موسے تا میں
 قوم تیری سنگ تیرے لوراں ایمان تیرے لیا لوں
 طے عذاب تاں پہلے وانگوں کر دے پھر نکالوں
 فرعون والے اسان فحطوں مانے اللہ نے فریاد
 جاں انہاں بھلیائی پنچے کہن اسادے شرفوں
 ٹڈی چھری طوفان بادش حکم ربے کھیں درمے
 منکر کہن نشانیوں موسیٰ کریں اسان پر جادو
 اک عاصید بیٹے دو جاطو فاقاں تر جیا آیا
 ستواں مینڈک لہو اکھواں نالواں طمس بتانیا
 پاک خداوند کیہا موسے امت مات لے جانی
 دریا پاد تسانوں کرساں انہاں غرق کرساں

پہلے فرقیان وانگ تسان پمادے دن تہر دا
 رب بندیاں پر ظلم کہندا نہ آرادہ چاٹے
 تسیں جادو پھر کر پچھے خوف خدا دے سولوں
 سردار جو قوم کہن فرعونی نہ کہ مال مٹالا
 ختم تینوں تے بتاں کرسن دھم پاؤں ہر جا میں
 اسیں انہاں پر زور ددہاں کہاں تسانوں بااں
 رہو ثابت تے مردنگو او سے شاہنشاہوں
 آخر بھجا جو اس کھیں ڈوسی حضرت سخن سنائے
 تیرے آباں بھی نہ ہٹیاں بلکہ بہتیاں ستہیاں
 ملک دانائب کرے تسانوں تسان دیکھے پھر کالے
 ڈلان کفالاں جدروں عذابوں آکھن ساں بچا میں
 ٹالے رب عذاب بہاں کھیں حضرت کرن عالواں
 اک کھیں اک نشانی ددی رب دے سے اسراں
 نقصان نہ باعث مویاں کر کے انہاں لوں ازباں
 کہن ہمایوں شومی موسے تے اس ساتیاں طرفوں
 لوک وہ او گنہگارے مسین رہے تکبر کر دے
 اسیں نہ بناں تیرے تا میں کدی نہ آئیے قابو
 چو کھا قحط تے پنجاں ٹڈی چھیواں جواں ستاں
 پھر بھی نہ ایمان لیاٹے دیکھ عذاب سواں
 ہمراہ لشکر فرعون چلے گا پیچھے اپر پانی
 میرے فضل کریم دیاں موسے ہر دم رکھو آساں

حضرت موسے کا خداوند کریم کے حکم سے رالورات امت کو مص

سے لے جانا اور فرعون کا بمعہ لشکروں کے چھپے جانا اور

اللہ تعالیٰ ان کو غرق کرنا!

اسرائیلیاں نے دن دو بجے پاسوں قوم کفاراں
مقابل باغ مرد حور اتان گنتی چھ لکھ سارے
کچھ بندے و چہ قبطی موتوں بھیج و بار بار سے
دن دو بجے شاہ فرعون نے نون معلّم ہوئے حالے
اسرائیلیاں نون کفاراں ست لکھ حیدوں ساٹی
ہویاں مقابل جاں اودہ نوجاں لوک حضرت سے بولے
حضرت موسے کہہا میرا اب میرا ہمراہ ہی
بھیجا حکم اسان موسے نون پاک اللہ فرمایا
پھٹ دیا ہر پھاٹک گئی ہر داگ بلند پہاڑ سے
موسے نے جو ساتھی موسے انہاں اسان بچایا
دیا چھوڑتھک لے موسے اللہ نے فرمایا
کھرا پانی جو آپہ ہوا شے و ہنگ دیو ادہ ساندرا
اسرائیلیاں نے موسے پر میں ایمان لیا یا
تا فرمان فسادیاں تھیں نون میں تھیں پہلاں لہیا
تیرا بدن نشانی لکھاں پھلیاں لوکاں کالین
فرعون قوم ہمراہ فرعون نے نکالیا چشمیوں باغوں
وارث انہا ندی ہر گئے آپرا اسرائیلے کیتے
دعدہ دتا اسان موسے تا میں تیرے دن اتانوالا
حضرت کیہا قوم اپنی نون میںوں حق تعالیٰ

کپڑا لپور سونا چاندی کر کے لیا وہاں
بہنچ گئے سب اتان تھیں دریا نیل کنارے
زندے دفن کفن و چہ رہے جین نہ کچھ چارے
لشکر قوم لے فریا چھپے پکڑن چالو چالے
چھپے دشمن اگے دریا پیش نہ چلے کاٹی
پکڑے گئے اسپن من حضرت آئے کافر لو لے
راہ بتا سی نہ ڈر سا نون اسدی مدد چاہی
لا پانی دریا پر عاصا حکوں حضرت لایا
نزدیک دتا کہ قوم کفاراں کبہا اب جبار سے
فرعون نے ساتھی فرعون نے سے سارے غرق کرایا
غرق والے ہیں ایہ لشکر تحقیق اسان بتلایا
پل پانی گر وقت نزع پر شاہ فرعون سنایا
من نون کیا ایمان لیا نون اللہ نے فرمایا
بچا دیاں اج جسم تیرا میں پاک خداوند کبہا
قدت میری اکثر لوکیں خود نہ کمن و سارن
اسان چھوڑا شے محل نون لے گیا کفر دے داغوں
اکثر اسرائیلیاں نون بھی کھل گئے دن بیتے
تیرے اتان دن کھسے دوز سے موسے نبی کمالا
رات کتاب اتا سکھاسی حکم شریعت والا

حضرت موسےٰ متر بندے لے گئے چن کوہ طونے
 رب فرمایا کہ تمساں جاں حضرت موسےٰ تائیں
 رہے وہ بندے تمساں بجلی لیا اللہ نے فرمایا
 آسمان دکھایا کھڑے فرشتے ہوا دیو چہرہ سادون
 رت آدنی منہ دکھلا تو میں حضرت کہیا خدا یا
 طرف پہاڑ نظر کر جیکر قائم رہا ہکا نے
 اپہ پہاڑ تختی زدہ اللہ پاک دکھایا
 ہوش آئی تاں کہیا حضرت توں ہیں پاک خدا یا
 پسند کیتا فرمایا اللہ تینوں سب تمہیں جانی
 ہوش کریں جو کہ سن اس تمہیں تختیاں اپہ لکھیا
 قوم اپنی توں حکم کریں توں عمل کتاب کراون
 اسرائیلی قومیں اندلہ نہ گورہ سی اک آیا
 اسرائیلیاں توں جاں حضرت مہروں کدھ لیچلے
 جبرائیل خدا دے حکموں لے فرشتے آئے
 سامری جبرائیل سمجھ کر کم گھوڑے سے تیلوں
 خوب سمجھاں رکھی اوہ مٹی کہنے کدی ازما ساں
 شوہیوں بچھڑا شکل بنا کہ منہ و چہرہ خاک دکھائی
 بنایا جسم اک انہاں کالک بولیا دانگوں گائیں
 بھل چلا آیا حضرت موسےٰ ہودس کسے جانی
 اکثر اسرائیلی بچھڑے لگے کرنے پوجسا
 توہات مبارک لے کر حضرت جاں چہ قومیں آیا
 میرے پھپھوں تمساں خدا دی جلدی پوجا چھوڑی
 حضرت ہارون کہیا بھائی ماں میری دیا جایا

ہو اور کھن دس دنے کہیا اللہ پاک غفور سے
 ایمان نہ لیا بیٹے تاں تک میں پر دیکھے اللہ سا میں
 ہر لوں پھپھوں فیہر جلا یا کرنا شکر سنایا
 عرش عظیم خداوند تعالیٰ حضرت لوں دکھلاون
 دیکھ سکیں نہ ہرگز مینوں کن ترائی فرمایا
 توں بھی مینوں دیکھ سکیں گا حضرت لگے نکالے
 پہاڑ ہو یا جل لیزہ لیزہ نبی بہوشی آیا
 کراں توہر میں سب تمہیں پہاں ہاں ایمان لیا یا
 اپنی بات پیغام بھیجن تمہیں لیاں کتاب سکھانی
 تفصیل نصیحت ہر چیز اتدی کہ توت تمہیں سکھیا
 فاسقاں توں گھر جلد دکھاساں پاک شہزادون
 بعضے کہن کھنیواں حضرت سامری نام سدیا
 قبطنی قوم فرعون سمیتاں پٹے پھچے کہ تے
 گھوڑیاں دی السوا دی سمجھاں قبطنی مٹی چڑھائے
 تبرک سمجھ بھری مٹھی ہودسے شاید کھیلوں
 لین توہات گئے جاں حضرت دیکھے مٹی خواصاں
 حکمت بدی بچھڑے مہنوں گائے آواز سنائی
 انہاں کہیا خدا ہے ایہو موسےٰ اتے تمساں ہیں
 پاک محمد سرد لوں رب خبر قرآن بتائی
 جو مومن اوہ کہن خدا اک ہرگز تاہیں دو جا
 دیکھ کہن ایہ بات بری ہے بچھڑا تمساں پوجایا
 پٹے داٹری پٹے بھائی دے کیوں تہاں قوم لوڈی
 میرا نہیں گناہ میں تمکوں بہت انہاں سمجھایا

سامری دا ایہہ کالا سا را انہاں آکھ سنایا
 بنا گئو سالہ قوم اپنی لڑی گمراہی و چہ پا یا
 ہور کسے نہ تکیا اس لڑی بھجیا جاں رب سائیں
 گئو سالہ دے منہ و چہ رکھی اس آواز کرائی
 حضرت موسے کہے خدایا توں ایہہ قوم ازمانی
 توں اساڈا دوست سالوں بخشیں رحیم کائیں
 کہنداد مسین جس لڑی دیکھیں میرے پاس دنا
 پاس اتفاقا جے کوئی جاوے پڑھے بخدا ہر اسوں
 ہر کھلا جھنگل اندا یوں عمر ننگھائے
 توں جس بچھرے لب بنایا اسو چہ آگ جلا توں
 و تاہن نشان نہ اس و اتنہ کل مکا یا
 بچھرا پوجن و الیاں تائیں حکم خدا فرمایا
 حضرت موسے کہیا انہاں جو آیا حکم ستاروں
 بیٹا پاتے با پیٹے توں بھائی بھائی لڑی ملے
 تو بہر ہوتی قبول اتھاندی یا ملے جاں یا ماں
 لڑا الہی معالی دیندا بکت شاہ ابراروں
 کہ داخل و چہ رحمت اپنی توں رحیم ستاری
 ایہہ تولات ہدایت رحمت خود لہل جس کھایا
 ایہہ احکام قبول نہ کرے ساں حکم کہو جو جالی

چھوڈ ہاروں لڑی حضرت پچھے بچھرا کس بنایا
 سامری لڑی سد پچھیا حضرت توں کیوں ب بھلایا
 سامری کہندا موسے تکیا میں جبریلے تائیں
 اسدے گھوٹے نے سنب میٹوں مٹی مٹھا کھائی
 صلح ایسا جی میرے بیوں لے موسے سکھائی
 گمراہ کریں یادہ دکھائیں توں جس تائیں چاہیں
 سامری لڑی پھر کہیا حضرت پیسی دکھ اٹھانا
 اس دن توں اوہ کہنداد ہندا دھلا ہوں باہوں
 دو نہاں تاب پڑھے پھر کوئی ڈنڈا پاس نہ جائے
 حضرت کیہا دوزخ جا لیں مر توں بعد سالتوں
 آگ و چہ ساڈا سواہ بنا کر و چہ دیا اللہ آیا!
 اللہ بہتر بخشش و الا عجزوں عرض کہ آیا
 تو بہ انہاندی اکد جے لڑی ماں ایہہ تولوں
 بچھرا پوجن والے حکموں باہر نکلن سادے
 مر گئے بچھرا پوجن والے گنتی ستر ہزاراں
 امت نبی محمد سرود تو بہ گم تھہ ڈالوں!
 بیوں تے بھائی میرے بیوں موسے عرض گزاردی
 حضرت گئو سالہ دا قصہ لکھائے شرمایا
 اسرائیلی کہن بنیا تولات عمل و شوالدی

پہاڈ سرائ پرا نکادی تھیں اللہ پاک دکھایا!

پکڑو کہ مضبوط جو اس و چہ حکم تسان لڑی آیا!

ویکھ پہاڈ گئے من ڈر دے نہ گمراہ پڑ جائے

پہاڈ انہاں دے سر دے آپرول اللہ پاک ہٹائے

بیان فارون اور اس کے ہاک ہونے کا

حضرت موسے قوم اپنی لوزں کیہا کتاب تو را توں
 نقل کتاباں کیتیاں تاں پھر آیا حکم خدائی
 حضرت موسے کیہا خدا یا نہ ذہ پاس اسادے
 جبرائیل خدا سے حکوں گھاس دو قسم بتا دے
 پتیل اُپر جے کر لکھو چاندی ہوگ بتایا
 سیکھی کیہا گری قارون نے گھاس جندوں ممتہ آیا
 پچھرا بھائی حضرت موسے سی قارون نہ الہ
 عامل ایہہ تو را ت کتابوں پہلے مالوں آیا
 خزانیاں کنجیاں رب فرمایا تتراد نٹ اٹھا ون
 قوموں بندے کہن قارون لوزں نہ ملوں خوش ہو لوں
 مال جو اللہ داتا تینوں خرچیں عقبے کارن
 تیں پپاک خداوند جیسی کیتی ہے بھلیا نی
 کیہا قارون اے موسے میں ایہہ دولت آپ بنائی
 کیا نہ جانیا اس نے پہلیاں جو سن قوم کفالاں
 اس کھیں زود زیادہ رکھدے ضائع عمل کراٹے
 دو گزہ بنے کچھ حضرت موسے دے سن سا کھی
 اپنی قوم سرت جان قارون نیکے زمینت کر کے
 دیکھ اسنوں جو طالب نیایا ت افسوسوں کر دے
 عاقل بندے اہل ایمانوں کہن جو یوشع جیسے
 بدلے عقبے امن ایمانوں اعلیٰ عزت پاؤ
 حسدوں حضرت موسے تائیں قارون بہت ستاے

نختیاں کھیں کر نقل پڑھوتے عمل کر د سب باتوں
 کرن کتاباں اپوزیت رکھن ساتھ صفائی
 کیوں کتاباں زمینت کریتے منان حکم تسائے
 بلا اسنوں جے تانبے لاسو سونا پھر بن جا دے
 کالات یوشع قارون تنان لوزں حضرت حکم سنایا
 حفظ تو را ت آئی اس تائیں سونا خوب بنایا
 بے حد دولت جمع کرائی کسے نہ معلوم حال
 ہوئی محبت ساتھ جہاں دولت صدیوں مکھ بھوایا
 نافرمان ہو یا منکر گناہ کرا ون
 دنیا مال اپر خوش ہو یاں نہ ب تائیں سو ہنوں
 مسکین یتیمیاں دیہہ خیرتاں نیک نہ کم و سامن
 کر بھلیائی توں بھی خلقیں ملے اگے وڈیائی
 اس وچرکی حق رب تیرے دا کراں زکوٰۃ آدائی
 رب فرمایا کیتاں انہاں ساں دکھاں دیاں ماں
 دے تکلیفاں طرح طرح دیاں و ذرخ و چرچلاٹے
 کچھ بندے قارون ہر اے جان کفر و چرچلاٹھی
 کر د و طرٹ غلام چلیندا تاج لہرے پدھر کے
 ملے اسان ایہہ عزت دولت حرص و لالچ و ہر دے
 کم بختوں افسوس تسان پر دنیا طالب کیسے
 قارون ہی عزت کسے نہ کیسے نہ دل دیکھ ڈو لاؤ
 ہر ہر باتوں کسے عداوت ظالم ظلم کماٹے

وہ گدی کر ہی اللہ دعا اپنا وقت لنگھاندرے
 قادیون پہنچا کتنا حصہ بد سے نام نکالوں
 مسکین تیریاں دیہہ راہ دہرے حصہ ایہ نہ کو اتوں
 قادیون حسابوں غوطے جاندا جوں تو اندرے چالے
 کہند ایسے لالچ کردائے مال اسان تھیں
 تیرے پیچھے ہاں اوہ کہندے کہ جوں میں بھلے
 آکھے جھوٹ بہتان بنا کے کراں موسے رسوائی
 اک دن حضرت مجرم زناہ دی حد سزا سنائی
 پناہ خدا دی حضرت کہا ظاہر کریں سنایا
 ربدی قسم کرا دن حضرت جس تو دات اتادی
 اس ربدی کھا تم سنالوین فاحشہ لون فرمایا
 پایا ہون خداوند عالم کئی عورت ڈدی
 قادیون ندی تھیلی دنی کہہا دو جی دیساں
 کرا یہ بات سٹی اوہ تھیلی مہر قادیونے والی
 پٹے سجھدے رب اگے حضرت پھر بد دعا کرائی
 آیا تم خداوند عالم تہہ زمین سخت لاری
 سجدے تھیں سر چاہی نے یاداں لون فرمایا
 دست اسدے ساکھ اسدے اج اپنا کرن مکانا
 باہجہ دو جنیاں کوئی نہ رہیا سب ہی دل آئے
 پکڑے گتیاں تیک کہہا پھر ذرا پتھے اٹکائیں
 گوڑیاں تیک گئے دھس دھرتی فیر کتر تک جانے
 بند ہوا تو بہ دروازہ عذاب ترعدے پاسے
 اسرا تیلیاں تھیں کجہ بندے آپس وچہر وچا دن

حکم نہ کوۃ خداوند آیا قادیون حکم سناندرے
 حضرت کہہا دس سو تھیں اک کڈھ حسابوں ملاں
 دعا کرال بخشا لوزاں تینوں یاد رکھیں حق باتوں
 ند مالوں دی بہت محبت کر دے مال مثالے
 ساکھ یادوں دے کردا باتوں کمال صلاح تسانتھیں
 توں سردا عقل دا پورا کہ تدبیر جو آئے
 دے زر مالوں عورت فاحشہ تہمت کرن سنائی
 کہے قادیون خود توں کیوں کردا چرچا کرے لو کائی
 فاحشہ عورت سد بلائی سی جس لون سکھلایا
 لشکر غرق کیتا فرعونے جس رب پاک جبار دی
 اصل حقیقت آکھ سنالوین کی تیرے دل آیا
 بولی ہاں بدکار نہ پھر بھی گناہ تساں پدھر دی
 لا بہتاں موسے پر کہند آیتوں خوشی کرسیاں
 ایمانداں قادیون تیرا ت ہونٹی دیکھ ملالی
 قادیون ستایا میرے تائیں اسلوں دیہہ سزائی
 جیوں چاہیں کہ مرضی اپنی مرضی ادہ ہمارے
 میں تھیں رب فرعون ڈوبا یا من ایہہ بھی مہتہ آیا
 میرے ساکھی حالت انہاں دیکھ پڑھن شکر اتا
 حکم رے تھیں پکڑ نہینے حضرت حکم کرائے
 فیر زمین لون کہہا حضرت انہاں ہورد حسائیں
 چھاتی فیر گئے تک جاندرے مجز ہزار ستاندرے
 غصہ ہی نہ کھٹیا رانی غائب زمین کرائے
 خزا نیوں حرص قادیون حسایا سن حضرت فرادوں

قادر و خزانیاں لادنے سالانہ حضرت عرض کیے
دیکھ ایہ حال قادر و حسن اکہن جو طمع دکھاندرے
اسیں بھی چاہندرے مال خزانے فضلوں اب بچائے

رب فرمایا سب گھر مالان خزلے زمین دباے
کشائش رذق یا تنگی دکھے ببدے بھید نہ اندرے
نہیں تے زندے دانگ قادر و خزانے زمین دھسائے

بیان عامیل کا

الہر ایلیاں کھیں اک بندہ نام عامیل بتاؤن
غریب کھتیا مال او بد پیر بہتی عرض دکھاندا
دولت مال اپہ کر قبضہ مکروں دھونڈے قاتل
پنڈوالے پھر شکونگی لان ذمے اک دو جے
ذمے لاؤ اک دو جے وے ماد بندہ رب کیہا
موسے نبی دعا کر پنڈے لے میرے رب بادی
جناب الاہول حکم آیا جو نبی موسے فرمایا
فرمایا اب مردے اپہ گوشت گائے لاؤ
قوم کہے پھر حضرت موسے ٹھٹھا اسان کراویں
ڈٹھا سنیا نہیں کدائیں کی مطلب انس گل دا
قوم کیہا جے حکم لے دا گائے عمر بتائے
نکی بڈھی جوان نہ بہتی بڑھپے میان جوانی
کہن لگے پچھ رنگ گائے دا کرے بیان بتائے
قوم کیہا پوچھ اللہ تائیں کی کم کردی کارے
چاہے رب اسیں لہا پائے مرضی جو اس گائے
کھوہ پانی بل زمین نہ واسے بدن سلامت سارا
اس وصف دی گائیں تائیں لگے کمن تلاشال
چاندیوں چمڑا بھر دگائے دا قیمت اسدی ایہا

مال دولت اس پاس پیرا نہ فرزند ستاؤن
مادہ چاچے نوں ادہ اک راتیں باہر لاش سٹاندا
لاہمت پنڈ وایاں تائیں پڑے انہاں یاطل
وجہ قرآن رب خبر سنائی جھکونی چاہے بو جھے
جو چھپاؤ ظاہر کہ ساں میرا ستوں سنہیا
خونی کیویں پچانیاں جلاے پیٹی خرابی بھاری
قوم میری لے پاک خدا یا مینوں عرض کرایا
ہو زندہ خود قاتل وے میرا حکم سجاؤ
مردے لایاں گائیں گوشت ہوگ زندہ فرماویں
حضرت کیہا پناہ خدا دی ٹھٹھا کم جاہل دا
حضرت کیہا حکم اللہ دا جیوں کر دسیا جائے
کر دجیویں کم رب سنایا ایویں اس نوں بھائی
کیہا حضرت گہری زد دی رنگ سوہنا دل بھائے
سبھے اندر نہ ہو دیاے نشان بتاؤ سارے
حضرت کیہا رب فرمایا محنت کرے نہ کائے
ندد رنگت وچہ داغ نہ کوئی اکو رنگ پیادا
بن انسانے شکل فرشتے دستیاں گائیں شناساں
سی گائے وچہ وچن حکمت تال ایہہ قیمت کیہا

دقت مرن دے اکو بیٹا اب پیر داں کہندا
 بیٹا ماں دی خدمت کردا بعد پوٹو لنگر گانی
 جو نکلیا سو دے کر قیمت گائیں خرید لیا آئے
 جس دم مرد سے اپر لائی جان تھدا وند ڈالی
 بھتریکے میر سے ادیا مینوں مالوں حرص دکھایا
 کم نہ آیا مال دتی دا عوض قصاصوں پھڑپا

اسرائیلیوں مرداک صالح جنگل اندر دہندا
 میری گائیں اس لڑکے لڑیوں دتت جوانی
 ڈھونڈ پیرے گائیں اسرائیلی پاس بڈھی اس آئے
 گائے ذبح کر کر حضرت ایدس زبان نکالی
 لاشوں خون ہو یا پھر جا دی بلل عامیل سنایا
 دہو گواہ اس خون میرے دے پتہ بتا کر مر یا

قصہ عروج بن عتیق کا!

وحی لیتی اب حضرت موسے بنا بالداں سردالاں
 دیساں فتح تھائے تائیں وعدہ سمجھ سجاتیں
 بھیج نقیب حالات ملکہ حیانت کن گھلانڈے
 طرے شام جباراں دیکھن ہیں چنگے یا بندے
 بہت زیادہ چوڑا مال قد نظر و چہ آیا!
 پاک خداوند کئی سو سالوں اسدی مہر دکھایا
 نکاح اسدیو چہ بھی اک عورت فیص الانبیا لکھایا
 معارج النبوة قصص الانبیا کھن لکھیا ہے مذکور
 لکھوں آئے کتھے جانا انہاں پتے دسالے
 دیکھ حقیقت جبار اندی دل لاچر خوت گزارے
 کھا کر خوت نہ قوم لڑے گی موسے نبی بتا ئیے
 دنساں نقیبیاں لڈا پوشیدہ کھولے لوکڑا آئے
 قوم اپنی لڑی حضرت موسے آکھن نبی خدا ئے
 قوم یہاں نہ چاہیے لہو تاں لوک نہ داوا آئے
 کہن یوشع کالوت اتہا نزل بساں فتح دیاں آسماں

شام زمین مقدس اندر دسے قوم جباراں
 کر دجہاد جباراں دے سنگ اپنی قوم ستاویں
 حضرت موسے و چہ کھانے قوم اپنی لے جانڈے
 نقیب بالداں سردالاں تھیں قوم حضرت تھیں نبیے
 عوج ناموں بن عتیق و عتلتے پیر حیران تکایا
 لڑج نبی دسے دقت طرے لڑی اسلواں بکھپایا
 حضرت آدم دسے ایڈ قتل بدقت موسے تک آیا
 بعضے آکھن باب عتیق سی ماسی نام صفورا
 حضرت موسے لڈا لڈاں عوج کھیندا اٹالے
 سن کر عوج کڑ گھرانڈے چھوڑ دتے پھر سادے
 ٹلا پئی و چر تھیں آئے آکھن کعبید چھپا بیٹے
 حضرت ہادون موسے لڑی جباراں حال سنائے
 کالوت یوشع دو نہر ظاہر نہ کیتے عالی دہ جے پائے
 نہ ڈا دھلا لڈا سماں و عدے فتح بتائے
 نکل جان دجانتک و کھوں تانتک مول نہ جاسماں

حضرت موسے کہن فتح داد عدہ حق تعالیٰ
 قوم کیہا اے حضرت موسے ادھر قدم نہ چاساں
 حضرت موسے کہن خدا یا کریں جدائی انہاں
 ادہ زمین خدا نہ کیہا کراں حرام انہاں تے
 اسرائیلی چاہن مڑکے ملک مصر توں جانا
 فتح یوون لوں دیوگی پھر عرصہ چالی سالوں
 عاصا لے کر حضرت موسے ہاندوں و لوں جاون
 حضرت موسے ما دی عاصا اللہ اکبر کہہ کے
 قدم اپنی و چہ حضرت آئے حال انہاندے تکے
 دیکھو انہاندی حالت موسے نبی دعا فرمائے
 سایہ کینا گری کادن پھروں د تا پانی ؛
 کیہا انہانوں حضرت موسے من سلوا سے تائیں
 باز آون جمع رکھا دن کہن ملے یا نا ہیں
 من سلوا کھا کہن گئے اک ہونا شکر پکا دے
 اس اک کھانے پر نہ رہے کہہ اپنے رب تائیں
 حضرت موسے پاک خدا دا انہاں حکم سنایا
 شہر اندہ جاد اخل بوڈ ملے جو تساں چاہے
 ایویں انہانوں جنگل اندہ برساں کئی دیہا یاں
 حضرت موسے پھوں پوشع اللہ نبی بنایا

حضرت بن یامین اولادوں پوشع نبی بتادوں

کالوت نبی اولادوں ہوسے باپ یعقوب سنادوں

اسرائیلیاں چالیں برسوں جنگوں ملی رہاں

جا بسے و چہ شہر گراہیں خبر قرآن سنائی

جیوں فرعون قانون مرداٹھے یاد کرد ادہ حالوں
 لوں جاتے رب تیرا دو لوں لڑو اسیں جاساں
 اپنا تے بھائی دا ذمہ مالک بناں نہ تہناں
 نہ داخل ہوں دیہا دن تم تھیں عالی برس تنہاں تے
 اس تقییر دل دیہا جنگل دچہ چالی برس نکانا
 کالوت پوشع رب نوح دتی پھر دو لوں مرد کالوں
 ملیا عوج شہر دچہ انہاں چاہندا سی بکرا دن
 عوج گیا مر کھا کر عاصا پیادین پر ڈھکے
 نانے گرمی جنگل اندہ ٹر ڈا ہیں تھکے
 سلوا بھیجیا سی رب کالوت تے من وانگ گڑا ہے
 اپنا اپنا قوم تمامی چشمہ خوب پہچانی
 دن دو جے لٹی جمع نہ کریو ویسی رب سدا میں
 جمع کھانا رب باسی کردا تازہ دے انہا میں
 کد تک کھاساں من سلوا لوں ہور موسے کر چاہے
 ساگ پیاز مسرتے گندم دیوے سن اسائیں
 اعلیٰ چیزاں بدلے ادلے منگو ترم نہ آیا
 غصیوں لب محتاج کرے تے دسو پھر کی داہ ہے
 حضرت موسے ہاندوں رہیاں ہاتاں بہت سنایاں
 اس تھیں بعد کالوت نبی ہور رب دا حکم سنایا

بیان حضرت موسیٰ اور حضرت علیہ السلام

جلس اند حضرت موسیٰ کے دوسے وعظکلاماں
 قوم وچوں لہر واک نوا ہشتوں حضرت عرض گلابی
 تین کھیں علم عمل وچہ کوئی ہوگ نہ ہو نہ زیادہ
 حضرت جبرائیل نبی دل آیا حکم سنا دن
 دو دیا من جس جگہ اد کھے نظری آدے
 موسیٰ نبی کہاے یوشع چل خضر دل جانیے
 حضرت موسیٰ دے سنگ یوشع خدمت کرن غلامی
 دو دیا من جس جگہ چل کر اد کھے آئے
 کھے مہین حضرت موسیٰ اکھیں تیند آیاں
 کباب بھی پر قطرہ پانی گم و ضر کھیں آیا
 حضرت یوشع حیران ہوئے حکمت دیکھ د بانی
 خوابوں الٹے پھر حضرت منزل کرن سفردی
 کھنک سفر کھیں حضرت موسیٰ کہن ذرا دم لائیے
 بھی زندہ ہون والا خیال یوشع توں آیا
 لارا و سنا چل گیا مینوں تینوں حال سنانا
 زندہ بھی ہو دیا جانندی دیکھ حیرانی آئی
 جیوں جیوں چلے وچہ دیا دے پانی ہٹدا جلے
 حضرت موسیٰ سن فرمایا جاادہ ڈھونڈن آئے
 حضرت خضر طے اس جانی بات خداوند پوری
 سترنگ پانی ماہ بھی اپہا پس ولایں آندے
 حضرت موسیٰ یوشع دو نہاں ملیا خضر پیارا

فرعون قوم دین دے پھوں مسلم سنن تماماں
 میں سن شیریں سخنیں حضرت بیبا بہ بات چھادی
 حضرت اکھیا میں نہ جانانا سترپاک ارادہ
 خاص علم توں جانن والا ہے اک یاد بتا دن
 بل کہ علم سکھیں اس پاسوں اللہ حکم سنا دے
 ملیاں با پچہ نہ ہستوں مڑنا بھالویں سال کھا بیٹے
 کھن بھی لے دیا حضرت ڈپٹے سفردی
 دیا کاندے پتھرا پھر حضرت قدم نکائے
 وھو کر بندے حضرت یوشع دیاں پامل کھایا
 ہو زندہ وچہ دیا چھی جلدی غوطہ لایا
 دانگ سترنگ وچہ کھنک پلے دیوالہ بنیدا پانی
 یوشع بھلا ذکر بھی دا جیوں زندہ ہو تودی
 کہن یوشع توں کھنک لگی ہے ویہ کھانا من کھائیے
 لے حضرت جنت سو گئیے سو را نہ عجیب دسایا
 شیطان بھلایا میرے تائیں دساں حال دیہانا
 دیا دستہ دتا اسلوں کھنک زمین دسائی
 دیا اند سترنگ پانی دی مینوں نظری آئے
 چھی ماہ دکھایا جتھے اللہ حکم سناے
 پڑ کھرا مڑ چھلی قد میں آئے جا خضر دی
 راہ کھنک سی وچہ دیا دے پٹے را ہے گھر جانڈے
 رب فرمایا نکاں کھیں سی بندہ نیک بہا لانا

اپنے پاسوں علم سکھایا بخشیا عقل دانا یاں
 خضر نبی سن لیتے ہوئے منہ پر چادر پائی
 منہ نکال چادر کھین باہر دین جواب سلاماں
 رکھن آیا علم تسال کھین نبی موسے فرمایا
 حضرت موسے کہن خضر توں تا بعد استا لڑاں
 کہیا خضر توں ساتھ من کھین طالت صبر نہ پاؤں
 خضر کہیا توں لانا نہ بھیجیں میر کیوں کہ سکین
 ظاہر کم بریائی والا میرا نظری آئے ؛
 نرسع کران کم چہرے لوں میں توں وچہ دخل نیانا
 کہے قبول خضریاں باناں موسے کراقرابے
 پڑھ کشتی دیدیا وچکارے جسدم سارے آئے
 چھیک کہ بندیاں حضرت موسیٰ جسدم نظری آئے
 خضر کہیا لکھ یاد قرالماں موسے لوں فرمایا
 یاد آیا اقراب موسے لوں گیا بھل ستا مد سے
 پکڑ خضر اک بال کھٹہ بند اچھے کر دیوادی سے
 ناحق خون نہ جائز کہ نا ایہہ معصوم بچا ا
 مخفی رہمز جو خاصاں دالی عام نہ سمجھاں پاؤں
 تم باذن اللہ کہیا تمس لے مویا نہ لب جوایا
 جبر و توں ملکوت لایو توں چہرے واقف تاہیں
 لر خدادے عاشق واقف جو مر نہ تده موسے
 پڑھنے سننے والیو بھائیو موسے شان بلندیاں
 خاص الخاص ایہہ عام سمجھ کر الٹ نہیں کر لیتا
 علیحدہ علیحدہ کم انہاں لوں اللہ نے بتلائے

اس دیاں کلاماں ہوداں تاہیں تاہیں سمجھاں آیاں
 ہوئے نبی سلام علیکم انہاں آکھ سنائی
 کون کوئی ہو کیوں آئے دسو کر و کلاماں
 خاص خدادے حکوں آکر ددشن تیرا پایا
 علم سکھائیں اپنا جو تیں کیتیاں رب عطا لیاں
 موسے کہیا صبر نہ ہاداں بیٹک توں اتنا لویں
 بھلے برسے دا بھید نہ لگے بات کیوں جو سکین
 باطن دچہ بھلیائی ہودے ہوداں لانا نہ پائے
 جاں تک ہود میں تاہیں دساں بالکل یاد رکھانا
 ہو کھیل منفر کہ بندے پہنچے ندی کنارے
 کہ حکمت اس کشتی تاہیں چھیک خضر لے پائے
 حضرت موسے کہیا نہ کشتی توڈ ڈیاں دیدیاں
 صبر نہ کہیں کم میرے دچہ پہلاں تده بتایا
 کشتی جدد کنارے لگی اتہ گراں چہ جاندرے
 مار دتا اس لڑکے تاہیں موسے دیکھ پکارے
 یاد خضر اقراب کہ آیا بھل کیوں کہ کالہ ا
 دل دودے دچہ یاد الہی مویوں مس دکھاؤں
 تم باذن اللہ کہیاں جوایا سمجھو لہ کی آیا ؛
 عمل ناسوت انہاں توں مشکل ہے لکھ لاناں ایہیں
 جنت دد خدادے غم خوشیوں ادہ ہودو کھلوئے
 بہت ارشدے نبی اللہ دے وانگ دست دلہنداں
 ایسی موسے خضر دد نہاندا کو حرف جو مینا
 ایسے کارن اکسے جسے دل مطلب کارن آئے

و عدہ یاد آیا پھر موسیٰ سے حضرت سن پچھتاٹے
 ساتھ میں داغند نہ کر سناں کریں علیحدہ میلوں
 اگے جاندے دیے شاماں گراں آگوں اک آیا
 بعد آیاں لوں کوئی نہ بچھے بو ہا بند کرادون
 نہ دروازہ کھولے کوئی کھانا نہیں کھواٹے
 نہ کوئی بھی بستریا باہر ڈیرا لادون !
 ڈھاہ اسنوں پھر نئی بنائی حضرت خضر حمانی
 مزدوری لیندوں کھانا کھاندے بھکیاں ات دہائی
 تے قول گئے ہو پوسے بھل اقرار گئی !
 دیکھ جنہا توں مبر نہ ہو یا میں آکھ سناواں
 کرن مزدوری وچہ دیاتے جیلہ رب بنایا
 دو ڈبرانوں پاک خداوند کشتی جلیوں پالے
 کیوں جے کشتی ثابت بکرن شاہ بے گاٹ سنا یا
 چھوٹے دٹنے جی انہاندے ایس سلیوں کھاسن
 مومن ماں پو اس لڑکے دے کھولان لہا چھپایا
 مرد اسنوں پھر بیٹی دیساں باس عوض تہاندن
 ہر کم اندک حکمت لہدی حضرت خضر پکارے
 دو تیمم سی پو جنہاند اہیسی مرد خدائی
 حاکم یا کوئی ہوا لے جاند لڑکیاں حقوں باہر

خضر کہاے موسیٰ عدت کر کے کیوں بھلاٹے
 کہا موسیٰ میں جے میں پچھاں دخل یاں کچھ تینوں
 کہے تیرے پر عمل فرض سی پو میں بھل سدا یا
 اس گراں وچہ شاموں پہوں کل مسافر آدون
 موسیٰ یوشع خضر تے بھی شاموں پھپھوں آٹے
 بہت آونٹاں مادیان ایپر کچھ جواب نہ پادون
 اک دیوالہ گرن لوں پھر دی سی نزدیک پرانی
 خضر تے موسیٰ کہے خضر لوں محنت مفت کوائی
 حضرت خضر کہا میں تیری میری پٹی جدائی
 تن باتاندے معنے ظاہر باطن تن سمجھاواں
 دو بھرا ملاح غریباں کشتی چھیک کرایا
 بیچ بندے پیار انہاندے دو کماون والے
 کشتی اندک حکم خدا تھیں میں سی چھیک کرایا
 اتنے عیب پاوں نہ بکرن تے ایہہ ذوق کماسن
 ادہ معصوم خدا دے حکوں جو میں ماما دکھایا
 محبت لڑکے پاوں ہاں پو محبت رب بھلاون
 اس لڑکی تھیں ہون پیہر شان جنہاندے بھلاک
 دیوالہ پانی کرنے والی جو پھر لوں بسنائی
 دین نخرانہ ہیٹھ دیوالہ سے گریاں ہوتدا ظاہر

سی منظور لے لوں ایویں لڑکیاں ملے خزانہ

مہربانی بخشش رب والی جسدیاں عالی شانناں

حضرت خضر تے حضرت موسیٰ کر دے فیر جدائی

پچھلی علیسی خیر خداوند سرد نبی سنائی !

ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

جنگل تیرہ و چہ تیس برس جاں ہو یا گزند والا
 اس دن حضرت موسیٰ کے گھول ہارون لڑوں فرمایا
 بھایاں دو نہاں جانہیاں تائیں باغ اگول آگیا
 حضرت ہارون بیٹھ تخت پر آکھن موسیٰ بھائی
 حکم خدا کھیں تخت دسے پر فرشتے جان نکالی
 بعض کہن و چہ گیا زمین دسے بعض کہن آسمانی
 کیا قوم یقین نہ جاں تک لاش نہ دیکھاں اکھیں
 قوم کیا ایہہ کیوں مر یا ساڈی سمجھ نہ آیا!
 بہت پیار ہارون نبی کھیں آہا انہاں تائیں
 حکم ربے کھیں زندہ ہو کر حضرت ہارون بولے
 بعد برس تن حضرت اپر موت فرشتہ آیا
 ملک الموت کہا اے حضرت اجل پیغام لیا یا
 مرضی کھیں رہ پاک خداوند خود تینوں فرمایا
 ملک الموت کہا منہ دستے حضرت جان نکالاں
 کہا فرشتے جان کڈھاں میں حضرت اگھاں اہوں
 ملک الموت کہا یا حضرت کڈھاں پیراں طرفوں
 میرے تائیں التذمیرے بختے ہیں انعاماں
 ہو کلاماں کرنیاں چاہاں حضرت سخن سنایا
 آکر پاک خداوند تائیں ملک الموت بتایا
 لا اذ لاندے اللہ جانے حضرت لڑوں فرمایا
 حضرت موسیٰ کہا اے اسی ڈاہدا شوق دکھا لڑوں

بھی حکم خداوند عالم موت ہارون لڑوں حالاً
 اسے بھائی چل قوموں باہر حکم الہی آیا!
 وگزی نہر ڈکھی و چہ بانے کندھے تخت دسایا
 خوب جگہ ایہہ ایتھے بیٹھے مرضی میری آئی
 حضرت موسیٰ نظروں غائب تخت ہو یا اودہ عالی
 موت ہارون دی حضرت موسیٰ آکر قوم سنائی
 دعا کیتی سن حضرت لہ بالاش ہارون دی دسیں
 شاید لڑوں جو واد اس تائیں سچا ہونے پایا
 تاں موسیٰ لڑوں ایہہ گل آکھی موسیٰ کرن وعائیں
 میں مر یا ہاں حکم خداوں ایہہ کہہ ہوئے اولے
 زیارت آیا کہ جان نکالیں موسیٰ نبی پوچھایا
 حکم ربے دا جے توں زندہ رہنا ہے دل آیا
 نکالیں جان میری کس یا ہوں حضرت آکھ ستایا
 رب سنگ موہوں کراں کلاماں کہا کہیں تھیالاں
 حضرت کہا جلوہ دینی تکیا ساتھ نگاہوں
 حضرت کہا انہاں کھیں ڈر کے طوہ جاتواں میں طرفوں
 باہجھ دسیلے آپ فضل کھیں میں کھیں کرے کلاماں
 جے نہ چاہاں موت فرشتہ سن کہہ اپس آیا
 جو کجھ کہا حضرت موسیٰ سادا حال سنایا
 موسیٰ میری طرف آون لڑوں اسی نہیں پوچھایا
 سخن آخری کرنے چاہواں تیرا شکریہ جاتواں

جان ہزار ہوشے جسے میری حکم کنوں کل و اماں
 طور پر جا چکوں حضرت موسے عرض گزادی
 بچاؤ میں راہ حراموں انہاں رکھیں وچہ رضائیں
 موسے ماہذین پر عاصا پاک اللہ فرمایا
 ماد عاصا دریا پر موسے کیہا ذات الہی !
 ماریا عاصا سنگ اُپر موسے حضرت حکموں ماد سے
 منہ وچہ بیز پترادہ کھاندا تے تسبیح پڑھاندا
 جگدہن میرے دی جانے سدا میں میریاں باتاں
 اب فرمایا تلکذین دے چل دا ڈٹھا پانی
 میری امت موسے میتوں کھل کیوں پھر جائے
 چل دیاں راہ وچہ قبر کدھیندے بنیے نظری آئے
 کیہا انہاں اک لہ بادوست جسدی قبر نکالاں
 ساکھ اہتا ندے حضرت موسے قبر تیار کرائی
 تیرے قد بواہ حضرت جس دی قبر ایہائی
 لحد دیکھن لوں لیٹے حضرت بہت دلے لوں بھائی
 بوسے وقت فرشتے سکوں جنتی سبب سو نگھایا
 نوادی ملکاں کڈھ قبر تھیں حضرت لوں نہلایا
 نماز جنازہ پڑھ کرادے قبر اتدہ دفنایا
 روضہ اقدس حضرت موسے دانہ کوئی جانے
 امت پاک محمد والی جس لوں بہت پیادی
 موسیٰ نبی طفیل نمازاں ہویاں درنج پنجاب ہوں
 ایہہ احسان انہاں لہ ساڈے حدود و دھڑھایا
 اک سو سال پنجاہ ہولائے عمر نبی نے پانی

الشریاک کیہا اُطوب سے دل دیاں کر اظہار اں
 امت آل اولاد تساتوں سو پنی یاد ب بادی
 لذتی حلال کھلاؤ میں عاجز میری امت تائیں
 ماریا عاصا حضرت موسے دے یاتے دسایا
 ماد یا عاصا حضرت موسے ڈٹھا سنگ سیاہی
 ڈٹھا سنگ ڈٹھا وچہ کیرا لہ بدی حمد پکانے
 میرے لب دیکھیں لوں میںوں شکوہ ذق کھواندا
 کسے نہ رکھیں بکھا خلقوں اندر دن تے داتاں
 پاتی ہیٹھ پتھر وچہ کیرا نہ میں بھلا جانی
 باب لبے تھیں سن کہ حضرت ہو خوش واپس آئے
 کس دی قبر نکالا اس جا دیکھ حضرت فرمائے
 ملے ثواب لوں بھی دل کڈھیں حضرت کریں خیالاں
 حضرت موسے تائیں کہندے دیکھ جو لحد بنائی
 ہو دہ اڈ دیکھو وچہ اسدے کھولے جسے تنگ لہ
 کہن افسوس ایہہ ہندی میری ہے کیا سوہنی جانی
 جان بکن تسلیم ہوئی پھر روح وجودوں ڈھایا
 سوہنے بدن مبارک اُپر جنتی کفن پہنایا !
 روضہ حضرت موسے دالاب حکمت کنوں چھپایا
 کلام اللہ دی پڑھ پڑھ بخشو موسیٰ نبی دبانے
 کہ معراج ملے جاں لہ روڈ موڈ گھلے کئی وادی
 کوشش اسدی تھیں اکا ہ دہ لہے ہٹے چھ ماہوں
 ایہہ بھی تقویٰ القوی سے کر دے جو لب حکم لہایا
 مرضی تھیں پھر عشق الہوں خلقوں کرن جدائی

ذکر حضرت یونس علیہ السلام و بنی اسرائیل کا ملک جبریل کا فتح کرنا و یونس کا بلعہ

پیغمبر کیتا پاک خدا نے فضل بڑھے تے جس دے
 کرو لڑائی مار جباراں ملک انہاں دا ملو
 اے رب بخش گناہ اسادے جس دا مطلب آیا
 متقی سجدہ کرن بخولی گرن چتر بل جائے
 ستر نرا اندازا مانے اللہ بھیج دے بائے
 سجدہ کر دے حطہ پڑھدے داخل ہوئے شامے
 سنگ پناہ بھوین قبولن چھوڈے نیکو کاراں
 شاہ بالی بلقا شہر پر کپر حملہ کر چڑھ دے
 پہاڑ مسلم فوجاں آگے آخرونا ہیں اڑیاں
 کہن انہوں کہ مدد ساڈی وقت مصیبت بھویا
 فتح اسادے ہوئے انہاں پر کہیں خداوند تائیں
 فوج اسدی دچہر دی خدا دے اک تھیں اک نمالا
 نبی موسے دا دین قبول لائق ایہہ ہے تساہیں
 جسے نہ دعا کریں حق ساڈے جسے کہ سولی ماراں
 ایپر کچھ دعا نہ کیتی انہاں عذر مستایا
 نہ کچھ عورت اثر ولی دالدی خودی گماڑوں
 کہن شاہ دا بلعہ منادے عورت کرے سوالاں
 مسلم فوج اندر عورتاں بھیجو آکھ مستایا
 جیونکر بلعہ کیتا رہ بے پائے غازی
 دیہہ طلاق جلاواں میں کدھرے ہاں نہیں گھرتیرے
 اس پر حملہ کر لے خاطر حجراں شہر و ساسے

نبی موسے دی بھین جو مریم یوشع بیٹے اسدے
 قوم اپنی لوں حضرت یوشع کیہا شامے چلو
 حطہ عشا خطا یا نا پڑھو پو شمع مست ریا یا
 بعض محولوں حنطہ پڑھدے مطلب گنم چاہئے
 سرائیہ مراخاں ہسدے ہوئے بلق شہر و چہ آئے
 بعض کہن و چہ زندگی موسے وقتاں دے ایہ نامے
 جا جہاد حکم کتیں کیتا کیتے قتل ہزاراں !
 پانچ دچہر ایلیا شہرے آٹومن پھر وڈ دے
 بالی شاہ دیاں کثرت فوجاں اسدے حکوں لڑیاں
 بلعہ بعد شہر بلقا و چہ ولی اللہ اک ہو یا
 لوں مقبول خدا دا ہیں حق ساڈے کریں دعائیں
 بلعہ کیہا حضرت یوشع نبی خداوند تعالیٰ
 بری دعا حق انہاں کرنی میوں طاقت تاہیں
 انہاں کیہا نہ دین قبول لائق اپنا نہ ہاراں
 ابن عباس کیہا گل سن کے خوف بلعہ لوں آیا
 بلعہ اپنی عورت اپر عاشق دیوں سجلاواں
 بادشاہ اسدی عورت تائیں خوش کیتا دے مالوں
 بادشاہ تے عورت خاطر رب دا خوف بھلایا
 کرن زمانے فتح نہ پاسن ہادی مسلم بازی !
 عورت بلعہ کیہا بلعہ لوں کہے نہ لگیں میرے
 پو عورت تھیں تنگ ارادہ بلعہ کرے بدعائے

مملکتوں سمجھا سے بلعم سمجھی نہ سمجھائے
 عورت تائیں بلعم کہندا کہ توں خوف خدا سے
 بلعم بھور گیا تک ہر کے کر گدھے سواری
 گدھے کہا بڑ گھردی طرفے وہ پھر تفسیر لکھا یا
 بات گدھے تھیں سن کر بلعم خوف خدا تھیں آیا
 بات گدھے تھیں کیوں سن ڈر یوں وہ آواز شیطان
 یمنوں عزت تے سرداری دیوے شاہ دریائے
 بائق شاہ تے قوم اُس دی پھر رب دا حکم تائیں
 بلعم تائیں شیطان دشمن جاں ایہ بات بتائی
 مسلماناں توں اُس بدعاؤں پاناسی دن آئی
 حکم تیرے تھیں فتح امیداں میں لایاں سن یاں
 اک مقبول بندہ پچھو اتہاں المومنے فرمایا
 اُس بندے نے حق تہاڈے کیتی بڑی عاٹے
 رکھ سجدے تے حضرت یوشع عرض کیتی دریائے
 دعا منظور ہوئی اسے یوشع حکم الہی فرمایا
 قوم اپنی توں کہا حضرت ہمت کر کے مارو
 دن دو جسے روز جمعہ دا غازی کر دے بے
 فکر بیا دل حضرت یوشع حکم نہ ہفتے لڑنا
 دعا کرن لے پروردگار اسویرج توں انکائیں
 دو گھڑیاں دن بڑھے دعا تھیں اللہ فضل کمائے
 حکم اتہاں توں مال غنیمت کھان حلال نہ آیا
 بلعم بن باغورے آ کے حضرت یوشع تائیں
 بلعم بھور تائیں پھر حضرت یوشع نے فرمایا

بدعا کراں وہ پھرت جیکر تپ لٹنے توں آئے
 کہے عورت جے نہیں تائیں جانوال گھروں بنائے
 پہنچ جنگل وہ گدھا چلن تھیں ہر جاندا انکاری
 بڑی دعا تھی کریں نہ مسلم دوزخ جلیں سنایا
 اُسے دیلے تھیں بدل کے شیطان سخن سنایا
 بائق شاہ سخن کریں دعائیں سہے قسم مسطانی
 سہے عورت تیں قبضے تیری ٹھیک ہون کم سائے
 اوہ نن تال ہونوں پیغمبر درج رب تھیں پانوں
 وہ پھاڑ چاہت کر دا جا بدعا کرائی
 ہر متعیر حضرت یوشع رب توں عرض سنائی
 ہوئی شکست کی حکمت اس وہ باتاں سمجھنے آیاں
 اسم اعظم اود بندہ پھر دعا یوشع تھو سنایا
 تسال شکست ہوئی اس کارن پس پورا تہا ہائے
 چھین بزرگی اُس دی حرمی اس میں دناؤں ہارے
 اسم اعظم مہ تقویٰ ہامہ اُس تھیں اسال لہا یا
 بدعا کیتی کل بلعم اسال پچھوئی شکست دوچارو
 لڑے زمین خدادے حکموں شام پئی دن ٹھلے
 ہے ممنوع کم کاروتی دے صرف عبادت کرنا
 لہ ہی فتح اسادی ہووے لے پھر رب سائیں
 فتح جباراں ہا پچھوئی غازیوں شکر بجائے
 اس کارن سب مال غنیمت اندر نار جلایا
 کہا سلام علیکم تینوں فتح دتی رب سائیں
 بدعا میری تھیں تیں بزرگی چینی رب بتایا

دیال بشارت پوریال ہوسن تیریاں تن دعائیں
 رب العالم کہے جے چا منہدے دے پے کراں بسندل
 زینت دل دی دنیا اس لول بہت پسندی آہی
 عورت حکومت کے عورت دے رب کے حکم بھلائے
 آگہ عورت تلمن کہندا اس بد بختی تیری
 عورت کہندی بندگی تیری ہے کئی برساں دالی
 کہندا صرف دعا لوال تنال با بھول نہ کچھ پتے
 بلعم کہندا روز جزا لول رکھاں تن دعا لوال
 کہے عورت دو کاتی تینوں منگیں جیتیں مرنی
 ہو مجبور بلعم نے کہا بخش اس حسن خدا یا
 حسن اس کے تھیں وانگ شمع کے لگی شنائی
 بلعم عورت مرد بیگانہ تک کے یاربت سائے
 یہا کریندا غیرت غضبول کہندا پاک الایا
 سیاہ کئی رب حکم ہونے دیکھنے تھال روئے
 عورت کئی شکل عا جز بلعم پیراں مرد دھری
 ہو مجبور بلعم در رب کے عجزوں عرض کرائی
 سی سی اوہ ویسی ہونی بیوی بلعم جور سے
 حضرت یوشع پھر لے فوجاں عمواد صیصوں وچ حاکم
 او تھوں جاگوہ اروی طرفے شاہ بارستے تائیں
 او تھوں مغرب طرف گئے شہر اول پھر آئے
 فوج آتھال پر پائی حضرت یوشع حکم عتقاروں
 ست برساں وچہ شاہ اکتی مسلم فوجاں ناسے
 کالرت نبی لول حضرت یوشع دے کر پھر خلفائے

حضرت تھیں سن حکم خدا دانم پیا اس جانیں
 ساتھ نشانیاں بانہیاں دے بلعم لیور دو چہاں
 نفس اپنے دی مرنی مٹی چائی سر گمرا ہی ا
 باہر دبان مرنیں تھیں نکل کتے وانگ دسائے
 کہے تیرے پر لگیاں رب نے بھینی عظمت میری
 کچھ نہ کچھ دیوے گائیتوں کیوں کسی رب عالی
 کہے عورت اک میں حق کر لول حسن دیوے تھتھلے
 اک دوش تھیں جے رب فضلوں دیکھنے شامواں
 میں حق کراک سوئی ہونواں من ضروری مرضی
 دعا قبول ہونی حق عورت صورت رنگ بدلیا
 بلعم صورت غضب بے تھیں بدلیا رنگ سیاہی
 من مرنی تھیں عیش کریدی دیکھ بلعم شرمائے
 صورت میری عورت بدلیں ہوئے رنگ سیاہا
 بلعم بی مصیبت پتے نہ کر پھر کھلومدے
 خلقت حالت دیکھو یہ اس دی طعن اللہ ہے کری
 بدل شکل ہر عورت میری پہلے جیوں کرائی
 ختم دعائیں تھے ہویاں حکمت رب خوف کے
 طرفے شام شہراہ و دوزخیں آتھال وہیں سکھائے
 مذہبتے تھیں نہی ہوئے ناسکھایا دین آتھالیں
 فوج اسلامی جے سنگ لٹائے تھے حاکم دھائے
 مار لگائے ختم کئے حاکم چاہڑے داروں
 احکام تو رات دے کر جاری ہر اک شہر بازار
 پھوڑ حکم تھیں دنیا فانی جاندے طرف بقلے

یوسوش بیٹے کرن خلیفہ فانیوں کر گئے پر پے

وہیت موجب حضرت یوشع کا لوت نبی کم کرے

ذکر حضرت حزقیل علیہ السلام

درمایا کر یاد ہییا بسرہ نخلص آیا
حکم چہا و حزقیل نبی نے انہاں کر و سنایا
بھیج طاعون خداوند عالم مارے ساتھ قہاری
من کرک آواز گئے نر طابڑی ہییت کھانڈے
رحم آیادل کہا خدا یا عرض کرال من چھٹا
یکل گھروں گئے ڈر کر موتوں کئی ہزار سنایا
وجہ دنیا دے اکثر لوکاں نائیں شکر بجایا
کچھ قبولن حکم رباتا تے کچھ حکموں ہارے
حزقیل نبی وجہ شہر بابل دے شام ملک چر گئے
دجلہ کونے سے وچکاراں حزقیل نبی دنا یا

وہ کفل بھی نام انہاں دارب قرآن بلایا
ہدایت اسرائیلیاں کارن پیغمبر رب بتایا
خوف سرق تھیں قوم نبی دی ہر جانہی بالکاری
کچھ نہرے کچھ ڈر کر دوڑے کئی کوہاں پر جانے
انگھانوں سے روزلاں پھول حزقیل نبی نے ڈٹھا
ایہ مڑے کر زندہ مڑکے حکم الہی آیا
فضلا لو اسے پاک خداوند مڑدیاں فر اٹھایا
وراٹ اپنی آسمخان گھر وچہ آکر سا ہے
کلیم اللہ دے دین تو راتوں انہاں کچھ بھوا
دنیا قاتی چھوڑے پیغمبر جھلے طرف سدھایا

ذکر حضرت الیاس علیہ السلام

اوه قحاص بیٹی خیر اردل باپ ہارون نبی ہا
کیوں نہیں ڈر و عذاب بھگتوں کوشش تھیں بھانڈے
اس خالق دی کر و عبادت جس نوں سب وڈیاں
انہاں ہدایت بھیجا رنے نبی الیاس ضروری
کہے اربیل عورت ہانپی دے بت لوں اس پوجایا
سخت ناراض انہاں پر ہر کے عرفان رب سنایاں
قوم الیاس نبی نوں کہندی اسان مقیبت پائی
اقرار کر و گو سید اللہ پر کر سی بخشش کاراں

الیاس نبی نام یاس پیڑ دا اودہ بیٹا نیتا دا
قوم اپنی نوں حکم ر ہانا حضرت بہت سنا دے
تساڈے دادے باپ تے خلقاں پیار بکریاں
شام ولایت اندر ایہ بت بعلبک مشہوری
بادشاہ نام رحیب اس قومیں شروع مسلمان آیا
نبی ہٹانے پوجا بعلمول مول نہ ہٹن بٹایاں
قحط پیا تین برسوں ٹاھڈا ڈاھڈی سختی آئی
حضرت کہے ایمان لیا و برین رحمت ہاراں

حق باطل صحیح جھوٹے تارن چاہو فرق کر انراں
 کون ہے بندگی لائق سمجھو سمجھتسا نوں آئے
 بتوں ہار سنگار پتہا کر کر تعریف ستاندے
 الیاس نبی نے رب اپنے تھیں منگی جہدوں عاٹے
 نصیحت بندے گمراہ زیادہ پہلے تھیں بھیجے ہوئے
 تنگ انہاں تھیں آکر آخر دعائی فرمائی!
 ہو یا حکم فلا نے دن نوں جگھ کے پر جانا!
 وقت مقرر حکم الایہوں اُس مقامے آئے
 نبی ایسے خلیفہ کر کے حضرت بندے غائب
 فرشتیاں ساتھ کرن پر و ازال چھوٹے پیئے کھانے
 بیہ نصیحتات جھنگل دے اپر غمغز نبی دریاٹے
 بیت المقدس وچہ رمضان پیل کر روزہ کھولن
 قرآن پیر دار الیاس نبی پر بھیجے رب سلاماں
 ایمان داراں دا تھوڑا حال اکھاں کچھ ڈیا یاں
 ظاہر باطن ہر دے صفائی جو کوئی حکم قبولے
 عالیاں تھیں رب خاص کریندا ساتھ اپنے انعاماں
 فانی زینت دنیا والی نظر عشاقاں آوے
 دنیا تائیں عاشق سمجھن کردوں جال لگایا

تیس دُعا کرو بت اگے میں رب پاک ستاراں
 ہر راضی من بات نبی دی بتوں عجز ستائے
 بیٹہ ہر سالوں عرفان کر دے مول مراد نہ پائے
 وچہ درگاہ منظور سی ہوئی چھم چھم ہار ش آئے
 الیاس نبی جھٹلایا انہاں رب عذابیں ٹھوٹے
 بچا انہاں تھیں اے رب میرے اللہ وحی کرائی
 جو کجہ ظاہر کرناں میں پر ہوا سوار سدھانا
 فیروسی صورت ناروں مکی ہوا سوار سدھائے
 سب خواہشاں تھیں پاک کر کے رب نے میر عجاب
 ہو کر آدم و ناک فرشتیاں سیر زمین اسمانے
 وچہ عرفوں آپس وچہ مل دے رب نے امر بجائے
 دلی جزا امت ہر در عالم ساتھ انہاں دے بولن
 میکال تے میکائیل انہاں دا اکھن نام کلاماں
 خاص عبادت ربی کر کے چھٹیاں فرج دلا یاں
 ہر حالت ہے صابر شا کر راضی رب رسولے
 ہر عالم وچہ رتبہ ملد انبیاں دیاں سلاماں
 رہے خیال نہ دوزخ جنت یا جہنم گل لاوے
 قید جسم تھیں نکل پکارن اگواک خدایا

صفت عشق سی بات بیری واگ دلیری موزاں
 تھوڑا تھوڑا کھال ضرورت ساتھ طبیعت ذراں

ہونا پاک پاکان دیاں باتاں حرموں جوڑ لکھتیاں
 برکت نور طفیل انہاں دے اللہ کرے صفایاں

ذکر حضرت جنظلہ علیہ السلام

حکم المدد سے اسرائیلیاں سن کر اثر نہ پائے
 المددی تو حیدر شاہ کے اچھی اچھی کھڑکے
 جیسے نہ چھوڑ دیت پرستی تہہ تہاں پر آتا
 خیر مویاں دی سن کر شاہ نول پتیاں کر کے چارل
 بارہ ہزار غلام اودہا سی لشکر بہت رکھا یا
 ارے کرے اپرا سہے محکم پہرہ لایا
 رہو قائم ہتھیار پکڑ کے دلوں نہ حکم و سارو
 دیکھ کیا شاہ کون کئی تول کتھول لنگھ سدھایا
 شاہ کیا من مننت جاہن اگول کراں سمجھالا
 ملک الموت کیوں لنگھ آیا دیندا سخت منزلے
 پنکھی نخت اسال تھیں کھاندا ہور کے کدھوٹی
 ملک الموت اتھبول دی آیا بند سورخ کرایا
 عزرائیل اوسے جا کے جان اودہی کدھ کھڑیا
 قسم بقسم ہذلب انہاں پر نافرمانیوں آئے
 درت گئی تقدیر المددی نایں جانڈی موڑی
 عمال قدر لے اس جگہ تھیں مغرب طرفے سدھائے
 ملک چھوڑا ون کارن لڑیے کرو نہ جانل ہرنے
 عمال قدر والیاں کر کے غلبہ انہاں زیر کرایا

جنظلہ نبی خدا دی طرفوں کرن ہدایت آئے
 نبی المدد اذن تے راتیں یام تھہر پر چڑھ کے
 نہ سوون نہ سوون دیندے دکن نخت رباتا
 غضب الاہوں وقت دو پہر ہو فوت ہزاراں
 بادشاہ نام طیفور انہاں دچہ اس زمانے آیا
 بادشاہ نخت امرن تھیں ڈر کے گھر ٹوہے بنوایا
 کہندا اس جا کوئی نہ آوے جے آوے تے مارو
 اس دی موتوں اک دن پہلاں موت فرشتہ آیا
 ملک الموت کہیا میں اودھو محمول مارن والا
 عزرائیل گیا تے شاہ لے چو کیس دار بلائے
 پہرے دار کہن اے شاہ اسان نہ دیکھیا کوئی
 سوراخ دیوار لوہے دی اندر شاہ نول نظری آیا
 بے غم موتوں ہور کے بیٹھا جاں دن دوجا پڑھیا
 غضب رباتے دریا چشمے پانی خشک کرانے
 حضرت جنظلہ حکم ربتے تھیں دنیا نانی چھوڑی
 عمال قدر شامل اسرائیلیاں انعام طے سن پائے
 بعد اک مدت تصد کر اوان اسرائیلیاں طرفے
 اسرائیلیاں بد نختی تھیں عنفکت وقت د پایا

دولت مال لیا لٹ انہاں کر کے قتل ہزاراں
 مغرب طرفے آئے دل انہاں کر د خوش گفتاراں

ذکر حضرت شمول علیہ السلام

شمول نبی و پسر اسرائیلیاں الہد پاک کرانے
 شمول نبی نول کہندے حضرت سردار مقرر کرنا
 شمول نبی نے کہا توقع ہے تسان تھیں سائوں
 کہن کیوں نہ حکم الہد تھیں کرسال اسیں لڑائی
 حال یہ حکم جہاد کرایا پھر گئے رہ تھوڑے
 شمول نبی نے کہا انہاں نول سے طاوت جڑائی
 کہن اودہ کیوں کراپا ساڑے کر گئے سردار شی
 حضرت کہا تسان سمھاں تھیں پست کیتا زبوں نول
 ملک اپنا میں چاہے دیوے الہد مالک سائیں
 اسرائیلی کہن طاوتے نشان کیا بادشاہی
 برکت جس دی فتح تسانوں ہوندی آہی پہلوں
 تسانوں ناقرمانی بیاروں دتار ب کفار ال
 حکم رہے تھیں راتوں راتیں تاوت سکینہ آیا
 تاوت سکینہ کرن بے ادبی لے گئے جیل کفاری
 ہور روایت عاصاسی اک حکموں ملک لیب یا یا
 اسرائیلیاں دیکھا یہ حالت شاہ طاوت بنایا
 طاوت خدا دا شکر بجا یا حکم جہاد کرایا
 طاوت کہہ سب شکر تائیں تسان الہد انہاں
 اُس داپانی جس نے پتیا اودہ تائیں ہے میرا
 اک چلو تھیں بیوں کارن صرف اجازت ہوئی
 جو کوئی رہا حکم الہد پر اُس تکلیف نہ پائی

نیک نصیب جنہاں دے آہے اودہ ایمان لیاٹے
 بادشاہ دی تابع ہو کے حکم خدا تھیں لڑنا
 نہ ٹوڑ گئے جے رب مالک بھیجا حکم تسانوں
 انہاں مال اولاد گھراں تھیں کیتی اسال جڈائی
 حال معلوم دلانڈے الہد حکم جنہاں نے موڑے
 شاہ مقرر کیتا الہد مٹوں حکم تسانوں
 یاد شاہی جس اُس تھیں زیادہ روزی کھلی ہماری
 کشائش زیادہ علم بدن چہ دتی ہے رب جس نول
 کشائش والا سب کچھ جانے سمجھ تسانوں تائیں
 چھینا ہویا صندوق لیاوے کہا نبی الہی
 بنیادیاں ایشیا نول جس و پھر تھیں جنہاں دی اہوں
 پاس طاوت تاوت سکینہ آئے رات لندھاٹل
 درونکے طاوت شاہی دے حکموں ملک لیب یا
 شہر ویران انہاں کیتا الہد ساتھ تھاری یا
 طاوت بغیر نہ ہو رکے دے اودہ ہما پر آیا
 حال رب اُس داتشان بڑھا یا سب نے حکم بجا یا
 ساتھ اُس شکر چار ہزار ال کارن لڑن سڈیا
 پانی دی اک نہر تسانوں رستے دے وچہ آئے
 جو نہ پئے اودہ ہے میرا بھانویں بیاس گھیرا
 نہر آئی حال بیوں تہتے رہیا چلو پر کوئی
 جس نفسانی خواہشوں پتیا آ بھڑ پیٹ گیاٹی

کچھ مہرے بیماریاں کچھ رے نہ چہ لڑائی
 ہمراہ داؤد نبی چھ بھائی ستوں والد آون
 پتھر تن کریندے باتاں رستے وہر دساون
 داؤد نبی پڑھ نام اللہ دا سنگ اُوہ پکڑ لیا
 مسلم کہن طاہر شاہے لڑائی لوتے فوج گھیری
 بعض جواناں کہا انہاں لوں ہوں غالب تھوڑے
 صابر لوکاں ساتھ ہے اللہ نہ کوئی کرے
 شکر دلوں دُور نہ طرفاں تھیں لڑائی مقابل ہوئے
 شاہ جاہل کفار ڈٹھی جاں فوج اسلامی تھوڑی
 اتنی فوج تائیں میں اگا کالی اگے آوا
 ہمیں ماسے اُس تھیں اپنی بیٹی قدر کراساں
 ایہ کہہ کر طاہر چاہے خود لڑنے کارن جانواں
 لباس حریر دل جوہر تھا نوچھے ہاں جاساں
 شاہ طاہر کہا کس قوم لڑنے کی تیرا ناواں
 چھ بھائی تے ہاں اسدا سنگ لڑاں سنائے
 شاہ جاہل اُس تھوں مری اللہ خیر بتاں
 تو پتھر چھوچھے لکھیا راہوں پکڑ لیا
 رکھ کائن اندر پتھر نبی داؤد خداے
 شاہ جاہل لگا اک کھڑا دو شکر لوں لگے
 اک سنگ زون پٹھی پیشانی مری جاہل لیاں
 ماہتا جاہل کفاری تی داؤد الہی!

رہے حکم پرتن سو تیراں گنتی غساریاں آئی
 جنگ کرن لوں ساتھ کفاراں رب حکم بجاون
 شاہ جاہل مارن کارن لے چل ساتھ بناون
 شکر شاہ جاہل کافر دے غیر مقابل آئے
 جنگ انہاں تھیں ہون سکے فوج ہے کتی تیری
 بہت جگہ پر بہتیاں اُپر حکم رب غفور دے
 لہے زینبہ ماں غازی ربے شہید تہ چھوچھے
 کہن مومن لے اللہ مدد طاہر قدم کھوڑے
 آئی شرم حیرانی ہوئی کہے اگے کر گھوڑی
 شاہ طاہر کہے کوئی مومن لڑن آہر سنگ جاو
 ادھی بادشاہی واسطہ بھی اُس نام لکھا ساں
 اُوہ سے وقت جوان اک آیا کہا سلام معانواں
 فکر نہ رکھیں حکم رتے تھیں مار جاہل آساں
 کہا جوان میں اسرائیلی نام داؤد بتا لراں
 شمول نبی اک زبرہ دتی ایہ جس نول پوری آئے
 داؤد نبی لے بدن مبارک زبرہ اُوہ پوری آئی
 لوط نبی دی قومیں اُپر اللہ سن ہر ماسے
 پڑھ کر نام خدا و نڈنگا لے طرف جاہل چلائے
 گنتی دی لگھ فوج اُس خوفوں کچھ مہرے کھوچھے
 شکست جاہل قومیں دتی حکم اسرائیلیاں
 بدست داؤد نبی نے دھی طاہر لکھا ہی

داؤد نبی لوں بعد طاہر لوں غیر ملی سب شاہی
 بخشی نور نبوت انہاں نفلوں پاک الہی!

ذکر نبوت شہداء و اولاد علیہ السلام

یہود ابن یعقوب اولاد اول داؤد نبی سن آئے
 اتنی قوت بدن مبارک بخشی حق تعالیٰ
 اللہ نبیل نبی محمد تائیں رب قدر مایا
 صاحب قوت رجوع کیند یعنی ذکر الہی
 بھی فرمایا حکمت دتی انصاف کرن نول باتاں
 خلقت وجہ حق حکم کرا نول کہانہ من نفسانی
 آواز نر ملی پاک خداوند بخشی اس دے تائیں
 خود آواز تائیں نول پانی و گدا ملک کھو تدا
 مست ہوندے سب سن کر چکھی کرد گریزاری
 میں عاجز نول بھی اے اللہ ایوں تن سن بھلے
 حلقہ بچھو درند چو پائے سن بھول برساون
 پتر سیند درختا نولے سن کر ہوندے پیلے
 اے پہاڑو جانور و سب اللہ کرے خطا بے
 داؤد نبی ہتھال اندر موسم لولا ہو جاوے
 داؤد نبی اک روز مہربانے عبادت ربی کرے
 کہن بندے داؤد نبی نول نہ اسال تھیں ڈرنا
 تسال ددہانڈا کی ہے جھگڑا چھپیا نبی الہی
 نر توین دنیال پاس بدینے صفت نبی اک میری
 حضرت کہا جے تیری ذہنی زور نول بچھ لیاے
 زیادتی کرے بعض بعضاں پر اکثر ثمرت دالے
 سمجھ لیا داؤد نبی نے رب سینوں از مایا!

چال برس جاں گزے شاہی نبوت ہونے خطائے
 مقابلہ ساکتا نہانڈے کوئی نہ شاہ کرنے والا
 داؤد اساتے بندے تلہیں کرنا یاد سنایا
 ہوا اک جگہ خدا فرمایا دتی قوت شاہی
 ہور خلیفہ کہانیں دا حکم کریں دن راتاں
 خواہش نفس گمراہ کریندی راہ رہے تھیں جانی
 بھی کتاب زبور اتاری اس دا حکم سنائیں
 بہتر طرزاں پڑھدے بدن جو سلاسن روندنا
 کوئی خیال نہ جان جسم دا پتہ نہ نرانا ناری
 عشق تیرے دی اک جلا سے نرول سینہ کھلے
 بگری بھلے شیراں کھانی جودوں زبور پڑھان
 کنب پہاڑ پتھر کھل جاوون سن کر بول دیلے
 پڑھو جو نول کر سبیاں نر زبور کتابے
 زور بناون بھی سکھائی لڑے جو اوہ پیناے
 لڑ دیوار بندے دو آئے دیکھا نہاں نول ڈرے
 اسان ددہانڈا بھاگ جھگڑا انصاف تسال اوہ کرنا
 اک انہاں تھیں آکھن لگا ایہ جو میں لہائی
 لہہ کہندو پیر ایہ بھی مینوں کردا زور دلیری
 بے انصاف بڑا وجہ اپنی دنیال آن ملائے
 تھوڑے لوک ایماناں والے اپنا آپ سمجھلے
 کر کرزاری تو یہ کتنی گر سجدے وجہ آیا

بخشش منگی رب اپنے تئیں بخشیا رب فرمایا
 وجہ عدالت نبی داؤد سے جھگڑا اک دن آیا
 قیمت کھیت تے بکریاں دی نبی داؤد گناہی
 فصل عوف دلرایاں حضرت بکریاں دہقلے
 نبی سلیمان رتے دے وچہ لے عیالی جاندا
 نبی سلیمان ست برس دی عمر مبارک آہی
 نبی داؤد کپھا اے پٹا کرٹوں جینوں کرپھٹے
 لی ہدایت ساڈی طرفوں داؤد سلیمان تائیں
 عیالیاں بکریاں جو کھیتی کھا گیاں دہقانے
 دہقانوں نوں کپھا سلیمان بکریاں دودھ پوڑ
 جیوں کھیتی پلے ایسی ویسی جس دم ہون
 دیکھا انصاف داؤد نبی سنے رب دا فخر سجایا
 اسرائیلیاں تھیں کچھ کنبے دریا اُپر آئے
 خرید فروخت ہفتے دے دن دنیا کار شکاراں
 نافرمانی کرنے لگے رب انہاں از مایا!
 مچھیاں ہفتے دن دریا تے اُپر کنا سے دن
 دریا کنا سے نہر نکالی مچھیاں ہرے آدن
 اک کہن کیوں کرو نصیحت ایسیاں لوکاں تائیں
 اوہ کہندے التزام اتاراں حکم تہاں رتوں
 سمجھایاں نہ سمجھے کھیلے پاک اللہ فرمایا
 پکڑ لیا پیراؤ گنہاراں دتیاں سخت سزا میں
 نافرمانوں نافرمانی بدلے ہوؤ بند
 عمر اخیر داؤد نبی دیوں ملک ہندوق لیا یا

پاس اسادے رتے اس دا خوف ملکانا آیا!
 اک کہے اس بکریاں تھیں میرا کھیت چھرایا
 بڑھ گئی قیمت فصل دالے دی پھر ایہ بات سنا
 گریہ زار عیالی کر دیا مڑیا اپنے خسانے
 حضرت پچھیا کیا حقیقت عیالی اکھ سناندا
 موڑ عیالی پدروں آندا انصاف آتا ایہ ناہی
 میں دیکھا انصاف تیرے نوں جو دل وچہ بتاویکے
 تنانے کھیتی بکریاں وچہ کپھا خداوند سائیں
 سلیمان تائیں انصاف سکھایا کپھا رب رحمانے
 عیالی محنت فصل کردان پانی محنت دیتو
 بکریاں مڑ دیو عیالی عذر نہ کریو کوئی
 نبی سلیمان تھیں ہر کاروں زیر صلاح پچھایا
 اوتھے رہنے کارن انہاں امکان بنائے
 منع انہاں لوں وچہ شریعت ایہو عیالی کاراں
 پچھتی دیاں لوکاں تائیں اللہ نے فرمایا
 ہفتے باجھوں ہور دنا نوچہ دوکھے پانی جان
 دن ہفتے اُدہ حال لگا دن پکڑ اتارا لیا دن
 ہلاک انہاں رب کرنا چاہے یادے سخت سزا میں
 شاید کہ اسادے لگے بچن ایس سببوں
 بچایا انہاں جو منع کریند برے کموں بتلایا
 برخص لگے جہاں ہر ریائیوں حکم کیتا سبب میں
 تن دن زندہ رہ کر گئے حکم رتے تھیں اندر
 کپھا فرشتے بیٹیاں پچھیں کی اس اندر آیا

تیرا تخت نشانی تیرے پھول جو دسے سو پاوسے
 ولی مہدی تے نبی ہوے گا حکم خدا دا آیا
 کیا نبی سلیمان آیا حکم ہووے بتلا نواں
 نبی سلیمان کہا صندوقے چیزاں تین رکھایاں
 تہی داورد صندوق کھلا کر نظر اودہ سے دھوپاٹی
 معجزات ایہ چیزاں تینے جبرائیل بتاوسے
 اس چابک جو مالک ہو سی حفاظت اسی کی
 جبرائیل داود نبی نول کہیا پچھ فرزندوں
 جو کچھ رکھیا خط سے اندر باہجہ نبی سلیمانے
 نبی سلیمان کہا خط وچہ چیزاں پنج لکھایاں
 نیر کیا داود نبی نے بات صحیح بتلائی
 کیا ایمان محبت دل وچہ اکھتیں شرم سمائی
 مورروایت وچہ تفسیریں میوں نظری آئی
 بیٹیاں تیریاں تھیں ایہ مسلے جو کوئی حل کرائے
 بیٹے سب وربار نکلا کر نبی سوال پچھانے
 سب چیزاں تھیں چیز جو نیشے اس دانم بتاؤ
 کون دو چیزاں نہ موافق کون جو دو ڈراون
 کس بڑے دا اثر مندا بہت محبت کس دی
 باہجہ حضرت سلیمان کوئی نہ کچھ جواب سنانے
 سب چیزاں تھیں موت ہے تیرے سلیمان نبی فرمایا
 روح بیت دو نہال بہت محبت مردہ بدن ڈرانان
 آپس اندر نہ موافق دن تے رات پچھانال
 وقت غصے تھیں جو کم ہوندا بڑا اخیر اوسے دا

ہے کیا چیز صندوقے اندر بیٹیاں نبی پچھو
 باہجہ سلیمان نبی اندر دے راز صندوق نہ
 نبی داؤد کہا کرط ساہر بیٹیا آکھتا نوا
 اک انگوٹھی تے خط چابک حکم رب تے تھیں آیا
 نبی سلیمان کہا جو اودہ گھٹ چیز نہ کا
 ایہ انگوٹھی جس دی انگل جو منگے سو پاوسے
 صاحب چابک تھیں جو باغی جسم اودہ پروردگار
 کی خط اندر رکھیا ہو یا نبی پچھے دل بندار
 سوچ رہے نہ خط دے حلے پن عقل کھانے
 عقل حیا محبت طاقت ایمان دل سنا یاں
 مقام قرار انہاں چیز اندا بدن اندر کس جانے
 قوت ہڈیاں اندر رہندی سر وچہ عقل رکھانے
 حکم داؤد نبی نول آیا اودہ بھی کھان بھان
 تخت تیرے داؤد ہوارث پاک اندر فرما
 ایہ مسلے جو رب لکھائے دیہو جواب کیا
 تے سب چیز نول دور کی پھری اتے اودہ بھی بل سنا
 دو چیزاں جو قائم دین دود دشمن فرماون
 سارے لکھو جواب علیحدہ سمجھ آوے ایہ حید
 اجازت ساتھ داؤد نبی نول انہاں جواب تہا
 سب تھیں درر عمر جو گزری وقت نہیں تھیا
 زمین سلیمان حکم تھیں قائم تیا مست تیک رکھانا
 جیون ہرن آپس وچہ دشمن اخیر صبر تھیں پانا
 رب دے لکھے جواب مطابق ہے سی سخن نبی

سب شہزادیاں تھیں ایہ عاقل تخت بیہوش لہجوں
آپ عبادت ربی اندر بے حد شکر سجایا
دو رکعت نماز پڑھن دی نہ اجازت پائی

دریاری سرداراں کیہا ایہ لائق مرتاجاں
داؤدی سلیمان نبی تول پر تخت بٹھایا!
کچھ دن پھول حکم الامول موت ہی تول آئی

ذکر حضرت لقمان کا بیٹے کو نصیحت کرنا

حکمت علم دتا لقمانے کر رب فضل کمال
فائیدے بہت اٹھائے انہاں چہ اپنی بادشاہی
ایہ غلام نوبہ دے آئے وچہ کتاب حوالا
نوبہ شکون کہے تسال تھیں کون چوری دانادی
پانی گرم پلا اے آقا چیز اوہ باہر آئے
غلام دو جے پھرتے کرائی نکلی چیز چورائی
کہندالے لقمان میں تمہوں جا آزاد کرایا
کیہا خلیفہ ہو تول حضرت لقمان جواب سنایا
شرمندہ ہو ساں پاک خدا تھیں جن میں پاس کھلویا
سینہ کھول تا رب عالم حکمت علم سکھایا!
حضرت کیہا عمل کریں تول جو میں بات بتاواں
تا میں شک شریک بنایاں بے انصافی ہوئی
ساتھ بھلائی حکم کریں تول نفس روکیں بڑکاروں
معمولی کار نہ جانی اس تول کار بڑی دل لائوں
جوانی لے پڑھیے دیو چہرہ تھیں سیر کمال
اپر زین چل نیویں گردن مجزول قدم کمانوں
شکیراں ب کرے نہ دوست کجاھیہا لعا کھانوں
ہر دم خودت الہی رکھیں ہراک حکم پچھانی

نبی داؤد نبوت اتری جال ہویاں تیرہ سال
لقمان حکیمیں حکمت علموں نبی داؤد الہی!
حضرت لقمان حبشی قوموں ہونڈ موٹے رنگ کالا
غلام دو جاک نوبہ داسی چیز چورائے اس کھادی
لقمان کیہا اسال دوہاں تول تمے کرائی جائے
نوبہ تمے لقمان کرائی نکلی چیز نہ کائی!
لقمان حکیم دی حکمت نوبہ دیکھ خوشی وچہ آیا
بعد آزاد ہووندے انہاں ملک پیغام لیا یا
خلانت میں تھیں نہ ہو سکے جے انصاف نہ ہویا
بات حضرت نبی خود درد دی فرشتہ سن پڑ آیا
حضرت دااک چھوٹا بیٹا کہے تجارت جانواں
الدعائے واحد جانیں کریں شریک نہ کوئی
قائم کریں نماز تے کرتیاں حمداں باہجہ شماروں
جو کوئی چیز پھوچد ب طرفوں بیٹا صبر کرانوں
سچی نرمی محبت بیماری تنگی تے خوشحال
فخر صد تھیں منہ تول موڑیں خلقت خلق کمانوں
جہل طریقے چھوڑ تمانی دل تھیں خودی گدائیں
نہ جلدی نہ بہت آہتر پلین چال میسانی

نرم زبانوں شیریں بولیں ہر کسے دل بھارتیں
 آواز گدھے دی سخت بیہودہ بولیں کہا قہمانے
 ہے حضرت لقمان حکیموں ایہ نصیحت باتاں

لغش کلام آواز خشک تھیں روک بان پٹانوں
 ہے ایہ محکم قرآنی سائے منوں تو سیانے
 خداوند عالم پاک نبی نول پھیلاں غیب غاملاں

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام

دراشت شاہی بعد داؤد ول پتھ سیماں آئی
 کہا سلیمان لوگو سانوں ہر اک جانورا ندی
 جہاں شیناں دی دنیا اندر اسال ضرور آئی
 ہزاراں مناں لیا کریشم اک بساط بنائی
 گریساں گروسے کئی ہزاراں جتاں انساناں
 سمیت بساط تمانی چیزاں تخت ہوا اڑائے
 تخت اُپر ہر جنس پرندے اڑے ساتھ ہوائے
 تانبے پتھر کھال و گایا اس کارن بباری
 زمین اندر موفون خزانے کرن آوار پٹاؤ
 جواہر موتی جن نکالن لانگوٹے دریاؤں
 بادشاہ اتنے اعلیٰ ہو کر خود زنبیل بناون
 جا کر بیت مقدس شامیں ساتھ فقیراں کھاون
 اک دن تخت سلیمان تائیں ہوا اڑائی جاٹے
 بٹا کپڑے شاہ کپڑا کہتا چھپو گھر وچہ سائے
 تھاپڑے کچلے جاون والی انہاں خبر نہ ہوسے
 پاس منگشاہ کپڑے تائیں نبی سلیمان پچھے
 نول چائے میں ظلم کندہ تے جو لشکر میرا
 شاہ کپڑے نول پھیا حضرت کتنا شکر تیرا

فالیشان پیغمبر مٹے تے وڈی بادشاہی
 اللہ پاک سکھائی بولیاں مادی اتے نراندی
 ایسے دتیاں سبیا میرے تائیں میرے پاک الہی
 کوہ اک لمبی کوہ اک چوڑی ایٹھاں تخت پھچائی
 وزیرا امر اہتہاں نول لمبیاں مین طریاں شانان
 اک مینے دی راہ اک دن اندر سیر کرائے
 پراں اُپر دھپا جھلن سورج کرن تخت پرانے
 تھم تھم بناون برتن جن تا تخت بھاری
 یا حضرت جیوں حکم ہے داسانوں سورج کراؤ
 مکان بناون خوت رکھاون کھلے کپڑیاؤں
 پس جواہر آٹا روٹی آپ پکا کر کھاون
 روزہ کھون موہوں لالین زبا شکر سناون
 رہائش کپڑیاں دی میدانے تخت ہی دا آئے
 کچلے پیراں پتھ سلیمان تے اس شکر بھارے
 بات کپڑے دی سن کر حضرت اوتھے اٹک کھلے
 کڈل کہا سلیمان شکر آئے چھپو کچھ
 کپڑے کہا حق کہن دا ظلم نہ ڈھٹا تیرا
 چالیس ہزار نقیب سنایا اکوں کرے کھپتیرا

چوٹ چالیس ہزاراں زینتیب اک اگے
 چھپتا کار قدیم اساطی شاہ کیڑے نے کہا
 خوشی رعایا خوشی مینوں ہے سن توں نبی الہی
 اک کیڑا تر جاوے او تھوں چکاس گھر بنی پاول
 کہا تساں نے رب سے تائیں یہ مینوں اوہ شاہی
 گل دیلا دی شاہی تیری تیں اللہ مستلانی با
 ہے ہما و چہ قبضے تیرے سمجھیں رب کرائی
 معنی نام سلیمان زندگی دنیا والی آئی
 نبی سلیمان سن کیڑے تھیں کر دے گریہ زاری
 پے سہ سے پھر کہا تھا یا سب مینوں وڈیا یاں
 نور ہایت بخش دے توں حکموں عمل کراواں
 میرے تے ماں باپ میرے تے فہل تیرے بھار
 مہربانی کوششیں مینوں نیکاں ساتھ ملائیں
 سلیمان نبی اک روز تخت پر کرے سیر ہوائے
 پیندا پروچہ گری سوج کرے جاوے سائے
 کہا سخت عذاب کراں تے جڈا سنوں لوڑاں
 تھوڑی دیوں ہڈ ہڈ آیا عرض سلام سنا یا
 کہا ہڈ ہڈ خیر اک چیزے شہر ساؤل لیا یا
 کی توں خبر لیا یا ہڈ ہڈ پھر حضرت فرمایا
 اس مینوں میں اسنوں پچھے اگد و سبیدہ حملے
 پھر اس ہڈ ہڈ شہر سادا مینوں حالی سنا یا
 ہے اک تخت عظیم ہمدے پر بیٹھی حکم چلاوے
 لعل زمر و مرنخ یا توں چوڑیا سونے چاندی

نبی سلیمان کہا کیوں لکیو ظاہر یا ہر نہ وگے
 باہجہ خداوند ہر نہ جانے ساڈا راز اجیہنا
 غم رعایا غمی مینوں ہے خیر انہاں دی چاہی
 عقل دتی رب میرے مینوں میں تہ صبات پچھاؤں
 جو میں بعد نہ ملے کسے نول توں بوجہ رکھائی
 انگوٹھی تیری سے نگینے نہیں برابر آئی!
 دانگ ہوا اڑ جاسی شاہی بعد مرن فرمائی
 کریں بھروسہ نہ دل لالوں موت قریب ستائی
 تے فرمایا توں ہیں دانا سمجھی گل ساری
 قدرت بے انداز تیری ہے کسے نہ سمجھاں لیاں
 نظر رحم دی بدیں نایں تیرا شکر سبحانواں
 ظاہر باطن جنہاں ذریعے ملے خزانے سائے
 ہر دم راضی رہیں میرے پرے میر رب سائیں
 بساطا پر سب جن انس بن اپنے ساتھ بٹھاٹے
 ماری نظر انہاں دل حضرت ہڈ ہڈ نظر نہ آئے
 یا کوئی خاص دلیل جاوے پتہ دیوے کے پھول
 نبی سلیمان کہا کیسے گیا میں آ یا!!
 چیز اس دانگے حضرت پتہ تساں نے پایا
 ہڈ ہڈ کہندا شہر سادا ہڈ ہڈ نظری آ یا
 حال تساڈا سن اوہ ہڈ ہڈ کردا خوشی کماے
 بقیہ شہزادی دانگہ کہندا راج او تھائیں آ یا
 تریہ گز لیا تریہ گز چوڑا سدا ہر مرن پاوے
 شہزادی تے قوم اسدی اے سور جنوں جاندی

اُس بد بختوں میں سُن حضرت دیکھو یا خود آکھاں
 بد بخت کی شہزادی تخت شہر دی ساری
 دیکھاں بچا ہیں یا جھوٹے خط میرا جانیں
 بکھ خط حضرت پھر لگا کہ بد بختوں بکھ آیا
 غلوت گاہ وچہ کھڑکی رستے بد بخت اندر جاندا
 بد بخت چھپ کر نکلیا اوتھوں پتہ کسے نہ پایا
 خط پڑھ لیائی وچہ دربارے کے لمیر وزیراں
 ایہ خط نبی سلیمان طرفوں عزت والا آیا
 ہریان جو رحم کندہ بکھاں بعدت نول
 پھر بلقیس کہا سردار و جواب دیو کم ساڈے
 کہا انہاں نے زور اور ہاں جنگ بہادر ایسے
 بلقیس کہا بادشاہ جس ویلے وطن کیوہہ بستی
 ایسے طرح کریں اس نول ایہ جو ملک اساڈا
 یعنی جسے پیغمبر بردا اسان نہ اس تھیں لڑنا
 امیر وزیراں کہا شہزادی کریں جو تیری مرضی
 تے سمجھاندی ہے پیغمبر پیش خلق تھیں آسی
 بن سوراخوں ٹھہرا متی دتا دھاگا پاوے
 پوشاک اگڑے صورت، اگڑ غلام کتیراں گھنے
 تے اک شیشی خالی بھیجی کہنا پانیوں بھر دے
 بچے گھوڑیاں دے جو چھوڑے بھیجے نال دیناں
 پھر کہا ہن جاؤ تیں جلدی خبر لیاؤ
 ایچی شہر سیا تھیں طرفے نبی خدائی
 بد بختیں بھی پہلاں تو کہیا آئے بردے

ہزار ہا سال سردار گئے اگڑے ج اگڑے اک لاکھاں
 سورج پوجن دی گل سُن کے کیا نبی عفاروی
 اُس گے رکھتے مہٹ کے پتہ جواب لیائیوں
 بد بخت وچہ پتہ پکڑ کے شہر با وچہ آیا
 خواب اندر بلقیس شہزادی چھاتی خط رکھاندا
 خوابوں اٹھ شہزادی دیکھے ایہ خط کھول آیا
 اٹھ خوابوں میں ایہ خط دکھا پڑھو کر تدبیراں
 جس وچہ لکھی نام اللہ تھیں سے خط شروع کرایا
 مقابل میرے زور نہ کریو ملو مسلم ہو ساناں
 مقرر کرل نہیں کم کوئی پچھے بناں ساڈے
 کم تیریدی تیں مختاری کراں جو کہو تیں
 برباد کرن تے و سدریاں تائیں کر دیندے پستی
 شغفے بھیج انہاں از مالواں ددھے نہ مول لگاوا
 تے نہ اُس نے لینے شغفے غرض مسلمان کرنا
 تاں پھر اوہ سو غامتاں بھیجے ایچی نول سے عرضی
 تے جے ہو یا شاہ دنیا داشغفے حرموں چسائی
 بہت آداب بجالیانا شہزادی سمجھاوے
 کہنا عورت مرد لکھتے جو انہاں وچہ رستے
 نہ تیں سے پانیوں بھرتی تے نہ بینہ جو درے
 چالاک شغفے دیو چھانٹ اسانوں کیے دیکھ لیتیاں
 دربار شہانے سے نذرانے کہے جو آن بناؤ
 بد بخت اگڑا نڈی آکے ساری بات سنائی
 سونے چاندیوں ست ست اٹاں زر پتوں پے

شہزادی نے کئی قسم دے کسے بھیجے نذرانے
 نبی سلیمان اگے اُس نے تحفے آن رکھائے
 بہتر اس تھیں رب داتا مینوں داپس لیکر جاؤ
 ایہہ جو ہیں غلام کنیزاں سب دے ہتھ دھلاؤ
 انگلیاں تھہ اندر باہر دھوئے ہر دھچھلے
 کیڑے پاسوں موتی ٹہرے اندر چھید کر آیا
 جنہاں جلدی کھا دن کارن اپنا منہ بڑھایا
 پھر فرمایا نبی سلیمان گھوڑے خوب دوڑاؤ
 سوال شہزادی دے کر پورے نبی سلیمان کہا
 ایچی پاس شہزادی آکر گزریا حال سنایا
 سلیمان نبی دا حکم بجایا کیتی سفر تیساری
 نبی سلیمان طرفے ٹہری جس دم شہر ساؤں
 بلقیس شہزادی دے آو مدی خبر پوں جان پائی
 تارے عقل نہیں شہزادی دیوالاں کہ سنایا
 چھتیاں تے مرغابیاں تیرن شیشیوں چھت پو آئے
 نبی سلیمان و سپہ دربالے نیر گیا امر او
 سن اک جین کہا میں اڈھے دن تک تخت لیواں
 ہور کہہ اک سن کر اس تھیں عمل کتابوں جس دا
 عامت پیا بریتا دا اوہ کہن وزیر نبی دا
 امرت نبی سلیمان دی جہاں ولی ارشاد رکھائی
 پڑھدیاں خطبہ مسجد جامع حضرت عمر بتاؤں
 عمر ولی دارتہ تک کے دریاٹھاٹھیں آئے
 نور عمر دیاں اکھاں والا سورج اک دن تھکیا!

ایچی کئی دن پچھوں آیا و سپہ دربار شہانے
 مالوں نڈو دیہر مینوں دیکھ حضرت فرمائے
 ایچی کیہا سوال شہزادی اسال جواب بتاؤ
 تھہ ایچی جو کوئی دھو دے عورت سمجھاں باؤ
 نبی سلیمان اس تدبیروں غلام کنیز سیانے
 نیچے گھوڑے گھوڑیاں اگے دانہ گھاس رکھایا
 ایہا سست چالاک دوہنے حضرت تے فرمایا
 پسینہ گھوڑیاں تھیں جو نکلے شیشی تھیں بھراؤ
 خلعت دیہر تحفے موڑے جاؤ عذر نہ ریہا
 سن بلقیس کہا امر او میں جانواں فرمایا
 رکھ گھر تخت لگا کر چندرہ کہا رکھو ہوشیاری
 نبی سلیمان اوسی ویلے پائی خبر ہواؤں!
 کہن نبی نول پنڈلیاں پر جت شہزادی آئی
 سن باتاں دیہر رتے اُس دے حوض نبی بنوایا
 لنگھے جہاں شہزادی اتھوں ہورے جت سائے
 بلقیس آون تہیں پہاں اُس دا کوئی تخت لیواؤ
 اس کم اپنورا اور میں لیا پڑا من دکھاواں
 کہندا اگھ جھمکن تھیں پہاں تخت لیواں اُس دا
 اللہ ذکر قرآن و چہ کیتا جس دانیک عقیدہ
 ولی جو پاک محمد امت شان انداز کیاٹی
 نوج لڑکے کئی کرہاں اپرا تھوں ہی سمجھاؤں
 جو لگے نہ پڑھدا ایسی باہجوں خون کر لے
 وچہ اسمان گیا پھپ فوراً ہرگز جھل نہ سکیا

کراں بیان کرامت دلیاں تے گل بڑھدی جی ندی
 جس نے نور محمدی تکیا خود نہ خود نوں پاندا
 آپ مشوق تے آپے عاشق آپ آپے دل تکتے
 جاون آدن عاصف دا پھر پتہ کسے نہ پایا!
 جھمکداں لاکھ نہی سلیمان لگے تخت دسایا
 کپھار پ میرا ازاد سے مینوں ایسی کاروں
 تبدیل کر دجھ چیزاں تختوں بقیس آدن تھیں لگے
 کار گزار نہی دے مگول پٹ جو اہر جڑ دے
 اچال لوں پھر شہزادی پنہی جوں کنارے
 ایہ پانی سوار گئے تھیں تال پھر اُپر چائی
 حضرت کہہ فرشتے دا پانی ہے ایہ تاہی
 دو اورہ تجوڑی کیتی پھر حبت پنڈلی دی کارن
 پاس حضرت سلیمان نبی دے بقیس شہزادی آئی
 سمجھے جھوٹے دیواندا حضرت پاس شہزادی آئی
 کہندی ہے ایہ اوہو گویا مینوں معلم لگے
 حضرت سمجھے بے سمجھ نہ خوب اس لوں از مایا
 قیر کہے بقیس شہزادی میرے پاک خدایا
 مطیع ہوئی میں نبی سلیمان کارن اللہ تعالیٰ
 بقیس شہزادی ہو مسلمان رحمت بخش پائی

شروع والی گل اکن پاسوں جوش طبیعت کھاندی
 بلال نہیں پر ٹرن لگے دا کھڑک اسمانی ہاندا
 نور کا پر راہبر با بھول بات ایہ سمجھ نہ سکے
 بقیسی تخت سلیمان لگے کہندیاں سار رکھا یا
 خدا جن فضل رینی مرنہوں بول سنایا!
 بے حد شکر خدا یا تیرا اس نعمت دے پاروں
 نبی سلیمان کہن از مانواں پتہ لگے نہ لگے
 شرح بہتر تے چٹے کالے پھٹال اُپر کر دے
 سمجھ پانی چھت شیشے دینوں دے خیال گزارے
 دیکھیا نبی سلیمان جی نے پنڈلی حبت نہ کائی
 وجہ تفسیر ڈھا ایہ لکھیا حبت پنڈلی پر آہی
 کیتیاں نقل رویتاں دونوں ترجموں لوک چارن
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پائی
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پائی
 ہو مسلم میں خدمت آئی تے اصل دے لگے
 کہے شہزادی نقل خدا کر علم میرے دل پایا
 ظلم کیتا میں جان اپنی پر جو سورج پو جایا
 جو پالے گل عالم تائیں ہر اک دار کو الا
 شوق ریدی کرے عبات نکاح نبی وجہ آئی

لے تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اپنے دیوانخانے میں بیٹھے تھے اس میں شیشے کا فرش تھا بقیس کو پانی دکھائی دینا
 تو اس نے اپنی پنڈلی کھولی تو حضرت فرمانے لگے شیشے کا فرش ہے پانی نہیں ہے اس کی عقل کا تصور اور اس کی عقل کا کمال معلوم ہوا
 اور جو دیروں کی بانی سنا تھا اس کی پنڈلی پر بال میں بکریوں کی طرح معلوم ہوا ہے دو تجوڑی کی جس کو نورہ بیاترہی کا تھا
 وہاں احتمالات روایت معلوم ہوا ہے کہ بقیس کی زبان پر بال تھے یا نہ ترجمہ نے دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے ۱۲

وچہرہ مشتے نبی سلیمان کفاداں کرن لڑائی
 لیاٹے گھوڑے پاس نبی سے وہندیاں عصر ننگھائی
 نبی سلیمان گھوڑا بندے پھر پاؤں گردن کٹے
 پے سجدے پھر کیا خدا یا وقت گیا مر آئے
 نبی سلیمان لوں اذایا اللہ نے فرمایا
 رجم ہو یا پھر نبی سلیمان پاک خداوند طرفے
 انگوٹھی نبی سلیمان اکدن لوٹدی لوں پکڑائی
 قضا حاجت لوں باہر جادون حکمت رب دی ہوئی
 اس خادم تھیں لے انگوٹھی بیٹھ تخت پر جانا
 قضا حاجت تھیں فارغ ہو کر نبی سلیمان آئے
 انگوٹھی والے لے انگوٹھی چلا گیا دہ باد سے
 گئے کچھری نبی سلیمان نظر تخت پر مادی
 نبی سلیمان کہن بتھیرا میں سلیمان آیا
 بیت المقدس جا کر حضرت تن ن کر کے زادی
 نبی سلیمان کہن کسے جا محنت کچھ کراؤ!
 حال نبی پر بات نبی پر نہ کوئی غور کر اندا!
 چھوڑ ٹھہر دیا پر جا کر ماہی گیراں تائیں
 ساتھ لکھایا ماہی گیراں لہ نہ بھی پکڑا دن
 اس حالت بھی نبی سلیمان نہیں اکیلے کھا دن
 دنے ریاضت رات عبادت پڑھنے استغفار
 دیو صخرہ دادا پو شیدہ سمجھ لیا ہو شیاہ اس
 معلوم ہو یا ایہ ہوا کوئی ہے اس دا بول عقیدہ
 جا ایہ حال تحقیق کرا یا بیبیاں خبر پو چھائی

گھوڑے ملے انہا نون اوتھوں قسم جنہاں دریائی
 حضرت کیہا مال محبتوں لب دی یاد بھلائی
 نماز گئی بھل شوق انہاں وچہرہ کرفج پھر ہٹے
 سورج رب عصر پر کیتا نبی نماز پڑھاٹے
 دھڑاک اُسدی کرسی دکھیا ذکر قرآنے آیا
 ہو یا قریب کیہا لب سائیں پڑھ عجزیدت جرنے
 بسم اللہ وچہرہ لکھیا سردے ادب رکھن ہر جانی
 دیواک بنیا شکل نبی دی نہیں پہچانے کوئی
 جیوں مرضی اس دیو صخرہ دی اپنا حکم چلاندا
 انگوٹھی طلب گولی تھیں کرے اوہ جواب منائے
 کون کوئی ایہہ تاں پھر گولی لپے گئی وچہرہ چالے
 ہر کوئی تابع صخرہ دے وچہرہ کر دیا سردادی
 نہ پہچانے نہ کوئی منے حکمت پاک الاہا
 بھکے ستائے عاجز آئے ڈاڈی نبی لاچادی
 اس مزدوری تھیں دے اجرت کھانا مجھ کھلاڈ
 اک گھڑی وچہرہ لاہ رب تختوں عاجز کر دکھلاندا
 کہن تساں سنگ کا کہ اسان کھانا دیو اسائیں
 دو پھیاں نت دین نبی لوں چالی روز دیوان
 دے حصہ مسکین تھیاں رب و اشکرہ سبحان
 ہن مخراد اسان حال کیا کریندا کالہ اس
 عاصف ولی وزیر نبی دا اکدن کہندا یاہ اس
 سلیمان نبی دیاں حراں پاسوں لیساں پتہ نبی دا
 کیہلہ نہاں دن کئی ہوئے تے نہیں زیارت پائی

آصف ولی کے علما لڑواں تولات نہ بود پڑھاؤ
 عامل عامل لڑو کتاباں گے کھول پڑھاؤن
 انگوٹھی نبی سلیمان والی سٹ گیا دیائے
 حکمت لب دی نبی سلیمان اوہ بھی ہمتہ آئی
 کھاؤن کالمن پیٹ بھی دا حضرت جدوں چرائے
 تخت ہوانے حاضر کیتا نبی سلیمان اگے
 نندگہ المن آملازم جاں دیا دے آئے
 پکڑ لیاؤ دیو مکرہ لڑوں نبی سلیمان بولے
 مکرہ تائیں کرن دانہ سے نبی سلیمان موئے
 پکڑ دیواں نے قابو کیتا دچہ دہ باد لیاے
 لبے قیامت تیک شکنجے نا فرمان نبی دا
 شیش محل دچہ اکدن حضرت عاصی بھاہ کھلوتے
 نبی سلیمان دیکھ کپہا اس کرن زیادت آیا
 آیا جان نکالن تیری مینوں حکم الہی !
 کپہا فرشتے حکم نہ مینوں محبت دیاں نہ ساعت
 یا ہجوں جان وجود مبارک سال دینہاں اس حالے
 افسوس کرن جن پتہ نہ لگا سال لبے کم کر دے
 مختصر حال نبی سلیمان کھیا قصص الانبیاء

ٹھہرہ سبکی دیو تخت پر عمل سمجھے اذ ماؤ !
 کھا لہزہ دیو مکرہ نٹھانوں لگا سو آؤن
 حکم لبے کھیں مندی تائیں اک بھی منہ پائے
 اس مندی دی بکت پادوں بھی عظمت پائی
 مندی وچوں نکلی متے لب نے سخت جگائے
 جالوڈال تے سایہ کیتا پڑھ حضرت گھرو گے
 کر دے خوشیاں دیکھ ہی لڑوں عاشق پھر جلائے
 ڈھونڈن کالمن پر عفریتاں اڈنے کالمن کھولے
 سن کر مکرہ ادسے ویلے چھپیا ظاہر ہوئے
 نبی سلیمان اس دے تائیں دچہ شکنجے پائے
 چند دن خوشیوں غمی ہمیشہ جنہاں بوا عقیدہ
 حکم لبے کھیں حاضر ہوئے اوتھے ملک الموتے
 یا لوں قبض کریں روح میری ملک الموت سنایا
 بہت اچھا کہ نبی اجازت پانی پیون چاہی
 ایہ کہ جان نکالی اڑیں کھڑے سین جس حالت
 بعد اس کھیں گھن کھا گیا عاصی جسم گیا کرنا لے
 بیت المقدس ہوئی مکمل لبے ساٹھ اتر دے
 ذکر تمامی کتب اسلاموں دھونڈھ لکھاں کئی جلاؤں

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام

ابراہیمیاں تے آغالب شہر دیران کہ آیا
 طرح طرح دیاں دے تکلیفان بعد اون پھلایا
 میوسے داد دخت نبی لڑوں نیڑے شہر دسائے

بادشاہ کافر سخت نیراک وڈا ظالم آیا !
 مار بندے اس ننڈیاں تائیں بندی دچہ پو آیا
 عزیر نبی دچہ قیدیاں پکڑے جدوں یہاں آئے

حضرت توڑ کھاہدے کچھ پیوسے تے کچھ جمع کھاہتے
 دیکھ شہر دیاں پخت مکاناں نبی عزیز سنایا
 کراہوس ہوتے متعجب مزہ کھقین سخن سنایا
 حکم اللہ کھقین اوسے ویلے موت نبی لوز آئی
 حیر اسل خدادے سکوں پاس نبی دسے آیا
 اک دن یادن کھقین کچھ کھوڑا سن حیریل سنایا
 نہ اوہ خشک چانہ سڑیا دیکھ گدھا اسواری
 نبی عزیز گدھے دی طرفے جاں پھر نظر کرائی
 جسم گدھے وچہ پاک خدادند جان دوبارہ پائی
 چڑھ کر نبی عزیز اس اُپہ طرف شہر دی جاندا
 عمر جوانی حضرت والی کوئی کیا پچھانے
 کتب اسلامی بخت نصر جو انداگ جلا یاں
 نبی عزیز تو لات انہاں لوز فیر دست کرائی
 عزیز نبی ہون ظاہر ہونہوں حرف نہ بانی پڑھدا

گدھا سوادی دا بنھ لکھے پیوسے ساکھ ٹنگاٹے
 کدے ایہہ وسدا شہر ڈٹھا سی جو ویان دسایا
 فیر آیا دہوسے ایہہ کیوں کہ میرے پاک خدایا
 اک سو سال پھپھوں پھر اللہ جان جسم وچہ پائی
 کتنی دید پھنوں اس جانی نبی عزیز بتایا
 لوز سو پوس پھنوں ات تہیا کھانا دیکھ ٹنگا یا
 خلق کا دن میں کراں نمونہ کہہا اب غفاری
 جان بغیروں پھر بڈیاں دیکھ حیرانی آئی با
 زبان اپنی وچہ اللہ گدھے نے ریدی حمد پڑھائی
 اجر یا ہو یا شہر باد و نلق ڈٹھا نبی و ساندا
 فرزند نبی دسے بڈھے ہوتے چہرے سان بنیانے
 وچہ شکوک پیٹے سن مسلم نہ آیتاں ہتھ آیاں
 تدرول لقین کیتا سب خلقت نبی عزیز ایہائی
 میں جاناں رب قناد سب پر چو چلے سو کدوا

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کا

پاک محمد تائیں اللہ وچہ قرآن سنایا
 اپنے بندے زکریا اپد دعا جدوں اس کیتی
 کمزوری پکڑی میراں ہڈیاں چٹے ہو گئے وال
 میرے مڑوں پھپھوں بیوں ڈا کنبے دامارے
 دیو بس بیٹا میرے تائیں وادت ہوے میرا
 دعا قبول کیتی پھر اللہ حضرت لوز فرمایا
 ہے اس کیئے نام بتا لوزاں تام کسے نہ اسکے

رب تیرے دی رحمت دا ہے ایہہ جو ذکر بتایا
 دل اپنے وچہ کہیا اللہ بہت عمر میں بیٹی
 منگ تیرے کھقین دیہا نہ خالی کسے اگے وچہ حال
 عورت میری بانجھ خدایا تے ہے بڈھے والے
 وادت السراٹھیاں دا کراس تے فضل دھیرا
 خوش خبر دیاں زکریا تینوں لڑکا دیاں سنایا
 پہلاں اس کھقین کسے دکھایا ہے گا سی وچہ جگے

حضرت زکریا کی ما سے سب کیوں کر پیدا ہوئے
 جبرائیل کی ما اب تیرے بے الذین نہ رہا یا
 توں کچھ چیز نہیں سال پہلے من حضرت نے کہا
 نشانی تیری رب فرمایا بات نہیں کر سکیں
 تن دن لاتاں بول نہ سکیا کہ یا نبی نہ بانا
 حضرت یحییٰ چھوٹی عمر سے بانا فقر پہنایا
 عمر مبارک ست برس و چہ ہانی لڑکے کہندے
 یحییٰ نبی کہا و چہ دنیا کھیلن تا ہیں آئے
 و چہ محبت پاک بیدی کر دے ہند سے زادی
 اسے میرے رب زادی اُسدی کرے بے چینی میں
 فرمایا اب صالح میٹا منگیا میرے پاسوں
 ایسے بندے پیارے میںوں کن جو عشقوں نامی
 حضرت زکریا سن خوش ہوئے ایہ پیغام الہی
 خلقت تائیں کرے ہدایت نہ کر یا نبی نہ بانا
 ظلم انہاں کھیں نکلے حضرت پناہ و دختوں منگی
 ماہن دالے پھپھے پاس دہ ختے آئے
 شک کہ بندے باہجہ دختوں جانہ چھپن والی
 پھر بد بخت لگے دکھ چیرن آہ سر پر آیا
 بے صبری کھیں نبیاں وچوں باہر رب کرا سی
 حکم الہی سن پیغمبر ہر گز اٹ نہ کیتی !

میں بڑھاتے عورت میری باہجہ کیا و عود طہورے
 بہت آسمان بنا دن میںوں چوں کہ تہہ بنایا
 اسے اللہ کھڑا دے میںوں کچھ نشان اوہا
 چنگا بھلا تن دن لاتاں یاد نشانی رکھیں
 لڑیں ہینے پیدا ہو یا یحییٰ نبی یگانا !
 عبادت بیدی اندر انہاں دن تے رات لنگھایا
 چلو کھیلن ساکتہ اسادے پاس محبت ہند سے
 پورا عہدہ کراں جو کیتا کھیلیاں اوہ بھل جائے
 دیکھ انہاں دی ایہ محبت نہ کرے یا عرض گزار دی
 جبرائیل خدادے حکوں کہا نبیا میںوں !
 جو اوہ میری کرے اطاعت و تا سمجھ قیاموں
 میرے باہجہ جو ہود کسے دی دوانہ کھن یادی
 سجدہ شکر کیتا اب لگے ملی مراد جو چاہی
 بے فرمان نہ چاہن ہدایت کرن ماہن سمیان
 یا چھپا دخت نبی لڑوں بنیا خاصہ سنگی
 حضرت زکریا نظر نہ آئے ہو حیران سدائے
 دایاں کٹ سٹو لکھ چیر دے وچہ یاد کھ خالی
 منہ مبارک کھیں ات نکلی وحی پیغام لیایا
 سب توں رب بچا دے میںوں کیوں کر دکھ بچا سی
 لڑا الہی نظری آیا وصل پیالی پیتی

ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا

عبادت مسجد کرنے باہجوں ہونہ خواہش چاہی

ذکر یا نبی و ذات پھوں بھی یحییٰ نبی الہی

اسرائیلی قوموں بلکہ عورت نام و ذالی !
 کئی بندے اس شادی خاطر ساکھ صلح لکھے
 حضرت کیہا ایسی شادی منح اللہ فرمائی
 بات نبی یحییٰ دی سن کے عورت غصے ہوئی
 عورت اپنی بھین سن حاکم کہے سپاہیاں تائیں
 یحییٰ نبی دبا لے تائیں لے سپاہی آئے
 حکم کرو تاں شہر تمامی غرق کرا یا جائے
 کی تقدیر میری وجہ لکھیا حاکم ہتھوں مرساں
 زُفِیْتُ بِقَضَائِ اللّٰهِ لَوْ لَیَّا نَبِیُّ لَ بَانَا !
 حضرت یحییٰ تائیں حاکم قیرت ہبید کرایا
 اپنی عورت دی وہی شاہد اکلح وچہ ناہیں
 یحییٰ نبی گناہ کس پاؤں ہوئے شہید اس حالے
 کہن فرشتے یاد دست ایس طرح مردایا
 کیوں جے دشمن پاسوں پیر نہ خطرہ دہند اکائی
 میں ہاں کل جہاناں داب مالان دست تائیں
 کبھن فرق خالق مخلوقوں میں ہاں بے پیدا ہا
 یحییٰ نبی شہادت کچھوں ادہ ناجائز نکا جا
 غضب الہی نازل ہونا ناجائز نکا سے والی
 شیر دھٹی کہ پیر امیر اکھا گیا اسدے تائیں
 سبحان اللہ کیا شان نبیاں اللہ نے فرمایا
 وقت پیدا نش وقت شہادت رب سلام بچایا
 بیابندے جو قدم بقدمی عاشق چلن والے
 ساکے حاصل ہوئے انہا نول جہاں حکم قبولے

نکا ہے لڑکی کھلے خداوند پہلے خداوند والی
 نکاح پڑھا دن کالان حضرت یحییٰ نبی بلائے
 خصم پہلے دی لڑکی دو جے خصم نہ جائز آئی
 خداوند اسد حاکم ایسی بات بتائی لڑکی
 جاوے یحییٰ لوں بنجہ یا وسحا مکر و ایتھا میں
 آجبریل خداوے حکموں حضرت لوں فرمائے
 حضرت یحییٰ سن جبریلوں لے پھر سخن سنائے
 ہاں جبریل کہیا یحییٰ میں عرض لے بے مقصی کہہ ساں
 میں تقدیر اللہ پیدا مئی مناں اس دا کھانا
 تن بھنیں سیس علیحدہ ہو یا پھر کبھی ایہ فرمایا
 کہن فرشتے پاک خدایا تینوں حمد تائیں
 میں دوست لوں پاس بلایا کہہا ذوالجلالے
 خلقت مادے دشمن تائیں اللہ نے فرمایا
 خیر چاہن نت دوست کالان مدد اس لگائی
 پالان اپنے دشمن تائیں کچھ نہیں خوف اسائیں
 میرا بھلا برا کر سکے نہ کوئی شاہنتا ہا
 کافر عورت دھی خداوند سنگ کردی لیرویا ہا
 جردھی عمل کسے کم کالان ہوا جھگل وجہ ڈالی
 خداوند اس واسن ہر امیاں مر گیا دونج جائیں
 حضرت یحییٰ باپ مائی دا خدمت گار بتایا
 تیجا وقت قیامت اللہن سلام انہا نول آیا
 تا سوتی ملکوتی درجے جبروت لاہوت نرالے
 دن لے رات خداوند تائیں کسے حال نہ بھولے

حقی صفتاں حقدے فضلوں جسم انہاں چہ آدن
دل لوندانی خودیوں خالی غرق و جدو چہ ہوئے
محض عدم میں پاک ہستی توں بجز دل کہ سنالواں

غیر نہ کوئی نظری آئے حق ہی حق بکا ورنہ
او ہو واصل ہوئے پتھرے و چہ جہاں روئے
ممکن ہو محتاج واجب و امکان وصل عالواں

ذکر حضرت جبرئیل علیہ السلام

لسطین شہر و چہ شامے رہن نبی جو جیسے
جو اہر سوئیوں بت بنا کے اسوں خوب سجائے
سجدیوں جو انکا کراندا اندراگ جلائے
بت بستی چھوڑیں شاہا جبرئیل نبی فرمائے
بادشاہے تے اہر گل سن کے جبرئیل نبی توں کہا
نبی کہا اہر دولت دنیا نہیں ہمیشہ رہتا
ادہ کیا چیز جو طسی لگے پھر شاہ آکھ ستایا
جبرئیل نبی دیاں سنکر باتاں شاہ نے حکم سنایا
شاہ کہا جیٹوں الویں کیتاگ و چہ نبی ستایا
لا ایلہ الا اللہ و چہ اک دے نبی پکا دے
چہ میخاں کہ گرم لوہے دیاں شاہ کہا اس مادہ
حکم شاہے پتھیں نوکر میخاں گرم نبی توں لا دن
جبرئیل نبی پھر زندہ ہوئے کہندے پڑھو تمامی
گھی گندھک کہ گرم دیگاں و چہ ربدانی دکھایا
شاہ کہے کیوں دکھ میرا نہ اتر کرے جو جیسا
زمینیاں پانی اتر رکھیاں بن کھماں اسماناں
دادیا نہ شاہ ڈریا اہر نہ پرستش بت ہٹا دے
پتھیں پیریں ماریاں میخاں اندر قید چچایا

دادیا نہ شاہ اس جگہ واپو جے بت جیسے
مشک عنبر پتھیں تر کر اسوں سجدہ پیش کرائے
جبرئیل نبی توں کھچیا رب نے انہاں راہ بتاے
کہ پوچھا اس خالق دی جس چو وال طبق بنائے
بت پرست غنی میں تھے توں پوچ حق عاجز رہیا
عقبے رہنیں ہمیش سلامت جے کر منیں کہتا
نبی کہا ادو جنت جس و چہ کدی نہ ال نہ آیا
چڑھا سولی اس مادہ پتھر جلاؤ آگ بتایا
جبرئیل نبی توں پاک خدائے کر کے فضل بچایا
پڑھو اہر کہا نبی اللہ دے جو ہوسن دے سارے
چاہ پتھر پیریں اک سینے پر لہر مپاک ہٹا پارو
قبض ہوئی روح ربدے جگوں میخاں پلک پٹا دن
لا ایلہ الا اللہ مبارک اسم گرامی !
حکم ربدے پتھیں اک نبی توں قدامت اتر بچایا
کہا نبی بچا دن رب توں مشکل نہیں جیسا
راذق مالک خالق سب و اجو کوئی و چہ جہاناں
رعایا اپنا دین سکھانہ میں کھیں راج چھوڑا دے
پیٹ نبی جبرئیل اپراں پتھر بٹا لہ کھایا

پیٹ نبی دیوں پھر لاه کے کھانا فیر کھلا دن
 مہر کرین تکلیفاں ہوں فیر شہادت پانویں
 شاہ کیہا جو جیس کیہا ہاں پھر شاہ آکھ سناندا
 نبی کہے اس قید تیری کھیں رب خلاص کرایا
 دو ٹکڑے کر شیراں پاؤ ہووے ختم پورا ہ
 لاش مبارک کر دو ٹکڑے شیراں اگے پادون
 قدم چادون عدتے چادون پہرہ لاش دکھایا
 فرشتیاں آن سلام سنایا کھانا نبی کھلایا
 کہیں ہدایت رب فرمایا توں اے نبی ہمارے
 چھوڑو پوجا بت نکارے منوں لب سناندا
 کوہیں زندہ ہو پھر توں آئوں حال سنانویں بیٹے
 عدیوں کرے تیار وجوداں وجودوں علم کراندا
 کیوں ایمان لیاؤ تاہیں ہے رب سچ سنایا
 تیرے اسیں مقابل کرماں بلا جادو گر سارے
 مار سکو جو جیس کیوں ہے گلوں ساڈیوں لہندا
 منصب دولت دیاں تسانوں انگ ہو سو لہندا
 جو جیس نبی لوں مار دیاں گے فکر کیا توں لایا
 بسم اللہ پڑھ پیتا حضرت کچھ نقصان نہ کرایا
 پیندیاں ساد مرے نہ بچد اتیوں خبر نہ ہوئی
 یا حضرت حق میرے اندر کہو خبر د عایش
 گلے مرگئی میں عابزدی زندی کرو سنانواں
 کہیں خدادے حکوں اٹھیں جیوے گی رب چاہے
 مردہ گائے زندہ ہوئی بڈھی مشکر سجایا

سے وقت خدادے حکوں میجاں پلک پٹادون
 کن سلام پیغام خداد ابرساں مت لگھانویں
 ع ہوئی دہ باد شاہی ادھر جو جیس نبی پھر جاندا
 بت مصیبت قید میری کھیں تیوں کس چھوڑو ایسا
 اہ نے حکم دتا اس تائیں چیر و لہر دھر آدہ
 م شلہے کھیں بدن نبی داکھ سے ساتھ چرادون
 کچھ بدن جو جیس نبی داکھیراں ادب سجایا
 ت پٹی رب لوح نبی لوں وجہ جسم دے پایا
 ن فرشتے عید مناسن بھل کے کافر سارے
 ہوئی جو جیس نبی پھر پاس کفالاں جاندا
 ن کافر کل چیر آکھے کھیں دو ٹکڑے تیں کیتے
 ہانہی نے ایس طرح ہی میرا رب بناندا
 زندہ رب بھیجا میوں پاس تسادے آیا
 فر کہندے کھیل تیرے سب ہیں جادو دے کارے
 ادیانہ شاہ ساحر مدے سحر کہیسو کہندا
 بادودی کوئی شکت کر کے جیکر اس لوں مارو
 خاطر جمع رکھیں لوں شاہا جادو گراں سنایا
 ہندے پھر جو جیس اے پیوں ساڈا پانی پڑھیا
 بکھ دے تعجب ساحر کہندے ہو جے کوئی
 ک دن آک عورت کہندی جو جیس نبی دیتائیں
 لٹے اک اوہرادو دھو دیاں اپنی گند کرالواں
 حضرت کیہا عاصا میرا لے لامر وہ گائے
 عاجز بڈھی جا کر عاصا گائے ہڈیں لایا !

معجزہ ایہہ جو جیس نبی دا خلق ہوئی مشہوری
 برحق ایہہ جو جیس نبی ہے قوم تائیں اوہ کہندا
 سنکر کافر کھن اسدے اثر کھریں ہو سٹے
 قریبی شاید کہندا اینوں اللہ داہ دکھلائی
 چاہ ہزار بندے ہمراہی ساکھ ایمان لیاٹے
 پھر اک لشکر وچوں کافر جو جیس نبی لڑوں پورے
 ایہہ کہہ سی جو بیٹھن والی چاہ جو اسدے پاسے
 میوہ اس درختوں کھائیے تے ایمان لیاٹے
 حضرت کہہ بات معمولی ایہہ میرے لب آگے
 دیکھ کفاد کہن بد قسمت توں جادو گر بھادا
 دادیا نے شاہ صولت گلے تانیوں اک بتائی
 جو جیس نبی لڑوں دکھ ادھو چہ پھر اس گ لگائی
 حکم دے بچھیں میکاٹیلے بھتی تانبے گائے
 پھر حضرت وچہ جا کفاداں کہن ایمان لیاڈے
 دیکھ ایمان لیا ساں انہاں پھر حضرت فرمایا
 مرے تسادے زندہ کرتے رہنوں مشکل تائیں
 بارہ ہزاراں مرے اسدن زندہ لب کراٹے
 بابا قینوں مرے لڑوں کتنا عرصہ ہو یا
 تو قل کہندا مذہب میرا بت پرستی والا
 جان کمدن دا وقت میرے تے ہے ہر شے دھندا
 پھر اک بڑھی عورت لڑکا حضرت پاس لیاٹی
 کرود عائیں ہوں شفا میں منو عجز سنا یا
 اکھیں اندر لڑا الہی لب دی برکت پایا

اک قریبی بندہ شاہد ادیکھ کرا مت پوری
 تسال بدایت کالان شاہدیاں بے تکلیفیاں سہندا
 بت پرستش بھل گویں توں ہوش گئے نے کھوٹے
 ایہہ کہہ کرا ایمان لیا یا کہندا نوح نہ کائی
 دادیا نے شاہ دے تکلیفیاں کل شہید کراٹے
 معجزہ اوہ جو کہاں کھائیے بت پوجن بھیں ڈولے
 چاہ ددخت ہون جو نہ قسموں بھل پختہ لگ جھادے
 جے توں سچا نبی دے دا لب اپنے فرماٹے
 دعا کیتی جو جیس نبی لے ددخت آگے بھل لگے
 امیں نہ مسلم ہون کالان ہرگز کرساں چاہا
 عمر لفظ ددغن تے گدھک پیٹ ادھو چہ پائی
 حکمت پیدی مینا دھیری ادسے دیے آئی
 جو جیس نبی لڑوں امن سلامت دکھیا پاک خداٹے
 کہن کفاد جو مر گئے ساڈے زندے کر دکھلاڈے
 کن کہن بھیں میرے اللہ کل جہان بتایا
 بلکہ بہت آسانی آسنوں مگیاں نبی دعاش
 تو قل نام اک شخص اتوں پھر حضرت پتے پچھائے
 مذہب کیا تے کس دی پوجا کر کے سیں توں مویا
 چاہ ہزاراں میں دیہا میرا حضرت سن لے حالا
 میں جانا یا اللہ جانے عذاب جہنم ہاں سہندا
 کہندی اندھا لنگا لنگا کنیں سنیں نہ کائی
 جو جیس نبی لب اپنے منہ والے کے اکھیں پایا
 کتاں دیو چہ اسم الہی پڑھ کر ہی پھو کایا

لڑکائیں سنن لگاتے نبی کہا رب چاہے
 کافر بڑھی صحت بیٹے دی دیکھ ایمان لیا
 جو جیس نبی تے اس بڑھی لڑوں گھر بڑھی لیا
 تم بڑھی سے گھر لگڑی دا جو جیس نبی دی دعاؤں
 دادیائے شاہ گھر بڑھی دا کہ کے حکم گرا یا
 لٹا زمین جو جیس نبی لڑوں دو ہتھوں دو پیراں
 اہم نکلنے پا کر حضرت کافر لوک کھیا دن
 غیب آور آنا دی طرفوں منیا کل کفائے
 جو جیس نبی دیا ہتھیں نکل زندہ یا ہر آیا
 نبی خدا دی ہر بانی ہتھیں آئے ساتھ کفالاں
 بت دے نام چڑھا دا چاہیں تیری عزت کیئے
 قبول کیتا جو جیسے سجدہ بت لڑوں کافر کہندے
 دادیائے شاہ ساتھ خوشی دے جو جیس نبی منگو آیا
 یا را پاس دہیں راج میرے آرام کرو کھا کھانے
 اسدن گھر دادیائے شاہ دے حضرت رات گزار دی
 کلام بانی دے سن اہل شاہ دی عورت روئی
 پھر اوہ پچھلے گنگے ٹکڑے لڑکے حال سناواں
 ماں لڑکے دی پاس حضرت دے اوہ لڑکے آئی
 جو جیس نبی سن اس لڑکے لڑوں لے کر نام بلایا
 پھر فرمایا جا بت خلعے میری طرفوں کہتا
 لنگڑا دیہانہ ٹریا لڑکا بتاں پیغام پہچا دن
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا لڑکے تہاں کیہا
 آبتاں جو جیس نبی توں ادوں سیں جھکائے

پچھوں گنگاں گنگاں راضی کرنا ہے رب شاہ ہے
 خبر گئی ہو دادیائے شاہ بڑھی پاس منگائی
 کھانا پیانا دیوں ناہیں بوہا بتد کماندے
 ہو ہر یا کھ لگے سوئے قسم قسم ہر داڈوں
 طرف دتت نظر پھر کیتی ادہ ہو تم دسایا
 اہم نبی ہتھوں چار لگاؤں دیدی لیوں دیراں
 قبض ہوئی روح لاش جلا دن سواہ دیاد لڑھاؤں
 لے دیا توں ساتھ حفاظت لالوں ہم کنا سے
 کہن اہدے رب سدرے تائیں زندہ نیر کر آیا
 کہن کفار پو جیں بت بنیا کہیں نہیں انکا داں
 نبی کیہا بت پوجاں ناہیں بسچے ہتھیں دے
 سچا لٹی ہتھیں سمجھیا لٹا خوشیوں بن بن بہندے
 ہم چشماں جو جیس نبی دیاں تے پھر آکھ ستایا
 بہت مینوں تکلیف دتی میں وقت نہیں ہتھ آنے
 نماز عشا پڑھ ساتھ محبت پڑھی تو دات پیادی
 کیے نبی دایں ب بنیا جس شریک نہ کوئی
 کن کھتیں لے دتیاں جسوں کر کے نبی دعا توں
 کہے جو یہاں لنگا لنگا اس حق کر د دعائی !
 لبیک یا نبی اللہ لڑکے بول سنا یا !
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا چلو ایت نہ رہنا
 سترت ہماک جوں لڑوں ناقلوں بلاد دن
 میرے ساتھ چلو رب حکوں لڑے نہ کوئی دیہا
 کھو کہاں ماہ نبی جو جیسے بت زمین دھسلے

مومن عورت بادشاہی دی دیکھ کفالاں بولے
 نہیں تے بتاں داگٹ میں دچہ جا سو بڑھساے
 دادیا نہ شاہ کہے پوی لوں سا لوں ستر سالوں
 معجزات آکھیں ڈکھا دیکھ ایمان لیاٹی
 مومن عورت کہندی شاہاں شقاوت اتوں
 سعادت انہی میری ہے سی ایمان دولت پائی
 ہندی نکلی روح و جودوں مومن بی بی دالی
 میوں گزریاں مت یرساں مصیبت سہاں کفالاں
 جو ایمان لیاٹے میں پرکریں انہاں پر رحمت
 اسنا لوں اتری اک غصب ہی بجلی پٹی کفالاں
 حکم کر جیسی نبی پر والہ کن تلو ادوں
 نہیں تے آگے ٹر ٹر زندہ ہوٹے سن کئی والوں
 دن سہ شنبے دے اسنا لوں آتش نازل ہوئی
 تابعدا نبی جو جیسے مومن تیس ہزاروں

ایب جو جیس نبی پر یاد ایمان کفالاں لڑے
 اچھے ویلا جے کو نہ کر سو تساں نبی بخشاے
 معجزات کئی دکھلاے نے جو جیس کمالوں
 ہزاروں معجزیاں دا سا لوں اثر نہ ہو یاد انہی
 لہے شقی ایمان نہ انداد دے کیتے لب فضلوں
 دادیا نہ شاہ سن گل پوی سولی پکڑ پڑھائی
 رو جو جیس نبی نے کہا اے میرے لب عالی
 بخش شہادت صبر نہ طاقت کریں عذاب نکالاں
 دعا قبول نبی ہوئی کفالاں اتری زحمت
 کہندے بڑی دعا جو جیسوں پیاں غمبداں حالوں
 اپنی مرضی ساٹھ شہادت نبی ملی غفادوں
 قصص الانبیاء تے تفسیروں میں لکھیا انجیلوں
 کفالاں آتش کھیں جل کر دو رخ گئے نہ بچیا کوئی
 لب دے فضل کریم کھیں بچ گئے کرے شکر پکالاں

ذکر حضرت شمعون علیہ السلام کا

حق پرست دلاورد دے شمعون پیغمبر لب دے
 بدن انہاں چہ طاقت بے حد اللہ صاحب پائی
 عموزیہ نام شہراک آیا دیلوم کنا دے
 دچہ محلاں جشن کریندا دڈا کافر بھادا
 کئی ہزار ادب داسی لشکر لڑائی نبی سنگ کدے
 حضرت چادھینے گھر وچہ کرن عبادت لبدی
 کافراں اپر غالب رکھے اس لوں حق تعالیٰ

کہن زیادہ وال انہاندے سن عضا پر سب دے
 وقت جہاد مقابل انہاں آدے تاہیں کائی
 یاد شاہ قوطہ نام اد بھتے اشوقوں محل اساکے
 سال دچوں اک چارہ چینے کرے لڑائی چالا
 کئی نبی کھیں نہ غمی ہوون کئی روزانہ مردے
 چادھینے کرن ضیافت خلق خدا جو سب دی
 کافر انہاں ہتھوں نہ ہندے تنگ سخت برحالا

شمعون نبی دی یوی دیول عورت بھین کافر
شمعون نبی دی یوی ستا بنھ لیا پیغمبر
کے یوی میں بدھاتینوں نند تیرا اذما تو اں
فضل الہی میرے آپر کون میوں بنھ سکے
کافر عورت آ صبح لوں پچھے بی بی تائیں
کے نبی دی یوی بدھائیں اسوں کل داتیں
بادشاہ قوطہ تائیں کافر عورت حال سنایا
لیا نبی دی یوی دتے سنگل اس مکاراں
شمعون نبی نے پرتیا پاسا ٹھا سنگلی لو ہے
بہت نند اعد ہیں توں حضرت میں تیلوں اذمایا
چیز بھن دی کیوں توں بھنیں حضرت نے فرمایا
شمعون نبی نے کہا میرے والا ندی دت دی
سن یوی دچیر نیت نبی دے وال بدن بھنیں کٹے
پیر ہتھ جسم نبی دا بدھاکر کے بہت دلیری
فرمایا کس بدھائینوں میں یوی نے کہا
شمعون نبی نے یوی تائیں کہا کھولیں میوں
شمعون نبی دی یوی جاکر کافر عورت تائیں
بادشاہے لوں کافر عورت جا پیتام سنایا
سندیاں سالا اس مرد نند اعد دی نتر سوا لیاں
پیر ہتھ نک کو کون اسدے اکھیں حیث نکالو
بادشاہ دے حکم مطابق انہاں عمل کرایا
محل اچا دریا کنارے اس دے آپر چڑھاؤ
شاہی حکم مطابق انہاں شمعون نبی دیتائیں

کہندے بنھ نبی لوں ستیاں دیواں دولت وافر
بدھادیکھ اکھ پچھیا حضرت کس دا الیہ نبر
سا توڈ کہا پیغمبر یوی میں سمجھا لوں
ہر ہر جانی حاقظ میرا تاں ہی دشمن بھگے
نمبر نہ دتی بنھ نبی لوں میوں خبر سنائیں
پاسا موڈ توڈ یاں دتیاں بسنے کچھ نہ جاتیں
سنگر شاہے سنگل بھجے بنھ اس بھنیں سمجھایا
نبی بدھا دچیر نیت نبی یوی خوب ہو کے ہوشیاں
پچھیا نبی کہا پھیر یوی یوی تیری جو ہے
پر کوئی ایسی چیز کیا جو بھنیں اکھ سنایا
کہن لگی کوئی آپر تساڈ سے ہو د بھی غالب آیا
جے کوئی بھنیں توڈ نہ سکناں ہو جان دی یوی
انہاں والا ندی اپنی بھنیں بی بی دتسی دتے
مٹے نہ پاسا نبی اللہ داکشش کون بہتری
اسی دت تساڈ سے والوں توڈ جو ان اجیہا
اس دتسی لوں توڈ نہ سکناں سچ بتاواں تینوں
کہندی کہنا بادشاہے لوں بدھانہی لیجا میں
اے شاہا ج دشمن تیرا قابو دے دچیر آیا
بھیجے دشمن پکڑ لیا و متوب ہو کے ہوشیاں
کرا یوں شمعون نبی لوں میوں لیا دکھا لو
لیا دکھلایا بادشاہے لوں پھر اس حکم چڑھایا
پھر اس لوں اسدے تائیں دریا دچیر گراؤ
دریا دچیر محلوں سٹیا بچا لیا لب سائیں

پیر متھ تک زبان اکھیں کن لب لڑیں لڑائے
بے حد طاقت بخشی تینوں انہاں شہر محلاں
نبی شمعون نے پکڑ ستونے انہاں مکان گراٹے
پاک خداوند کفادہاں سے نام نشان مٹائے
پھر گھر اپنے جابووی لڑوں ماناں دل و چہ آیا
بیوی اپنی لڑوں نہ مایں نہ تکلیف بچا لڑیں

جبرائیل نبی لڑوں کہا اللہ حکم سنائے
سمیت کفادہاں پٹ دیواں سٹودونہ گھلاں
پٹ بنیاداں گھل آباداں دیوا چہ لڈھلے
شمعون نبی پے سجدے اندر لب دے شکر بچائے
حکم خدا دا جبرائیلے حضرت لڑوں بتلایا
بے کھبی کھتیں غلطی ہوئی گناہ معاف کرا لڑیں

ذکر پیدائش حضرت مریم علیہ السلام

امرا سیلیاں کھتیں اک عورت حنہ نام بتاون
نبی سلیمان دی اولادوں بی بی حنہ آہی
بھین حنہ دی گھر لڑے پٹے بعض صاحب فرادوں
میرے پٹ اندر جو لڑکا راہ تیرے وچہ چھوڑاں
حکمت لیدی نالوں ماہ وچہ لڑکی پیدا ہوئی
کہے خدا یا پتر جانے جی لڑکی مینوں!
پناہ تیری وچہ دیواں اسنوں تے جو اس ولادوں
غیب آواہ حنہ لڑوں آئی مریم اسان قبولی
نبی لڑکیا کریں سوالے حنہ خبر سنائی!
بیت المقدس آ حضرت لڑوں گزریا حال سنایا
بیت المقدس رہنے والیاں نبی لڑکیا کیہا!
ہر اک آن کہے میں پالاں پھر حضرت فرماوے
پانی برتن دکھ قلم لڑوں ہر اک پیالہ کھائے
پھر اوہ قلم نبی لڑکیا پانی اُپر لکھائی!
حجرہ مسجد ساکھ بنایا لڑکیا نبی لڑے

نام عمران خاندنی اسدا بن لاثان سناون
نام اشیاخ اک بیٹی اسدی لڑکیا نبی مایہی
آخر عمر حمل وچہ حنہ لب لڑوں عرض کراون
بیت المقدس وچہ کسے عبادت کم نہ ہواں لڑوں
مریم لکھیا نام نہ دل لڑوں ہوئی تسلی کوئی!
لڑکی لڑکے جیہی نہ ہووے عرض سناواں تیروں
تہاندی خود کریں حفاظت مردود شیطان فسادا
لڑکے کھتیں ایہہ اچھی لڑکی کجھ نہ بات معمولی
حنہ مریم ست برس دی لڑکیا پاس لیائی
تند قبول کیتی لب میرے جو میرے دل آیا
کون تسناں کھتیں پالے مریم ہے جو لڑکی ایہا
تورات لکھی جس قلم لڑے دی پانی اُپر تیراوسے
کسے نہ تندی قلم پانی پر ڈب تلے بہہ جائے
تدی پانی پر دیکھ کہن سب تیرے ذمے آئی
نبی مریم کسے عبادت بیٹھ اندر اس خائے

اک دن خیال نہ آیا کہ کئی جند سے اندھا تھا میں
 آئی یاد نبی دن چو کھٹے کہن کھلکی ہو مردی
 رنگ برنگے بے بہا سے میوے سن من بھالے
 مریم کہہا اللہ پاسوں جو سنبھال دے رہا
 کل جہان دیاں عودا توں چنیا تیرے تائیں
 کہیں لکڑی جو کون لکڑیاں ملکر ساتھ انہائیں

نات حضرت گھڑوں لے جادو بی بی مریم تائیں
 تن دن لائیں بی بی اندھ ہی عیادت کردی
 جادو واڈہ کھولن بھرے اندھ دیکھن کھانے
 سے مریم ایہہ کتھوں آئے کھانے حضرت کیہا
 کہن فرشتے مریم تینوں پاک کیتا دب سائیں
 کہیں عیادت دب اپنے دی بھرے شکر کرائیں

ذکر پیدائش حضرت علیہ السلام

عین السواوی چتھے جا کر غسل کیے سویلے
 بعد غسل تھیں کپڑے تھیں پہن کاہن کھڑی
 جبرائیل خدا سے حکوں بن انسان دسا یا
 ساں اپنی روح صورت کیے بھی مریم طرفے
 کہندی ساتھ رحمان میں تیں تھیں بچاں پناہ بکا
 بیٹوں کھجیا دب تیرے نے آیا دن سنہ ہا
 کیہا بی بی مریم لڑکا ہو دے کہیں سنا توں
 جبرائیل کیہا دب تیرے بات ایوں فرمائی
 باہر پو پت پیدا کہ کے نقشاں لو کاں لٹی دساں
 دے انعام چلا توں سدھے راہ انہاں بخشا لو
 حضرت عیسے پیٹے شکم وچہ حکم کنوں رب بادی
 خشک کھو پانی بیٹھاں بیٹھ بڑھا وچہ جامدی
 اچھا ہوتا ہے پہلوں مردی یاد کسے نہ ہندی
 لودا الہی کرے جو چاہے چاہے پیش نہ جاندا
 خشک کھو پانی پھر تازی بھری پھلاں تھیں سادی

بی بی مریم چوداں پر ساں عمر ہوئی تھیں ویلے
 اپنے چادہ پیرے پودہ کہ بی بی وچہ وڈدی
 اجنبی اک مرد بڑا ہی سوہنا نظری آیا
 جیوں فرمایا پاک خدا تدو چہ قرآنے حوتے
 صورت خوب جوان نودا مریم دیکھ گئی ڈر
 پرہیز گار کھالو میں توں آیا سن میریے کیہا
 اک لڑکا پاکیزہ تینوں سے مریم سے جالواں
 مردیتوں کسے ہتھ نہ لایا میں بد کا نہ آئی
 کیہا ایہہ آسان ہے میتوں میں میں تائیں کہ ساں
 سچ اس تائیں چہرے جانن انہاں بگم کما توں
 بی بی مریم سے منہ اندھ پھو کے جی نے سادی
 مدت حملوں وقت پیدائش بی بی باہر سد ہندی
 زہ دادد ہو یا اس جگہ بی بی مریم کہندی
 پھر ایہہ وقت نہ آندا میں پر نہ کوئی طعن کراندا
 حضرت عیسے پید ہوئے چشمہ ہو یا عیادی

پیرا ہن پانی حوض کوثر د احمد اں لے کر آون
 نہ نم کھائیں بی بی مریم آدا نہ فرشتے کیستی
 شاخ کھجور ہلا دی اپنے کھا کھجوراں پکیاں
 اے مریم تیں ملے جو بندہ دودہ میرا کہتا
 گو داند لے حضرت عیسیٰ بی بی مریم آئی
 بد کا نہ مانی باب تیرا سی کہن ہاوں دیتے بھینے
 ادہ آکھن کی پچھے اس کھیں بولن نہیں ایانے
 کتاب دیتی تے نبی بنایا یمنوں برکت والا
 لب لکھش بد بخت نہ کیتا مانی لوں خوش کھاں
 کہن نصیحت اپت لے دے دا بہتان چھولاں لایا
 حضرت عیسیٰ کھیں سن باتاں ہوئے جو دھیرانی
 حضرت عیسیٰ بالغ ہوئے دھی نائل لب کیتی
 کون نصیحت حضرت عیسیٰ جو نکر حکم الہی
 ہو بیزا شہر کھیں چلے عیسیٰ نبی دیانے
 کفر ترک دی دل اپنے کھیں دھو کر میل اتا د
 حضرت کہا لا الہ الا اللہ دے اگے
 دل دی میل اتان کاندن ایہ کلمہ اک والی
 دم جو ابنی ہستی والا اللہ وجہ سہایا
 حضرت عیسیٰ کامل مرشد سبقتی تو حید پڑھایا
 فیرا ہن کھیں چل دیا دے اپہ کئے کنا دے
 لب شا حدی حق نبی میں تیں ایمان لیا د
 اتی اخلق لکم من الطین حضرت لے فرمایا
 حکم مانی کھیں اندھے کو پڑے پیرے پیدا ہوئے

حضرت عیسیٰ لوں تہلا کر گلے پیرا ہن پادان
 چشمہ پاس تیرے رب کیتا اپنی قدرت سببتی
 پی پانی لکھنے اپنے طرفوں ٹھنڈیاں اکھیاں
 میں لاج بات نہ کراں کسے کھیں علم لے وچہ رہتا
 دیکھ ہو دی کہن ایہہ تحفہ چیر کھوں توں پانی
 مریم انگل کرے عیسیٰ دل پتہا دے کھیں لے
 نبی عیسیٰ سن کہن انہا توں میں بندہ رحمانے
 تاکید نما ند کو اتوں میں جاں تک ندگی غلام
 جمن مرن جزا دن یمنوں تن سلاماں دساں
 انما یالدہ کفر لکھتا ہاں پاک اللہ فرمایا
 کہن تہمت ناحق لگائی پیغمبر ایہہ رحمانی
 اسرائیلیاں کہہ ہدایت چھوٹن بریاں لیتی
 بد قسمت نہ کیتا من نہ ہدایت چہا ہی
 دیکھے دھوبی کپڑے دھوون کیتا بوسیا نے
 دھوبیاں کیتا دل دھوونڈی ساں سچ و حلالہ
 عیسیٰ شرح اللہ پڑھ لینا کفر ترک کجے
 صدقوں پڑھیا نفس شیطا لوں جاننے ٹٹ پیاری
 چو دھیں طبقیں لود الہی غیر نہ اس دا آیا
 مرید صادق ہو دھوبیاں پڑھیا باہ حقیقت پایا
 پکڑن ماہی گیر چھی لوں حضرت دیکھ پکارے
 نشان نبوت کیا تسا دا کیتا ہناں بتلا د
 پوندہ خالوں میں بنا کے مادی بھوک ادا
 حکم اللہ کھیں ہیرے ہتھوں ہوندے ہن نو دے

حکم اللہ تھیں مردیاں تائیں نہ رہ کر دکھلا لوان
 میں آیا اس کا دن اس تھیں حلال کراں کٹی پیراں
 میں تساڑے رب دی طرفوں لے نشانیاں آیا
 ایہ راہ سدھا پکڑ عبادت پاک بیدری کر پو
 حوا یاں کہا عیسے بیٹے مریم سے لوں اکھیں
 بیٹے مریم حضرت عیسے کہا رب اسداڑے
 اسان پھلپاں پھلپاں عید ہوئے ادہ نشانی تیری طرفوں
 رب فرمایا خوان اتاڈاں کر منظور دعائیں
 ادہ عذاب جو ہو کہے لوں کراں نہ دہر جہاں لے
 رے کھاندے ادہ تین دن راتیں بعض کہن دن چالی
 معجزات ایہہ دیکھ نہی دا بعض ایمان لیا دن
 منکر سب دی شکل بدل کہین گئی چھ تھریاں
 حضرت عیسے قوم اپنی وجہ اکدن د معظ سنادن
 صرف عبادت کرنی اسدن حرام بیسن ہو کاراں
 منسوخ ہو یادن ہفتہ اسوجہ اتوار ہے پکت والا
 ہن بخیل احکام قبول منوں میرا کہتا
 اکھن حضرت موسے پھچوں کٹی پیغمبر آتے
 کرن صلاحیں مارے اسنوں بن موسے ہے جاری
 کہن کفارتہ ٹلاں خیالوں فکر مارن دا کر ساں
 کہا عیسے جاں بن مریم پاک اللہ فرمایا
 کراں بچا جو میں تھیں پہلاں تووات کتاب خدائی
 اسم مبارک احمد جس دا دچہ فرشتیاں آیا
 قیامت تک شریعت قائم رہے انہا ندی جاری

جو کھاؤ مکھ مکھ و چہ آڈادہ بھی تساں بتاؤاں
 بعض حرام جو آپر تساڑے سمجھو ساتھ تمیزاں
 رب تساڑا او ہو ساڈا منوں ڈر و سنا یا
 انعام ملے پھر عتی نہ کوئی دو ہیں جہانی تہ یو
 رب تیرے کھیں جے ہو سکے خوان اتاڑے سا تھیں
 بھر یا خوان اک بھیج اسالوں بندے کہن تساڑے
 دیہہ و ذی لوں بہتر سالوں بان پڑھے ایہہ طرفوں
 جو کوئی کھا کر شکر نہ کرسی عذاب کراں اس تائیں
 بھیج دتا پھر خوان خداوند کئی قسم دے کھالے
 خوان تائیں سب لوکین کھاؤن ہوئے نہ برتن خالی
 رکبت لہدی ہوئی انہاں پر بعض انکار کرا دن
 سخت عذابیں مرے ناشکرے سہہ کر دکھ سر میاں
 وجہ تووات مبارک ہفتہ دن لکھیا سمجھاؤن
 ہن کتاب انجیل اسالوں بچیں رب نشانیاں
 دنیا کم حرام اتوار سے عبادت کرو حق تعلقے
 اسرائیلیاں من کر مسئلے کینہ دل و چہ بہنا
 منسوخ احکام تووات نہ کیتے ایہہ ہن ہو دسنائے
 مومن کہن نہ کرنا ایسے عذاب کرے رب بالہی
 مومن ساتھ نبی جے رہندے کہندے بجز نہ ہرماں
 لے اولاد یعقوبی میں ہاں بھیجا رب دا آیا
 تے خوش خبر دیاں میں بچوں آدے رسول الہی
 دنیا اند نام محمد صلے اللہ بہت ملایا
 سن یہود نبی عیسے دی مارن کرن تیار ہی

اگھن عیسیٰ دیا ہے زندہ موسے دین مٹا سی
 سن کر یون کہندے حضرت حاکم دشمن ہویا
 خاطر جمع رکھو دل اندر نبی عیسیٰ فرمائے
 دین اپنے پر ہو کے تے بعد احمد دے دینے
 عین السلوک جو ایسا نئے گھرنی عیسیٰ پھر جانے
 میرا تیل خدائے حکوں حضرت عیسیٰ تائیں !
 مردا یہودی نام شیوع اک اس گھرانہ جاندا
 ڈھونڈھ دیاں کچھ دیہ ہونی جاں بہت یہودی آئے
 یہودی سمجھ شیوع لوں عیسیٰ باہر پکڑ لیا تے
 کہن یہودی ہیں توں عیسیٰ شکل شیوع بدلائی
 شیوع لوں عیسیٰ سمجھ شہد چہ پئے یہودی سارے
 وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ اللَّهُ نَسْرَمَا يَأ
 معنی ایہہ جو ما دیا نا ہیں نہ چڑھایا پھیا ہی
 حدیث شریف اندر ہے لکھیا قریب قیامت آئی
 بیت المقدس اندر مسلم ہون ہدی سنگ سارے
 مشرق مغرب دیاں کفالاں دلیل کراہہ ماہن
 کرے قبول جو دین محمد ماہن نہیں ضروری
 چالیس برس رہے بادشاہی فوت ہدی پھر ہوی

باد شاہی لوں جا کر کہندے چاہے عیسیٰ لوں بھاپی
 دلیل کافر ماہن کاہن سب تیار کھلویا
 ڈر نہ دشمن کی کر کے حفاظت رب کرائے
 رہتا ثابت بخشے جا سو پاسو سب خیزینے
 اس گھرتائیں چاہے جو فیرون یہودی گھیرا پاندے
 صحبت و چہ فرشتیاں رکھیا جو تھے عرش انہا میں
 نبی عیسیٰ لوں پکھن کاہن پر نہ نظری آندا
 شکل شیوع دی عیسیٰ والی اللہ پاک بنائے
 کہے شیوع شیوع ہاں میں تے جموڈ مجھ سنا تے
 جے بالفرض شیوع من لیئے عیسیٰ کدھر گیا
 نہ شیوع لوں جموڈن کی ادہ سمجھن رب سارے
 وَلَكِنْ شَيْبَةً لَّهُمْ ذَكَرَ قَسْرَ آتَانِي
 لیکن ادہ صورت بن کے پیش اتہاندے آہی
 گراہہ دجال کریگا خلقت لعین کافر خناسی
 نبی عیسیٰ اسماؤں اتہ لے ہدی لوں پیارے
 عیسیٰ نبی محمدی امت کلمہ خود پکارن !
 ہوسی مسلم کل زمانہ ہوسے عدالت پوری
 دفن محمدی ساتھ دفن کرے کہہ کوئی تم کہیں دوسی

ذکر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت در پشت ہوتا بی بی اکرمہ پائے انا

آول ما خلق اللہ لودی پاک ہی فرمایا
 اوسے لودوں کل فرشتے اللہ پاک بنائے
 حضرت آدم صلی اللہ لوں پیدا لب کرایا

سب بھیں پہاں لودیرے لوں پیدا لب کرایا
 کہی عرش قلم لوح جنت چوداں طبق اد پائے
 کرامت لود محمد جسم اد ہد سے و چہ پایا

پھر اوہ نور محمد حضرت شہید نبی دل آیا
 درجہ بدرجہ شامل ہو ہو غلیل نبی نے پایا
 عبد المنان طرف آ پہنچا پھر ہاشم دل آیا
 یہودی عالم دیکھ ہاشم نزل ثور قول قدم چمپندر کے
 اہل کتاب جو لوگ عرب سے عالم خیراں والے
 ہر قل شاہ خود دھٹی اپنی دامقہ پیغام پہنچا یا
 ہاشم تھیں پھر عبد المطلب اندر نور سجاد سے
 تاریخ انجیس اندر ہے لکھیا پیدائش مطلب پہلاں
 عبد المطلب کہا جبکہ میں دس لڑکے پاساں
 آتھیں حضرت مطلب ہو یا دو یا زہ زمزم جاری
 باراں بیٹے حضرت مطلب ناموں قرعہ سٹایا
 سب بچایاں تھیں سی عبد اللہ سو ہنا حد کمالوں
 دس شتر ول سے بیچ سوتائیں گرد تا قربانی
 انا ابن الذبیحین سرور نے فرمایا
 حضرت مطلب سے پھر پھول عبد اللہ خانے
 سال پوری نور شیر والی شاہ توں شاہی کربلاں یا
 خیر ہوں دی وجہ ایہہ آہی سفید تمہیں لکھا یا
 کتاب یہوداں دی وجہ لکھیا جبہ خون پہا سی
 مکمل خون ہو یا رنگ چٹا اس دن گڑے والا
 کہن عبد اللہ لے بابل میں کن آواز الیا وال
 خشک رخت یا خشک نیسے میں بیٹھیاں جمع جائے
 حضرت عبد اللہ والد سرور چہ نزل جاؤں
 لے عبد اللہ تیرے اندر نور محمد والا

پھر ادریس نبی دل بعداں طرف لے نوح سدھایا
 اس تھیں اسمعیل نبی دی نسل بہ نسلے آیا
 رزقانی شرح مواہب تھیں اک ہو روح الوہ پایا
 رکھ جناور ہر ہر چیزاں سجدہ ادب کریندے
 نکاح دی خاطر بیٹیاں حضرت ہاشم کرن حوالے
 لے پر حضرت ہاشم سب نزل صانت جو لب شایا
 مواہب الدنیادے وجہ لکھیا خوشبو جہول آنسے
 خشک ہو یا چاہ زمزم پانی مشکل ہوئی اہلاں
 زمزم چاہ آباد کراں گا اک شربان گما ساں
 کہا حالت قل وراثت مطلب ہوئی تمہاری
 نام عبد اللہ والد سرور قرعہ مکمل آیا
 قربانی دی خاطر مسئلہ حل ہو یا اس حالوں
 حضرت عبد اللہ دی خاطر نذر کیتی رحمانی
 ذبح مہیاں دو نہہ وچوں میں لاتاں ہی اکھٹایا
 چمکیا نور محمد والا لائی کوجہاں نے
 شام ملک وجہ سب یہوداں پتہ پیدائش پایا
 نبی سبھی کے خون اثر تھیں لہور رنگ دسایا
 نبی محمد باب عبد اللہ تدول پیدائش پاسی
 کر یو دین قبول محمد اشارت جتے حالاً
 امانت نور محمد والے تدرہ سلام سچاواں
 گھاس رخت خشک ہو تارسی سبزی رنگ دتاے
 لات عزیزی تے بت تمامی بول آواز ہتاؤں
 کرے شکستہ ساٹے تن نول دتساں تدرہ حوالا

مایل نور نکل میں پشتوں پھر ہر جا پھرتا آیا
 عبداللغات وہیب دابٹیا اک دن میری کہندا
 آمنہ بی بی ساتھ عبدالمد مکاحال خواہش میری
 اک دن حضرت عبدالمد نے سے چکر چائے
 اچانک نظر ٹپی جاں ڈٹھا اس نے نور نظارا
 عاشق ہو کر عرض کریندی خواہش عقد رکھا دل
 کہیں بغیر صلح مال یا پول نہیں عقد پڑھا دل
 اونٹ نہ اونٹاں والی عاجز خاطر تلے لیا نے
 آمنہ بی بی وہی شرافت زناں اندر سرداری
 جس سے پیٹ مبارک وچوں پیدائش سر پہانی
 فاطمہ اک نہ وہی ترہ دی نور دل حرص لگانی
 رحمت عالم نبی محمد پیٹ مائی وہی آئے
 رعیب مہینہ رات جمعہ دی رحمت اندازے
 خبر زین اسمان پچاویں کریں بلند آوازہ
 برکت والی رات مبارک جس دا شان نرالا
 ونبیل الشمس نمر اجا المد نے سر مایا
 جانورال نے گھر گھر اندر خبر حضور پچایا
 پہلاں تھلڑوں شور جہاں وہی ہے سنی بھاری
 وقت اس عمل عورتاں جنہاں المد خوشی دکھائی
 شیطان دامنہ کالا ہویا قسمت دتیاں ہاراں
 بادشاہ کے تخت اٹھائے گئییاں ہویاں زبانان
 آمنہ بی بی خود سر ماون خبر حمل نہ مینوں!
 بی بی لوں کچھ خبر رکھاویں مینوں آکھے کوئی

سن کر باپ کہا اڑہ میں تھیں تیرے وہی سمایا
 عبدالمطلب تائیں جا کہہ چائے دار مہندا
 مطلب من نکاح عبدالمد کردا خوشی گھیری
 فاطمہ نام ترہ دی بیٹی قبیلوں ختم ستانہ سے
 چہرے حضرت عبدالمد پر بجلی دا چمکا را
 اک سوادنٹاں کے ہل اسباباں دیاں ٹر دیے پاوں
 سے جواب حضرت عبدالمد جانہ سے پھر پچھاواں
 امانت بی بی آمنہ والی کپڑا ہورے جائے
 ساتھ نکاح حضرت عبدالمد جوڑو تار باری
 اس دی شان بیان کرندی کس نول طاقت آئی
 بلکہ اک تر نور حرص وہی عورت ہونی سودانی
 جنہاں خاطر رب العالم چوداں طبق بنائے
 حکم کیتا رب ملک جنت نول کھول سپردوارے
 نبی کریم جو برحق ہادی پیدا ہوگ شہزادہ
 سرور حمل آون سے ہاروں گھر گھر نرالا
 جیوں سورج تھیں ہر گھر دش ساتھ مثالیا
 عمل مائی وہی سرور انہیا علی المد ہے آیا
 باعث عمل آون وہی سرور مہٹ گئی ادہ ساری
 سال اس لڑکے پیدا ہوئے طفیل حبیب خدائی
 بت شکتہ ہوئے جہانوں برکت شاہ اپراں
 دن سارا کچھ بول نہ سکے توت پیا وہی جاتاں
 پئی آواز خوابے وہی مینوں دیاں خبر خوش تینوں
 سردار دوعالم پیٹ قساڈے تینوں خبر نہ ہونی

روشن ہو گیا عالم سارا کیا نیلے سے کیا دوری
ہیٹھاں پیر آدن تھیں پہلاں موم لاگوں گل جاوے
دگ دگ گھوڑے کنڈھیال آدن پیر پانی جانی
پھر پانی مٹر گھوڑے نوں جاندا دیکھ حیران ہو جاواں
رہندی ٹھنڈا طفیل نبی دی جس دا عالی پایہ
وقت پیدا کیشوں پہلاں بی بی دیسی نور دکھائی
رکھیں نام محمد اُس دا جدول پیدائش پانی

پیٹ میرے تھیں ظاہر ہویا پھر آدھ نور حضرتوری
حمل دنال وچہ ٹر دیاں پیریں وڈے پھر جے آوے
گھوڑے پر جاواں پانی لیون نیکے آپے پانی
جتنا مطلب لے کر پانی واپس قدم اٹھاواں
اک نورانی بدل چٹاپس پر کر داسا یہ
حضرت بریدہ کرے روایت آمنہ خواب دساں
شام تک تک روشن ہونے سے ایہ نشانی آئی

ذکر ولادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

لہ دے درد اندر آوازہ خوفوں مینوں آیا
ثمرت دودھ سفیدی وانگوں اس وچہ نظری آیا
نہ کوئی زبیرہ مادر در پہا سی فضل کیتا رب بھارا
انتظاری سرور عالم آون تے نہلاون
چن شیطاں بد نظراں پاسوں امن حضور رکھایا
طلب دیداراں خدمتگاراں رکھن فوق کمالاں
آمنہ بی بی دی چہ خدمت سال حاضر اُس ساتھیں
گھر آمنہ دے ہماروں طرفے نور ہوئی رشنائی
سر سجدے وچہ رکھیا حضرت کرے حمد خدائی
پیدائش سرور عالم دے دن جو سی نور نظر دا
کر سجدہ بھر کرے آوازہ اکبر رب یگانہ
طفیل نبی دی رحمت کیتی سب توفیقاں مینوں
منفاس روہ بھی خوفوں لڑن تے میں چوہا لڑاواں
جال میں آیا گھر اُس دے پر کرن پندے ساسا

ولادت سرور آمنہ بی بی حال بیان سنایا
لڑیا بدن کے از غیبوں پیالہ ہتھ پھڑایا
جال میں پیتا اُسے ویلے خوف گیا ہٹ سارا
جنتی کوثر دے فرشتے لوٹے لے کر آون
پر داسا تھہ پھاندے کر دے حجرا اٹھل چھپایا
سب فرشتے نورانی آئے کارن استقبال
سوخان بن العاص دی مائی کہندی میں اُس راتیں
جدول جناب رسول الہی سی پیدائش پانی
پیدا ہوئے سرور عالم کہے نبی دی مائی !
دادا مطلب کہے نبی دا طواف کعبے میں کر دا
ابراہیم مقامے طرفے جھکیا کعبہ خانہ
شرک نجاست بنناں پاسوں اک کیتا رب مینوں
نبی شہید دے درواز تھیں نکل پہاٹے جاناں
آمنہ دے گھر جاواں کارن خیال میرے دل آیا

پہنچ گیا دروگرہاں میں اندر خود بنو سارے
 جاگہ نور محمد والی خصال نظری آئی
 کراں سوال باوہ نور محمد ابو وادان چکارے
 اسمہ بی بی کہندی حضرت نور محمد والا
 مطلب کہند امیر نہ آوے مینوں جلد دکھاویں
 مینوں شخص اک مینوں کہا تہ دن کوئی دیکھے
 کچھ لواری کے اوہ کتھے منع کرے جو نوروں
 آنتہ کہا گھر در تیرا دیکھیں آ کے اندر
 مطلب کہا حسن محمد دیکھاں بیگا کیسا
 مینوں کہن لگا کتہ جانان کہا لڑکا دیکھاں
 پہاچے اس سے پاس فرشتے بیٹھے خدمت آری
 لرزیا بدن سنی گال اس دی توار تھوں چھٹ چاندی
 چاہاں حال قوم اپنی نول میں ایہ آکھ سداں
 عاشق مطلب نور بنی بن اک ساعت گزے
 طالب صادق تائیں کال دیکھن نور سکھاوے
 میں تول کہتا بھل سداوے ہر جانور الہی
 منتظر مراتب سے روونوں کھاں جلے پتنگے
 دروستان سے سخن جو دردی سمجھن درد نولے
 روشن لائق ملک مین وچہ عامر نام بلا و ن
 درخت پہاڑ کریندے سجدہ عامر نظری آئے
 کہند اہنت اڈیکان جس تول ج تشریف لیا
 پتھ اس قہیں بامال کرسن تہن دو پہاڑ اشاراں
 اپنی زرت تائیں کہند اول بھی سنی میں باتاں

آسندی پیشانی دیکھی ابو وادان چکارے
 غم تھیں کپڑے کراں لویاں ہر بادانگہ سوداں
 آسندی بی کتہ گیا اوہ دسین نہ چکارے
 گھر ساڈے راج پیدا ہر یا جس داشان نرالا
 اسمہ بی بی کہا تہ دن دیکھن نائیں پاویں
 ایہ گل سن کے مطلب کہا ایگل کے نہ دیکھے
 لیا انہوں یا تینوں ماراں دکھا میں نور حنوروں
 ستا وچہ صفت حریمے کپڑے لڑکا سندر
 لگے مزدور و فی صورت ڈٹھا کدی نہ ایسا
 کہے مینوں نہ دیکھاں ویلے جے نہ دیکھن لیکھاں
 تال تک منع دیکھن انساناں مینوں خواہش جسدی
 صبر نہ آئے دیکھن با تھوں جان میری گھبرندی
 زبان گوئی ہو جائے میری جدون تاون جاواں
 عشق محمد جس دل اندر ہو جانندے بے عذرے
 وچہ ابو وادان نور چکے خودی خودوں تال جاوے
 وچہ زمین اسمان اگڑ ہی وحدت کثرت آہی
 جی آپ جے خود طہریاں جاوے نائیں ننگے
 پڑھ پڑھ تتر ہون اک لاناں تہن من سارا جاوے
 وقت تولد نبی محمد اوہ بت خانے جاوان
 جس بت نول اوہ پوجے گریا سجدات ستائے
 نبی محمد سرور عالم عالم اندر آئے
 عامر سن حیران ہو یا سی بٹوں سن گفتارال
 مژدہ بت پکایاں کردا ما تھوں راج حیاتاں

عورت کہندی میں ہاں میں ہاں کہتی تھیں تو اس تائیں
 انتقال الالبینا نام محمدؐ بیت نے آکھ سنا یا
 عامردی اک کوٹھری لٹکی عاجز بہت بیجاری
 وقت ولادت سرور عالم نور اس نظری آیا
 عامردیکھ حیرانی ہوئی بڑھیا شوقی کما لول
 آمنہ بی بی دے در آتے عجزوں کرے سوال
 لبتہ کرم کریں توں بی بی میں سرچا پھر لہجہ سنا
 ابو دے وچکار عامردی نظر جدول سی وگی
 عشق دوکان سہراں سو دا پھر بھی سستا کہند
 عشق چھری تھیں وہم آتی توں چاہیے قتل کرایا
 قیامت تیک اس دنیا اندر جمال حضور کرا سن
 بے نصیب ازل دے جہڑے اندھے دہان جہانی
 ذکر حضور کراں پھر عطر مٹا ایہ پیلے میرے
 سب تھیں پہاں پاک نبی دا عامر عشق کما یا

ہم کیا کت پیدا ہو یا کپڑے شہر گرائیں
 لگے معظّم جگہ پیدائش صفقاں انت نہ پایا
 بی بی رہے اوہ آکھے جاگہ درد دکھانڈی ماری
 برکت نوروں صحت ہوئی ملیا حسن سوایا
 لگے معظّم جا کر ڈھونڈے پھسے جمال حوالوں
 اپنا صاحب زادہ مینوں دستو نور جمال لال!
 حضرت مطلب نے دکھلایا سرور دہاں جہاناں
 ذرا اکھیال تائے لگیاں جان گئی سو ٹھگی
 عامر کی خاصاں تائیں جان جو غم سر پر سہند
 ساقی مست قلندر مُرشد ہے ایہ سبق پڑھایا
 عاشق عشق کماندے رہن جانل گھول گھاسن
 رحمت نورور ہے دن راتیں باون نہیں نشانی
 فرض ہوئے اک دے کہنا مشکل بہت اگیرے
 وہندیاں سار ہو یا قرانی سدا حیات سدا یا

ذکر رضاعات مبارک

آہستہ سرور کارن رب کے راتوں دو بنایاں
 واد واد نشان رسول محمدؐ بیان نہ کہتا جاوے
 معراج النبوت دے وچ لکھیا کر کے نقل لکھیا یا
 گھاس بھڑحال کڈھ جنگل ویروں کھاؤں لئی لیوا
 وہ دارد فاقے دے پاروں میں نہ خبر کھانڈی
 اوسے حالت پیدا ہو یا لٹکا سی گھر میرے
 اتنا جتہ لاطر میں نہ دیکھو سگال اسمانے

بہت فضیلت رات ولادت شب قدر بنایاں
 شان جنہاں وچہ سنے فرشتے رب دے وچ چھوے
 حلیمہ بی بی خود فرماؤں ایسا تحط ستایا
 تن تن دن کچھ کھان نہ بھتھے ایسی عاجز اول
 آفر ہو بیہوش جلال میں جان میری گھر انڈی
 نام مہر دتا رکھ اس واقفے اودن ہر تیرے
 حال ایسے وچہ تھو ایہ اندر ڈھٹا بزرگ شانے

اٹھا مینوں اک نہرا پرول سی پانی اُس پللا
 نایتوں گھاس لیا دن کارن ہر کوئی جنگل چائے
 قوم قزیشوں ہے اوہ لڑکا بزرگ مکے جایا
 بنی سعدی قوم عورتاں جاں لہ سنن آوازاں
 میں بھی ساتھ اہانڈ سبھی ہمراہ اپنے سائیں
 ڈاچی جو گھر دودھ دی خاطر اُورہ بھی لاغریا
 لڑکا میرا رو نڈا مندا شیر کی دے پارول
 ساتھ میرے جو دایاں ہے من پہلے مکے آیاں
 غیب آوانہ میں اک سنیاطلع نیک حلیماں
 رحمت عالم برکت والا ہے حدشان کمالاں
 ہوراک شخص درازی قدول بے برچھا تھ آیا
 پھر بھی مکے پہنچ نہ سکے رات پئی وجہ راستے
 سعد قبیلوں گل عورتاں پاس میرے کھڑیاں
 دن دوپہے میں مکے آئی لڑکا پئی ڈھونڈاواں
 صورت میرا اک پوتا باقی مینوں مطلب کہندا
 میں کیا اُس ساتھ خوشی دے اپنا شیر پاساں
 سخن میرا ایسن کر مطلب خوشیاں دودھ پاوے
 آمنہ بی بی نے جاں مینوں بی حضور دکھایا
 ریشم چادر تے بچھائی مہک مینوں سی آبا
 ہوئی ہوئی سینے اُپر جاں میں ستھ لگایا
 جھرسے دھول جو دھیں طبقیں گورا سچان لایا
 لے گودی وجہ سبھی طرفوں خوشیوں دودھ پلایا
 پی کر رضی تھیں جاں ٹن طرف کبھی میں کر دی

دودھوں چٹا شہدوں مٹھاسی اوہ پانی آیا
 لیا وفضیلت والا لڑکا غیب آوازاں
 نالامال دنی وجہ عقبتے جس اُس شیر پلایا
 خاوندوں ساتھ جاؤں سب مکے واقف ہو کر ازاں
 گدھا سواری سا ڈالا غرہ گئے اسین بچھائیں
 چمرا خشک دساؤں بڈیاں ماری ٹھکریا
 نہ سونڈانہ سوون دیندا دن تے رات پکاراں
 بچھان پچھے زرداراندے حرمساں مال لگایاں
 سینہ تیرا دودھ پلاوے سرور نبی تیماں
 اُس طفیلوں دوسہیں جہاں میں رہیں ہر خوشیالاں
 گدھا ساڈا اُس نے تھیں اپنی خوب ہکایا
 درخت کھجور ڈٹھا دچہ خوبے شاخوں تھالاں پھراں
 کھجور داناک گریا میں پرکھاواں لذتاں بڑیاں
 دایاں گل امیراں لڑکے لے گیاں اکھناواں
 اوہ لڑکا جے چاہیں لے جا باپ مویا ہے جیتدا
 کر دینا نیت دیہد مینوں انعام جو قسمت پاساں
 آمنہ بی بی دے درگتے لے کر مینوں آوے
 اونی کپڑا رنگ سفیدی اُپراں دے پایا
 کیوں جگاواں نیند روچوں خوش لیموں پایا
 دیکھیا سرور میں دل اس کے مینوں نور دسایا
 محراب اکتیں دا چم ٹپی دا میں پھر پکڑا اٹھایا
 منہ لگن تھیں خشک چھاتی وجہ زور بردار دودھ پایا
 سرور دو عالم پیوون ناہیں حکمت باکبری

جاں تک شیریں رہی پلانڈی نہ اس طرفوں پندیر
 کردی نہ پہلے سرور کو لوں دودھ بیٹے منہ پایا
 آ منگہا ساتھ حفاظت میرے پت رکھاتا
 گوداٹھا کر پاک نبی توں لے حلیمہ آئی
 ڈاچی دودھ پلاون والی تاقیوں سختی حال
 چاندی بیٹھ زین پر جس دم اٹھن تائیں چاہی
 برکت سرور فرہ ہوتی نہ پچھسانی جاوے
 عاجز گدھا سواری والا گریہ اٹھ نہ سکتے
 نبی سعد عورتاں دایاں اک دن پیوں ٹریاں
 ساتھ میرے ہمراہ گھراں تھیں جو آیاں سن دایاں
 میں بھی پاک نبی توں لے کر پھول اک دے پہاٹے
 دیکھ سواری چال نرالی ہو حیران پچھاون
 مردہ چالور اندیاں شکلاں ہوراج نظری آیاں
 کھا کر کسم وہ گدھا انہاں میں پھریہ بات سنا دے
 دن اندراک دارقاروہ کرے سرور عالم
 دودھ پلا کر دھبہ پنچھوڑے جہل سرور لیل
 پچھیاں ساتھ نہ بچین اندر سرور عالم کھیلے
 وقت معصومی ہوں جسے ننگے سون نہ سون دیندے
 دونہرہ ہینیں رٹھدے تیجے ٹرے پڑیوارے
 انسان حیوان بیماریاں والے کہے حلیمہ آون
 عمر چھوٹی وجہ چاون دودھ دیاں کھایا نہ ہر ہے
 رضاعی بھائی پاک نبی دے اک دن دوترے کٹے
 کہے مائی کی ہویا بیٹیا کہن کی دیشے مائے

پت میرے توں سمجھن بھائی حصہ شیر رکھیندے
 ادب لحاظ خداوند عالم بیٹے توں سکھایا
 اے حلیمہ دیکھ کر امت نغیروں راز چھپایا
 مکہ معظم وچوں باہر نیچے وچسہ لیاٹی
 دودھ کی دے پاروں نریا پچھ ڈاچی والا
 حال اُس گود حلیمہ اندر ڈٹھا نبی الہی
 جنہاں تھناں وجہ دودھ نہ قطرہ برتن کی بھر اے
 ہدیہ چلاک خوشی تھیں اچھلے جاں سرور توں منگے
 گود حضور حلیمہ پچھوں ٹردی خوشیال ٹریاں
 چھوڑا کلی میرے تائیں لڑکے لے مٹر آیاں
 آئی وجہ رستے انہاں بھاگ جنہاں سے ماڑے
 قدم قدم تے گری ہے سی جس توں پکڑاٹھان
 حلیمہ تیری قسمت کھلی کینل گوشاناں پایاں
 برکت نبی محمد ول المدین وجہ طاقت پاوے
 کر دیاں سار حلیمہ کہندی خشک ہو جائے سالم
 پنچھوڑا لے باہجہ ہلایاں جس ویلے میں تھکاں
 ذکر الہی بیٹھ کنارے کر دے سن ہر ویلے
 جاں تک کپڑا دیاں نہ اٹے لے نہ سن ہیندے
 اٹھویں ماہ وجہ سرور عالم باقول کرن پکارے
 ہر اک مرضوں صحت پاوے بیچہ سرور رلاون
 مال چراون لیل خوشیوں جتھ چارن سپرولے
 وقت دوپہراں رو کر آکھن بہت بدن لڑاے
 بھائی کی توں پکڑا دوندے کرن شہید دسا

کہے حلیمہؓ نے بیٹیاں تھیں میں دیکھن لول جاوال
 پچھیا حال کہا سرور نے جیوں کر ہر یا جیوں
 خاوند حلیمہ کہا اس لول گھر اس سے چھڑا ایسے
 کہ معظم بیچ دوویں پھر مطلب کرن حوالے
 بعد حلیمہاں تھیں جاں سرور پاس مائی دے کئے
 آمنہ بی بی پاک نبی لول لے پیکے گھر آندی
 ست برس اچھے عمر نبی دی فوت ہوئی جاں مائی
 اٹھ برس دا چھوڑتی لول فوت گیا ہو دادا
 رہندے پاس ابو طالب دے پاک محمد عالی
 خوش رسول اللہ دے چول خدیجہ بی بی نامول
 دے کرمال اسباب لوکاں لول کرن تجارت گھنے
 ستر کنیزاں خدمت کارن بنجھ کر لول کھلون
 کہن برادرزادہ میرا محمد سرور نا لول
 کہا خدیجہ بی بی رکھاں پاس اپنے اس تائیں
 بلا خاتے اپرول اک دن نظر خدیجہ پائی
 کہندی میسرہ ساتھ نبی لول کرن تجارت جاؤ
 سرور عالم شام ملک وجہ کرن فروخت مالان
 شامل واپس آیاں تائیں خدیجہ پچھیاں باتان
 بلا سرور لول کہے خدیجہ کل مومن دی مائی
 حضرت کہا با اچھا اجازت نہ چتھے دی کرساں
 سن حضرت تھیں بی بی تھنے ابو طالب ول گھنے
 چاچے کہا سرور تائیں کر لے بیٹا شادی
 دولت مال جو سارا ایزار بے نام اٹا دیں

سرور دو عالم تائیں اگول پھنگا بھلا پاوال
 سینے میرے تھیں دل کڈھو دھون پاسنے پھر سرت
 ملے جو قسمت دے وجہ لکھیا تھوں مطلب پائے
 مطلب مال اسباب عوض اس دے قیمت والے
 تھوڑے ہی ن پاک نبی لول مائی لاڈ لڑائے
 رہ دو برس آئی دل کئے فوت راہے ہو جاندی
 چار ساہ شحم مائی وجہ پڑدی کیتی موت جدائی
 سرور سوئپ کہا ابو طالب کریں نہ گھاٹا واپس
 وہیہ سالانہ دی عمر گئی ہو سرور عالم والی
 بیہ دولت مند بڑی اود کرے تجارت کامول
 وانگ شہزادیاں یہے تخت پر تخت بڑے سن بھنے
 ابو طالب اک دن حضرت لول پاس دھکے لاون
 رکھ لول کر کچھ درم جمع کر شادی کرنی چاہنوال
 کراں خیال تے مال دیاں کی فکر کرد کچھ تائیں
 پاک نبی پر سایہ بدل دیکھ میسرانی آئی
 لول مختار پوشاک شوہر میں بدن اپنے بہتاؤ
 اتنا نفع نہ کرے اٹھایا پچھلیاں اندر سالان
 میسرہ شانان کرے بیاناں سرور دیاں عقلمان
 نکاح کرن دی بیٹوں خواہش ہے تیرے سنگ آئی
 خود پیغام پچا اس تائیں میں سر عذر نہ دھرساں
 پچھتے دی کر شادی میں تھیں ہون کرم سوتے
 خدیجہ تائیں کہا سرور چھوڑ عسرت دی وادی
 غلام کنیزاں کرا زادی خود فقیر ہو جا دیں!

بیوں سردار دو عالم کہا تو دین خدیجہ کیتا
 متقل چہار دتازہ سردار اندر مہر خدیجہ
 بے حد بارش برسن ہاروں دیوار کعبہ چھٹ جہادی
 فرغے چار عرب دپہ ہے سن اندراوس زمانے
 جہر الاسود رکھن دیے جھگڑے کئے چار سے
 سرد عالم منصف ہو کے جھگڑا انہاں مٹکایا
 چھت دروازاں کارن بکھڑی شاہ نجاشی گھٹی

تن من دھن قربانی کر کے پاک محمد لیتا
 مثلہ جو کوئی مہر نہ لیسے ہوسی برا تیجرا
 گرا کر نیا بناون کارن قریشاں نیت آمدی
 بناون اک اک طرف کبھے دی ہے نشان جہاں کے
 اپنا اپنا حق جتاون کوئی نایاں ہا رسے
 رکھ چار روپہ جہر الاسود چو ہاں پھیں رکھوایا
 حج بیت المقد کرن جو شوقوں انہاں قسمت بھٹی

خلی مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض نہیائیں

اور ذکر حدیث مبارک قد آبا در میسائے
 محمد رسول اللہ وچہ لکھی یا مہر نبوت اُتے
 دولوں بھولال بار یک نہی یاں تھوڑا فرق چاے
 صفت میں نور مبارک دی کی اک منہ ہاں ستاوں
 وال مبارک کنڈن دارال دلنوں کنڈل پاوں
 خوشبو مثل کہاں کتوری بے انصاف سداواں
 میں مبارک اندر سرمہ سر جہاں سے پایا یا
 حورائیں پریاں واری جاون ناک دن اسمانوں
 پتلا ناک اُچا تے لمال نیرے وانگوں ستے
 دند مبارک موتوں چٹے کدے جے ظہر ہوں
 گھمن گھیری وچہ ٹھوڑی دے دیکھن لیاں گھیرے
 گردن دی کر نقل کار بیکر ہانی گھٹرن صراحی
 چھاتی تھیں سے نواف تائیں ک دالال لفت لکھایا
 کندھے نالو گئے ٹہریاں قریر رب بتایاں

مہر نبوت وانگ کبوتر اٹا دو ہاں وچہ شانے
 جس دی قسمت دیکھن مہر یا بھاگ گئے اس ستے
 اس جانور بناں تلواروں ہوندا دیکھو حلا سے
 منہ کل خلق ہوں سب تیوں پھیری انتہا ہاں
 دیکھن ہاں سے جانورے مالے سترن زہ ہو جاوان
 ہر تھنوی وچہ خشتوں اس دی کس کن نام لکھاواں
 نیویں نظر ہمیشہ رکھن جے کر کھیل مٹھایا یا
 چھوڑ شاہی شاہ کرن فقیری اکھو سے تیر کمانوں
 ہونٹ رنگے بن رنگوں رہند کرن دلال پر ہے
 عرش فرش دی کل خلقت سے اسوں رول من ہون
 سورج تھیں ددھ پیکے چہرہ ہوسے لہر چو فرے
 چوڑا سینہ پاک نبی دا جس وچہ نور الہی یا
 ہور نہ چھاتی کندھییاں اُپر وال نبی پر آیا
 پھرے ہوئے ہتھ پیر گوشت تھیں مید زوم صفایا

حسب مبارک اطہر نوری رومیہ نہ بھلیا جائے
پس فلسفے وچہ سرور عالم کیسے نہ حال بتاؤں
جوں نہ کپڑے اندر پینڈی بدن نہ بیٹھے نکھتی

بہت شیریں گفتار نبی دی اثر دلاں پر پائے
پچھلیاں چیراں اگے انگوں نظر نبی نول آون
قدر معلوم ہو عاشق سرور دید دیداروں چکھتی

ازواجِ مطہرات و جایہ و اولاد حضور پر نور

پہلا حرمِ مقدس سیدی بی سرور پاک جمال
اس تھیں بعد زمرہ دی بیٹی سودہ نام نکاحی
حضرت ابو بکر دی بیٹی صدیقہ عائشہ آئی
پوٹھی بیٹی عمر ولی دی حفسہ نام بتاؤں
پنجویں زینب دھی خنزیمہ بعد شادی تھیں جندی
ام سلمہ سہیل دی لڑکی چھوڑیں عقد کرانی
دھی سفیان حبیبہ اٹھویں جو یہ تاریں آہی
حی بن خطاب جانی سی اودہ ہارون اولاد
جایہ بیچ نبی گھر آیاں ماریہ قبطیہ پہاں
بیٹی زیدریخانہ دوجی گھر وچہ خدمت گارال
برسوی سی اچھ خدمت پنجویں جامع التواریخ لکھایا
دو بیٹے عبدالقداسم سرور نبی سو ہارے
قدیمتہ اکبر تھیں ایہ چھ مہین اولاد رسول گرامی
فوت ہوئے چھ بیٹیاں بیٹے حضرت وچہ تندگانی
عبدالقداسم قبل رسالت پاک نبی تھیں دوویں
الوالعاص بیچ دا بیٹا خدمتہ والے بھنیوال
عقبہ بیٹا ابولہب تھیں رقیہ نبی بیساحی!
ابولہب سے عقبہ تھیں پھر ام کلثوم نکاحی!

ہجرت کیوں جانوں پہاں فوت نبی بیچ سالال
اس دی زندگی اندر صدیقہ عائشہ نبی بیساحی
فوت ہوئی پھر سودہ بی بی جنت البقیع دفنانی
سرور اولاد عالم ساتھ اہرے پھر اپنا عقد کرادوں
دو تین ماہرہ فوت گئی ہوسنت اندر چلدی
ستویں زینب دھی حبش دی شادی لڈرانی
ایہ عارف دی بیٹی بیسی دسویں صفیہ بیساحی
گیارہاں سنے میونہ عارف گھر سرور آبادال
اسکندر یہ حاکم نے بخشی کارن سرور طہال
تینجی ام یمن سی پوٹھی سلمی نام پیکارال
کتب اسلاموں قصص الانبیاء تھیں میں ایہ نقل کرایا
فاطمہ ام کلثوم رقیہ زینب بیٹیاں چارے
ماریہ قبطیہ تھیں اک بیٹا ابراہیم سہم جزنامی
فاطمہ الزہراء بعد بیاتی چھوڑی دنیا فانی!
ابراہیم دو ماہاں ہو کر چھوڑی دنیا اڈویں!
اس تھیں زینب دھی بیساحی سرور پاک دستوال
کم عقلی تھیں چھوڑ دتی اس پھر عثمان نکاحی!
رقیہ زینب ہوئی عثمان گھر موت عقبہ بھی آہی

مرد و ام کلثوم عثمان سنگ سی پھر عقد کرایا
فاطمہ الزہرا ساقد علی دسے سردر پاک نکاحی ا

زندگی و پھر رسول اللہ صدی ہویاں فوت لکھایا
بیٹا ابوطالب دا جس دی وجہ خسران بادشاہی

سیدہ مبارک کے سردار دو عالم کا چہرہ نام تہذیب سیرت اتر تانوت کا

چہرہ یا سینہ گھریں حلیمہ سردر دا اک داراں
تیجی وار توتول پہلے پاک نبی سردر دسے
اعتکاف مہینہ کرساں کہن سردر اک داسے
سی رمضان تہذیب مہینہ پاک نبی اک راتاں
سلام علیکم کیسے بلایا پاک نبی شہر مایا یا
میں سلام علیکم سنیا کہساں خدیجہ تائیں
پھر میں نکلیا غار حرا تھیں کارن کم مزدوری
اک پر مشرق دو جا مشرب نوت مینوں پھر آیا
ساتھ میرے بہر بل مجتول کرے شیریں گفتار ل
صرف اگلے حاضر رہتاں میں رہا اگلا!
مینوں زین لٹادل کدھن چہر کر بہن سینہ
درست کیتا پھر سینہ میرا کچھ تکلیف نہ آئی
ادھوں آپھر بیت اللہ و اطوار کیتا ست داراں
پھر میں غار حرا وچہ آیا عبادت کرن خدائی
آنزدیکہ کہے اوہ مینوں سردر پڑھو پڑھاواں
پھر کہندا پڑھو میرے تائیں زور دل بکھڑ دایا
ایں طرح تین داراں کر کے تے پھر مینوں آہندا
بعد اس تھیں میں کہندا کہ تہذیب نول آیا
ورقہ بن توتول سی بھائی خدیجہ چاچے جایا!

دو جی واری ابوطالب گھر پھر ایہ ہویاں کاراں
چہرہ سینہ دل دھور کھ پیدوں محمول پاک کرے
خدیجہ الکبریٰ بھی مہرا ہے اعتکاف کر توتول غارے
غار حرا تھیں باہر نیکی مینوں سنیاں باتاں
سمجھیا میں کوئی جن ہورے گا خوفوں غاسے آیا
کیہا خدیجہ فضل کے رب ہرگز نوت نہ کھائیں
دیکھیا تختے اُپر بیٹھا وحی فرشتہ لوری
جاہاں دور چھپاں وچہ غاسے پوہ اگے پایا
دمدہ کر گیا وقت فلانے کریں میرا انتظاراں
جبریل تے میکائیل نیرے دل بھجوتے پھر اللہ
دھور دل رکھن پھر مٹ پینے خودی نہ رہا کہینہ
فہر ماری پھر پشت میری پر چوٹ نہ لگی کاں
بعد اس تھیں گھر جا کر اپنے گھر دیاں کیتیاں کاراں
شخص لورانی چہرے والا مینوں دسے دکھلائی
میں کہیاں میں صورت حرفان جاناں نہیں سناواں
سنگ کیتا اس میرے تائیں بہت پسینہ آیا
اقراب اسم ربک الذی خلق مجھ پڑھا ندا
خدیجہ چھپیا میرے تائیں میں سب حال سنایا
واقف سی تورات انجیلوں بڑا عالم اوہ آیا

سرور عالم دا گل حالاً قدیمہ اُس سنسنا یا
 جے مدد صبح کہاں تال ایہ ہے نبی محمد صربی!
 کورات انجیل زبور صحیفے پہلیاں کل کتاباں
 جے ایہ دعوت دین اپنے دی ظاہر اعلان کراندا
 اس دے تے تے لون نہ اس دی قوم تمامی جانے
 اُس دے تے تے مکہ زندہ رہندا تال میں مدد کراندا
 تھوڑے روز پہا اوفہ زندہ خیر خواہ سرور والا
 ذیختہ الکبریٰ حرم نبی دا واقف سرور حالوں
 سرور پاک نبی شگ حضرت علی ہے ہر ویلے
 صدیق اکبریٰ پاک نبی شگ بہت محبت آئی
 پاک نبی پر شخص اُنسانی سن ایمان لیا سے!
 پچھے ابوطالب نول سرور دعوت دین سناون
 ابو جہل اک شخص زور اور قوم اندر سی آیا
 کہنا پاک محمد اُپر جو ایمان لیا سی
 کفار مکہ جو اُس دے ساتھی ظلم بے ادبی کرے
 اک دن سرور نبی پیارا مسجد کے اندر آیا
 کچھن بگا پاک نبی نول دیکھ صدیق چھوڑ آیا
 حکمت ربی جدوں ترقی اہل ایمان پائی
 میں کفار کفارال میںوں بھیجا ہے دل تیرے
 سے تیں خواہش کیسے عورت کو یسے اس تھیں شادی
 ملک کو کھت چیکر جاہیں بادشاہ تساں بنایے
 سن کر اُس نول سرور عالم پڑھ قرآن ستایا
 عقیم آن کفارال تائیں بنایاں سرور باتاں

دیکھ حضرت دا حال کہا اُس فکر تساں کیوں لایا
 پھیلے گا اسلام انہاں دا وچہ ترقی تے غزنی
 صفت مبارک رکھی انہاندی ہر ہر اندر یا باں
 قبول کراندا دین راسد نیوں پہلاں میں فرماندا
 دیون گے تکلیف تال پھر جاسی چھوڑ مکانے
 خدمت تے وچہ حاضر رہندا عالی درجہ پاندا
 بعد مرندے خواہے سرور ڈٹھا شان کسا لا
 کہندی میں ایمان لیا یاں پہلاں ہی سب حالوں
 دین قبول عبادت ربی کرے شام سویلے
 اُس بھی دین قبولیا سرور کرد اور قدرانی
 قوم تائیں نہ ظاہر کرے رکھے راز چھپائے
 باپ دادے دادین نہ چھوڑاں ابوطالب فرادوں
 راز پوشیدہ دین نبی سن اُس نے شور مچایا!
 پتھر مارا اودے سرور چوں مغز نکالیا جاسی
 مارن مسلم مکیناں نول سرور بھین اوہ ڈرے
 ابی معیط دے بیٹے عقیبہ گزوں پلکا پایا!
 ابو جہل اک روز نبی پر ٹوکرا مٹی پایا!
 ربیعہ بیٹ عقیبہ آکے سرور عرض ستائی
 کہندے مذہب چھوڑا ندا وڈیاں طعنے کرن بہرے
 دولت مال جے جاہیں کیسے تے بہت زیادہ
 تے جے خلل دماغ حکیموں تساں علاج کرایے
 اکا خالق پوجو جس نے مجھ رسول بنایا!
 سن کر دشمن دین ایذا میں اندرون تے لاتاں

مردار دو عالم تھیں لے زہمت صدیق اکبر کو نکل
 صدیق اکبر سے بازو اُپر ضرب کفار اں ماری
 پکڑ اس جاؤں اہل ایمان اں صدیق پہنچے توں
 مردار دو عالم رحمت بھریا دست مبارک پھیرے
 دین اسلام نبی دا بوٹا خون اصحابوں پلپسا
 نبوت مردار عالم دی تھیں پھول پنجاب سالال
 کہا عمر نے پاک بنیا تہن دعوت اسلامی
 کہتے حضرت عمر سنا لے سب ٹولے کفار اں
 سن عمر دا باپ عمر توں ہو یا تہن کہے دیواناں
 حضرت عمر کہے اے بابل نبی محمد عالمے
 باپ عمر توں غصے ہو کے کہنداشامت آئی
 بات یہودہ نہ کر ایسی میں تہد جانوں ماراں
 کٹ دتا سر باپ اپنے دا دیکھیا سب کفار اں
 جو شمالی دا وقت آیا پھرا اہل ایمان تائیں
 او سے دن عثمان ولی بھی سی ایمان لیا ندا
 دس برس تک بعد نبوت قوم ہدایت کراون
 ہدایت کرن طائف والیاں کچھ ایمان لیا تے
 پھر چل منزل اہکاظ تھیں نخلرات گزاری
 حکم دتا رب جنال تائیں سکھو دین نبی دا
 توں شخص اس عزمے اندر قوم جنال تھیں آئے
 مردار دو عالم جنال تائیں دین اسلام سکھلایا

تاوں خطبہ اہل ایمان اں ساتھ آپس لے سوزاں
 ہو پہوش گئے اس ماروں چوٹ لگی سی کاری
 لیا گھر نبی تمیم کراندے دوا بے ثمرت گئے توں
 ہوش صدیق اکبر توں آئی کہن گئے دکھ میرے
 دین اسلام نبی دیاں تہراں ہو کوئی عشقوں جلیا
 عمر خطبہ ایمان لیا تے پڑھیا دین کمالاں
 گلی محلے کہو سہاں فول ہو کوئی خاص عوامی
 ایذا مسلم تے نبی جو دیوے میں اس تائیں ماراں
 جاؤ دیکتا پاک محمد چھوڑو یہ مذہب سیرا تان
 لیا ایمان انہاندے اُپر کہہ اگورب والی
 کہیں سچا توں نبی محمد کریں بٹھاں رسوائی
 عمر ولی سن بات پیوری کرے تیوں واراں
 سمیت ابو جہل دے دوڑے شو فول موت تہراں
 آذان جماعت ہر دن لگی تہنھے وقت سدا تیں
 دن دن پڑھن لگے پیر مسلم دین تہرتی پاندا
 بعد اس تھیں پھر مردار عالم طرف طائف جاون
 اکثر ایمان لیا تے فیرا حکاظ آئے
 نماز پڑھی پھر ساتھ اصحاباں عبادت کرن غفای
 جنت طہی کر و اطاعت جنہاں نیک عقیدا
 پیدائش ہرودی تھیں پڑھنوں عرشوں منع کرا تے
 تے کہا سکھلاؤ دو جیاں جو میں تسال پڑھایا

حال معراج نبی ہر دورا تہن کچھ ذکر کھاواں
 طفیل انہاندی اوگتہا رار تھیں بخشش پاواں

ذکر معراج نریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پچاس برس تک بن سینے عمر نبی دی ہوئی!
 چوتھی وار اس شب دے اندر چیر یا سرور سینہ
 رات ستانوں رحیب سینہ جبرائیلے تائیں
 کرو عذاب نہ قیرال اندر دوزخ اچ بجاؤ
 کہور منوان جنت دے تائیں حورال غلمان تائیں
 لے براق جنت تھیں اس پر سرور چاٹھ لیا تیں
 حطیم اندر میں سوتا ہویا پاک نبی سردمایا
 زہر م آبول و منو کرایا پھر دو نقل پڑھائے
 دیکھ براق نبی سرور لول یاد امت پھر آئی
 قیامت دے دن امت میری اسے میر ربی
 قبروں اٹھیاں راہ قیامت برس پچاس ہزاراں
 مشکل منزل کیوں کر تریاں ختم ہوئے گی پیریں
 سن کر حکم ربانا سرور لگے کرن سواری!
 بہت براق خداوند عالم کیتے خاطر تیری!
 سرور دو عالم کہا تیں پر روز قیامت پڑھسا
 سوار براق ہوئے پھر سرور آقا دہاں جہاناں
 ہیکائل سچے تے کہتے جبرائیل وحی سی
 محمد سرور کھڑے جے ہوؤں میں اک عرض ساداں
 خیال آواز نہ کینا سرور جاننے چلے آگا ہاں
 اس دی بھی سرور دو عالم کچھ پرواہ نہ کیتی
 آواز یہوداں سچی طر فوں جبرائیل بتایا!

ہو یا معراج ملی ہو عزت ہو رکی جانے کوئی
 دیکھ سکتی جو لور الہی مخفی ظاہر خمینہ
 اچ عذاب نہ کرو کسے لول فرمایا رب سائیں
 تے جو دکھیا کسے قسم دا اچ اس خوشی دکھاؤ
 بنا سنگار کرن سب اپنا خوشیوں چائیں چائیں
 کہیں بلایا ہے رب قنول محبوب پیار یا آئیں
 جبرائیل تے میکایلے ادبول آن جگا یا!
 مسجد دے دروازے اُپر پاس براق لیا تے
 انجول غم تھیں جاری ہوئے تے دعا فرمائی
 بوجھ گناہوں جھکیاں تیاں ہوگی لا چاری
 بھراط دوزخ پر پیٹا تیں ہزار شماراں
 رب فرمایا بھج براقاں میں لکھا ساں خمیریں
 کیتی عرض براق نبی لول عرض میں اک بھاری
 میرے ہا سچہ تے پڑھیں کسے تے عرض میں یہیری
 کہا براق چھو ل تک طاقت چڑھ حضرت میں کھڑسا
 سترنہ افرشتے اللہ کیتے ساتھ رواناں
 اک لفظ گئے بیت مقدس کسے آواز کی سی
 سچے کہتے دوزخ طرفاں تھیں ایوا دن نڈاواں
 آگے صور تنداگ عورت کہندی کرونگا ہاں
 پھر پھپھیا ایہ جبرائیل بات بتا جویتی
 کبھی طرفوں نصرانیوں دا جد آوازہ آیا

جواب آواز انہادی دا جے تیں جواب ندے
 بنا سنگاراں والی عورت دنیا گے آندی
 اس تھیں پھول تن پیالے شیر تے شہد ترابوں
 مراد پیالیوں دین اسلے جبرائیل بتایا
 پڑھے براق پیدائش حضرت عیسیٰ ہاگھ آئی
 سردارو دو عالم اقلی اندر اتر براتوں آئے
 نبی تمام تے عام فرشتے حکم بے تھیں آون
 عجیب عجایب چیزاں تکیاں کیسے متاز آئے
 آفریں باد رسول اللہ نول سب فرشتے کہندے
 بعد اہل تھیں حضرت آدم اکول نظری آندے
 بل انہال نول اگے چلے مرغ اک نظری آیا
 سردارو عالم کہن وحی نول ایہ کیا بھیدر بانا
 بچھلی راتیں ایہ پر چھنڈے ربی حمد پاکسے
 اس تھیں لنگھ اگیرے ڈٹھا ہور فرشتہ عالی
 برقانی جبرہ تاری تائیں مزد نہیں کر سکے
 بہت فرشتے بستے کیتھے اس دے نظری آئے
 حضرت ایہ ہے رعد فرشتہ جبرائیل بتا ندا
 سردارو دو عالم لنگھ اس پاسوں دیکھے بچھن کیتی
 سردارو پھیا جبرائیل ایہ کیا بھیدر خدائی!
 محتاجاں نول دیندے مہن خود تکلیفاں کر کے
 دیکھ ایہہ حالت گئے اگیرے پاک محمد عالی
 جمنڈ فرشتے آدمیاں دے سر پر پتھر مارن
 ایہی ہی ہر وقت کریندے سردارو دو عالم کہندے

اوہ تسادی امت ہندے جو آواز کراندے
 جے تکیں دوں امت اپر پھر اوہ غلبہ پاندی
 سردارو دو عالم کہن میں پتے لذت دودھ حسابوں
 طور سینا پر پہنچ حضرت پھر دوگانہ ادا کرایا
 نماز دوگانہ پڑھیا سردار اقلی دے دکھلائی
 سلماں اول آخر سردار اکول آواز سناے
 پچھے کھڑے ہوئے سب سردار ہواماں پڑھاون
 پہنچ اسمان اول تے سردار بڑا کھلاوے
 اسمائیل ذبح اللہ دے حکم اندر سب ہندے
 باغ رضواں تھیں لہے آئے آفرین لول سنا دے
 رنگ سفید پڑا قد اور شر نول مغرب چھایا!
 وحی کیا ایہ ہے فرشتہ اس داکم جگانا!
 مرغے جاگن دنیا والے اس دے ساٹھ اشاے
 ادھا بر نول ادھانا رول جہم اس دے اس حالی
 تے اک ساڑنہ سکے برے رب سلامت رکھتے
 کر دے ذکر الہی ڈٹھے سردار حال پچھاٹے
 ایہ حاکم ہے بدل اپر رب حکموں برس اندا
 اک دانے تھیں ست سو دانہ ہوسے اوسے سنتی
 جبرائیل کہا ہندے راہ رب دین کماٹی
 سکین یتیمان دیون کھانے اللہ پاسوں کر کے
 صلے اللہ علیہ وسلم شان بے انت کمالی!
 سر پھین پھوٹ ہون سلامت نیر فرشتے پارن
 جبرائیل ایہ تکلیفاں ہیں کس باتوں ہندے

جبرائیل کہہ بیچ ذوقی کستی کرن نمازاں
 لگے ہر جماعتاں تائیں حیواتاں وانگ لیجلاون
 سرور عالم جبرائیل انہاں حال پچھیا
 گئے آگے پاک محمد ڈٹھے مرد عورتاں
 قیمت چھوڑ کھاوون مرداراں تنگ شاہ ابرار
 جبرائیل کہا ایہ بندے اپنی چھوڑ زنا
 چلے انہاں تھیں سرور عالم جماعت ہر رکھوون
 پچھیا سرور جبرائیل ایہ کیوں ملدے نار
 ہر جماعت سرور عالم جا کر آگے تنگ
 پچھیا سرور ایہ کس کا لعل انہاں بھار چکائے
 ہر جماعت ڈٹھی سرور خود خود تائیں کھاندے
 چلی حدایہ کردے بجایاں جبرائیل بتایا
 آگ دی قنچی ساتھ فرشتے کتن ہونٹ زباناں
 کہا جبرائیل ایہ سروروں وہ مسئلہ حق کردے
 فرقہ ہوراک پاک نبی لول آگے نظری آیا
 نیلیاں اکھتیں تے رنگ کالے موہوں پاک یہاں
 جبرائیل کہا اے سرور ایہ شرابی گندے
 ختمزیراں وانگوں شکل انہاندی جلد اندر نار
 جھوٹھ گواہی دیون واسے جبرائیل بتایا
 بڑے بڑے سن پیٹ انہاندے پھرے زردسکا
 سب پھوڑو پھ پیٹ انہاندے باہرول نظریون
 ساڑے آگ انہاندے تائیں سرور دیکھ پچھیا
 فرگروہ عورتاں ڈٹھے پاک نبی فرمائے

جماعت دی پرولہ دکڑے سن آذون کوازاں
 فرشتے کیج فریغ وے کتھے روز خوب کھاوون
 بزکریل مدد سے قرانی دیون آکر سنایا
 نعمت اک بلون تے دوجی مردہ آگے واماں
 سرور پچھیا جبرائیل کیوں کھاوون مرداراں
 خواہش نفسوں کرن زباناں عورت ساتھ سگانی
 انہاں تائیں آگ دی سولی فرشتے پرکھوون
 جبرائیل کہا ایہ یہاں کرن مخولی کاراں
 اتنا بوجھ انہاندے سر پر نہ لرون مڑنکے
 دھرمانت کرن خیانت جبرائیل بتائے
 سرور پچھیا کیوں انہاں لول انہاں کٹ کھاندے
 ہر گروہ اک حضرت صاحب گزں نظری آیا
 ثابت ہوں پھرادہ کتن پچھے نبی جہاناں
 نہ خود عامل کہن لوکاں لول تاں تکلیف حال ہرے
 بیلا ہونٹ قدم پر آتلا مردے آپر چایا
 سرور پچھیا جبرائیل کس باکل دکھ پائے
 تھے انہاں تھیں سرور عالم ہر ڈٹھے کھبندے
 سرور پچھیا جبرائیل کیا انہاندیاں کاراں
 ہر گروہ نبی سرور لول آگے نظری آیا
 تھیں پیریں آتش سنگل گردن طوق لگائے
 کرن ارادہ اٹھن کارن فیر تے گز جاوون
 رشوت خود بیاجی ایہ نے جبرائیل بتایا
 رنگ سیاہ تے نیلیاں اکھتیں کپڑے آتش پائے

فرشتے گوزاں راگ دیاں مارن کتیاں وانگ وانگ کھاو
 جبرائیل کیہا ایہ خصمال کردیاں تا فرمائی
 ہو رگروہ پھر ڈٹھا مرور ٹنگے وچہد ہواٹے
 مرور پھیا جبرائیل کس گنا ہوں مارن
 ہو رگروہ کس فرم مرور جل دے اندر ناسے
 مرور دو عالم نے فرمایا جبرائیل تائیں
 تا فرمان ایہ مال پور دے نے جبرائیل بتایا
 مرور عالم گئے گیرے سوئی شو شبو آئی
 مرور پھیا جبرائیل شو شبو کیہی بتائیں!
 اللہ صاحب جنت تائیں آواز جواب سنائے
 گئے گیرے تے پھر بدبو مرور عالم آئی
 وعدہ پورا کریں جو کینا میرے پاک خدا یا
 پھر اسمان دوجے دے درتے مرور عالم آئے
 مرور دو عالم نبی محمد ﷺ آئے
 سلام علیکم کہن نبی نول نبی جواب سنائے
 حضرت عیسیٰ یحییٰ دو نہاں بہت آداب بجائے
 اگے اک فرشتہ ڈٹھا نظر جاں مرور واسے
 ہر منہ ستر ہزار زبانں رب دی حمد پکارسے
 جبرائیل کیہا ایہ قاسم روزی باطن والا
 اسمان ترتیبے دادروازہ مرور اگول آیا
 وا علیکم پھر مرور کیہا اگے قدم بڑھایا!
 پھر اگول اسمان چوتھے پر مرور عالم آیا
 بہت ڈرونی صورت والا لانا لگاں کسائے

جبرائیل حال سناوین پاک نبی فرماون!
 مرضی اپنی ساتھ پھرن ایہ وچہد دنیا زندگانی
 پیرا پر مرور پچھے ہے سن اگے گوز لگاٹے
 کیہا وحی منانق ایہ سن مارن ایسے کارن
 کوٹھریاں وانگ انہاں دیاں جسمال نظم دساون
 کوٹھریاں زخمی جلدے آتش نہاں حال بتائیں
 احساناں بدے دکھ پچانے اس وابدلہ پایا
 وعدہ پورا کریں خدا یا تے آواز سنائی
 کہند ایہ آواز جنت دی آون جو نرائیں
 نیچے تر کول لہان لیاوے اہ تیر لویچہ آدے
 تائے گریہ زاری والی اک آواز سنائی
 مرور پھیا ایہ کی وحیا وحی دوزخ بتلایا
 کون بزرگ فرشتے پچھن جبرائیل بتائے
 کھول دتا دروازہ لکال ادب آداب سجایا
 عیسیٰ روح اللہ تے یحییٰ نبی نظر پھر آئے
 مرور کہن محمد مرور تینوں رب وڈیائے
 سرسی ستر ہزار ہر ہر منہ ہے سن ستر ہزارے
 جبرائیل نام کیا اس پچھیا نبی سو پارے
 اتنی اتنی دے سمناں نول کہے جیوں خوش دتھائے
 کھول دتا دروازہ لکال سلام علیکم سنایا
 حضرت یوسف صالح دو نہاں ادب سلام سنایا
 ادیس نبی تھیں مل کر حضرت قدم اگیرے پایا
 ہو رگروہ کس فرم مرور جل دے اندر ناسے

دو نہہ گئیوں پر زین انبر سن سرور نظری آیا
 نعمت بڑا اک انہاں آگے دیکھ حضور پچھایا
 سلام علیکم کہا سرور ملک الموتے تائیں!
 حکم خدا ملک الموتے او سے ساعت آیا
 جو پچھے بتلاویں اس نول میں تیرا کھستاندا
 وعلیکم اسلام نبی جی کہہ ادیوں بٹھلاں دا
 کیوں کر ماریں خلقاں تائیں پاک نبی فرمایا
 موت قریب جاں ہووے کوئی تے پہلاں چلی
 طرف سجی دہاں نکال مومن میں روح کراں
 مٹھ کیوں چار تسانوں لگتے پھر سرور فرمایا!
 تبھن کراں روح اس تھیں مومن سن سرور حالان
 کیتے مٹھ تھیں روح سنانن مشرک پھلے موبہوں
 یمنوں میں خوش خبر سنانوں ایسے حبیب خدا سے
 تساد ی اُمت جان آسانی نکالیں بنا یا
 عزرائیل کہا تے وقتوں قدم اس جاؤں چایا
 تھیں کرن نول دوجی واری سن ی روح سدھایا
 اسمان پنجم دا پھر دروازہ سرور تائیں آیا
 پھر حضرت ہارون مے سن کرن سلام دعائیں
 داسمان فرشتے کھولن بول سلام سادوں
 بعد سلاموں حضرت موسے سرور نول فرماون
 نیز ڈرونی صورت اگول نظر فرشتہ آیا
 ڈرونی صورت گرد فرشتے اسے نظری آئے
 مالک نام فرشتہ دوزخ جبرائیل بتاوسے

اک تھہ مشرق دوجا مغرب دیکھ تعجب پایا
 ایہ ہے ملک الموت فرشتہ جبرائیل بتایا
 پراوہ کار خیال اپنے دچہ لگا سندانائیں
 جواب سلام حبیب میرے نول بیہ تیرا کھنایا
 فرشتہ سن کر حکم الہی نظری دل پاندا!
 کہے نہ فرمت جہدا یمنوں پیدار ب کراندا
 اس کہا اس رکھ دیاں قتیال سبیا نہم لکھایا
 پتازرد ہووے دن نترتے گرد اتانوں ڈالی
 کیتھی طرف ٹالیکال دیواں جو کفار مٹھ کالے
 مٹھ نوری جو آگے میرا عزرائیل بتایا!
 سجے مٹھ تھیں او گنہاراں دی میں جان نکالان
 حکم لے تھیں کراں میں سختی سا تھا ہانڈے مٹھوں
 اُمت تیری اُپر رجب کیتے فضل زیادے
 جیوں لڑکا دودھ پیوے مان تے اس ہنر نہ آیا
 مٹی لیون حضرت آدم جس دن دسم بنا یا!
 تیبھی دار حکم الہدی جان نکالن آیا!
 بعد دعا سلام ٹالیکال ادب حضور سجایا
 پھر اسمان چھیوندے درتے چنچے سرور سائیں
 پھر سرور نول حضرت موسے اگول نظری آون
 کہتا پاک خداوند تائیں اُمت نول بخشاون
 دو نہہ کندھیا لوجہ راہ برس داپاک نبی فرمایا
 سر دار دو عالم جبرائیلوں انہاں پے پچھائے
 حکم الہدی دوزخیال نول ایہ مذاب پچھائے

بعد سلام دعاؤں سرور مالک نول فرمایا
 سانس ہر سال دوزخ دوزاری لیتا ہاڑتیا
 گئی سانسوں ہاڑ دو پہراں واگنی دی گئے
 بدلو رتوں میں کچھ پچھے حل دوزخ رکھ آ یا
 سرور دو عالم اب ستوں دے پچھے دروازے
 حضرت ابراہیم پیغمبر آگے نظری آ یا
 گئے انہاں تھیں سرور عالم فرشتہ ہور دسا یا
 جبرائیل تھیں پھر سرور اس داحال پچھایا
 بعد سلام جو ابوں رتوں حجت حال سناے
 اس جانی سرور دو عالم پڑھیال دور کتال
 اک دھپ شہد شراب دوجے دھپ تہے پانی آیا
 جو چائیں سو یوں سرور جبرائیل بتایا
 پیالہ پانی پیندول اُمت غرق گناہ ہوجاندی
 جے شراب پیالہ پیندول نشا اُمت نول چڑھا
 ساتھ پیالے جو دودھ پچھا گناہ اُمت ایہ رہا
 جبرائیل کہا اے سرور گزر چکا اوہ ویلا
 گھر گول جبرائیل وحی داسرور نظری آ یا
 سرور دو عالم تائیں کہا جبرائیل ویلے
 دعا کروتن میرے اندر اے سرور سرور ارا
 پچھا پراپے اس پل اُپر خود بیکلف اُٹھال
 اسرائیل خداے حکم لیا یا تخت نورانی
 پنج سو برس سال راہ پر پردہ پاک نبی فرمایا
 اگلے پاک نبی سے تائیں ربے شر اُٹھایا

حال دوزخ دا ظاہر کرنا مالک آکھ سنایا
 سانس سرور تھیں دنیا اندر پیند حضرت پالے
 حال دوزخ سن سرور انبیار تک گئے ہوجتے
 تال اس جانی فیرو بارہ میں نہ ذکر لکھایا
 بدھا کھول ملائیک ثوری کرن سلام آوازے
 بعد سلام دعاؤں دوزنہاں اک دوجے گل لایا
 گرسی اُپر بیٹھا ہویا چمکے نور سوایا
 ایہ رفوان داروقہ جنت جسرا ئیل بتایا
 ایہ بھی ذکر میں پچھے لکھیا پڑھے ہوشوق رکھا
 چار طرح دیاں چٹنیں پیالیں پچھیاں سوتال
 ہر تھا دودھ پیالہ بھریا پاک نبی فرمایا
 پیتا دودھ پیالہ سرور پھر جبرائیل سنایا
 جیکر شہد پیالہ پیندول محبت دنیا چاہندی
 تسال پیتا ہے دودھ پیالہ شوق اللہ دل کھڑا
 نہ دودھ من بہیلے دیساں سن کر سرور کہا
 ہن ہون تھیں نفع نہ ہوسی ہویا جدوں کوٹلا
 سدرۃ المنتہی دے اندر قدم مبارک پایا
 حکم نہ مینول آگے جا دن بنن ہور وسیلے
 پھر اظہر دوزخ دے اُپرے مشکل راہ بھارا
 اُمت تیری خواہش میری امن امان لکھاوا
 پردے ستر ہزار ہوا ہر دل رفت نور پھانی
 اسرائیل نبی سے تائیں لے گھر اپنے آ یا
 آگے سرور عالم اللہ نے فرمایا

فیلین اتارن چاہے حضرت کنیا عرش بانا
 عرش الہی اُپر سرور نظر مبارک پائی
 ممبر اک عظیم جو اہروں بائیں طرف دسا یا
 دانے ممبر میاں ہوراں الدیاک بتا یا
 بائیں جانب ممبر تیرا دوزخیال ول تیکتیں
 سر دار دو عالم تائیں سن کر خوت لے دچہ آیا
 رہی نہ دشت جس دم پیتا سرور پائی تائیں
 پچدے ستر ہزار نورانی طے سرور جاں کیتے
 گور الہی ظاہر ہو یا سر سجکے دچہ دھریا
 دوست میرا میرے کارن تحفہ کیا لیا یا
 حکم ہو یا میں تیری خاطر چوراں ملن بنائے
 سر دار دو عالم سر دھر سجکے کہا اے رب یاری
 گناہ تہائی اُمت تیری بخشاں کیا خفا سے
 اوھے اوگن اُمت تیری بخشے رب فرمایا
 جہاں کاری صد قول کلمہ بڑھے کہا حق تعالیٰ
 کا قرمشک کرے نہ بخشاں دوزخ دیال نہراہیں
 شفاعت تیر یوں روز شہر چہ بخشاں دکنہاں
 سر دار دو عالم کہا خدا یا جے اک اُمتی میرا
 قسم مینوں ہے ذات تیر پیدی رافنی سول تائیں
 توے ہزار کلام خدا دند ساتھ نبی دے کیتی !
 پاک خداوند نے فرمایا اپنی اُمت تائیں !
 سر رکھ سجکے سرور عالم کرے گرنہ زاری
 رب العالم نے فرمایا روزے تن ہیمنے !

رب فرمایا سن جوڑیدے عرش اُپر چڑھا آنا
 ممبر تن سو بارال دتے طرف جو دا ہی آئی
 پچھیا سرور یارب خالق راز انہاں کی آیا
 جنت بھی ہے ایسے جانب دوزخ بائیں آیا
 اوگنہار جو اُمت تیری کر سفارش سکتیں یا
 ٹھنڈا مٹھا پائی اللہ حکمت نال پلا یا !
 بلکہ اول آخر سارا علم دتار ب سائیں
 قاب قوسین دے اندر تپے جام محبت پیتے
 سر دار دو عالم تائیں اللہ فیہ آوازہ کریا
 سرور کہا میں ہاں حاضر میرے بار خدایا
 تنگ پیار یا جو قول چاہیں موڑیا تائیں جانے
 نہ نہ اُمت بخشیں میری عرض ایہاں بھاری
 اے رب بخشیں حضرت صاحب کہا فیہ دو بلے
 بخشیں تجھی وار کہا پھر سرور نہ شرمایا
 میں اس بخش لوال کا بھانویں ہو دگنا ہا نوالا
 مجھو یا ایہ دونوں باتاں اُمت نول سمجھائیں
 رافنی کر سال تیر تیا میں کہا نال پیساراں
 ساتھ گناہوں گیا نہ جنت دوزخ کرے بسیرا
 جاں تک کر کے فضلوں استوں بخشیں نہیں بنائیں
 راز نیانے امر ہی دی سب سمجھائی رہتی
 پہچاہ نمازاں چھ ماہ روزے ہوئے فرض تہائیں
 کمزور اُمت نے عمر چھوڑی فرض تہاں بھاری
 نیچی وقت نماز گزارو خالص نال یقینے !

دل و چہ سوچیا سرور عالم ہر دن پنج نماز ال
 پاک منزہ خالق عالم راز و لاندے جیسے
 تریہ روزے جو پنج نماز ال شروع ہونے پر صبح پڑھا
 یعنی کہن حال پاک محمد سرور ربی گرامی
 حضرت موسیٰ کیہا عبادت کیسا حکم بتایا
 کیا شکل امت آپر اے سید سردار
 سن کر حضرت پاس خداوند پھر عرض سنا
 کلیم اللہ دے پاس آئے پھر دیا حکم ر بانا
 رب العالم رحمت عالم کر دے گفتار ال
 کلیم اللہ نول پاک محمد آپینغام سنا یا
 پاک محمد پاک خداوند آکٹھے ہوئے
 پاک خداوند تے تریہ روزے نماز ال پنج سنا یا
 حضرت موسیٰ کیہا جانوں پھر مٹا اللہ پاس
 آدے شرم کہاں کی مٹا مٹا موسیٰ نبی پیارے
 بھائیو کرو محبت دل دی حضرت موسیٰ والی
 نور الہی نور محمد نوے ہزار کلاماں !
 تریہ ہزار کلام سبحان نول کر کے ظاہر بتانی
 تریہ ہزار نہ کریں کیسے بھین بد ازادہ تیرا میرا
 کر سجدہ شکرانہ سرور رخصت ہوئے الہول
 کر کے سیر زمین اسماناں گھر تشریف لیاے
 اٹھے وقت صبح دے سرور فجر نماز گزارے
 سن کر کیہا صدیق اکبر نے صبح رسول خداے
 الوجل سن ذکر معراج ہول سمیت اپنے ہمراہیاں

اک مہینہ روزے ہر دن رکھئے نال نماز ال
 فرمایا جو دے جینا اسال قبول کرانے
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے اجر ساتھیں پاوے
 نبی موسیٰ دے پاس آئیں وچہ ہوئے آکلامی
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے پاک نبی فرمایا
 اچھے دیلا ہے فیر کہیں جا بوچہ خدا یا بھارا
 تن مہینے روزے پنجی وقت نماز ادائی
 کلیم اللہ نے کیہا شکل نول حضرت پھر جاتا
 ڈر پڑھ مہینہ روزے ہوئے وقت نماز ال رال
 سن کر حضرت موسیٰ کیہا جانوں پھر فرمایا
 اچھے بھی مشکل امت آپر حکم تساڈ اجوئے
 حضرت موسیٰ پاس آئے پھرتے ہاتھ تکلایاں
 پاک محمد کیہا حضرت موسیٰ ہن نہ جاسال
 کیہا کلیم میں اپنی امت ازمانی شکل کالہے
 اس حال دے پارول لکھوئے دے رب عالی
 آپس اندر کیتیاں تے نکل پالئے انعاماں
 تریہ ہزار کہیں جس چاہیں قاصم الخالص پہچانی
 اسر قبول کیتا سرور نے جس داشان اچیرا
 رقت تنگ کے سدرہ پہنچے تے پھر اقصیٰ اول
 بستر گرم بوسے دائنڈا بل و انظری آئے
 اصحاباں نول ذکر معراج ہول کی حقیقت ہماری
 برحق نبیاں کل اصحاب طہن درود زیادے
 کہن ایہ جھوٹا طہاراں برسوں کے رات لکھتاں

کرن سوال جو بیت مقدس ڈٹھی ہے توں کیسی
سن کر پاک نبی دے اُپر بہت ایمان لیا ئے

سروار دو عالم کہندے ویسی ہے سی جیسی جیسی
اُو نہ نہیں جہناں دلال پر اللہ مہر لگائے

ذکر جنگ بدر و شہر کا

کہ شہر یقوں وچہ بدینے سروار دو عالم آئے
پنجویں سالوں بدر الصغریٰ ایسے طرح دس برسے
انہاں جنگاں وچہ سروار عالم خود نہ گئے لڑائی
سبب لڑائی بدر الکبریٰ حکم الہی آیا
جمع ہوئے تیر سو مسلمان تھیں لے استھیاراں
ابو جہل خود لڑنے آئے لے کر فوج کفاراں
جنگ اُحد میں لکھاں حوالا جیوں کر کتبوں پایا
اسلامی شکر مسخ ہو کر ہر قاب نبی دے
تیر انداز زبیر عبد اللہ ساتھ تتر ہر اہلیاں
دو نہہ طرفاں تھیں لڑنے کارن لشکر کھٹے ہوئے
بھائی سے چمکائے وانگول پھر شمشیر چلاون
مسلم کافر خوبش اگڑ سن دیتوں صرف لڑائی
فوج اسلامی فوج کفاراں اُپر غالب آئی
لیا موقع فوج کفاراں اُپر چڑھے پہاڑے
دند مبارک سروار عالم دے پر پتھر لگااا
اک اصحابی یگ اپنی تھیں پونجھے خون حضوروں
پہی آواز کفاراں طرفوں ہوئے شہید محمد
مسلم فوج اُپر پھر کافر خوشیوں حملہ کرے
غم دی خبروں قتل ہوئے کجھتے کجھتے تھیں دوسرے

سال ہر دو جے وچہ بدر الکبریٰ جنگ کفاراں
پنجویں لڑایاں ہویاں بدین بھی وچہ تھوڑے عرصے
طریقے دین احکام سکھاون جیونکہ حکم خدائی
ہو سی فتح لڑو جنگ کافر لڑو غنیمت مائیے
اگے اک تتر اساک لو کافر گن شماراں
سمیت ہمراہیوں نریا کافر سہر کھاون ہاراں
ابوسفیان کفاراں لے کر لڑنے کارن آیا
ساتھ کفاراں لڑنے آئے جہناں نیک عقیدے
حفاظت لشکر نبیل اُحد پر مسلم کرن نگاہیاں
اگڑ جے ول تیر چلاون ذرا نہ اٹک کھلوسے
اگڑ جے توں مارن کارن ذرا دینع نہ کھاون
بھائی بھائی تھیں باپ بیٹے توں کوئے وانگھائی
دند پاک خداوند کیتی مسلم لوٹی پائی!
کجھ شہید ہوئے کجھ زخمی مسلم لوگ پچارے
دند شہید گیا ہونوری خون ضرب تھیں وگا
ایر اوہ دند جو چودھلیاں طبقاں روشن کردا لڑوں
سن اصحاب کباب گئے ہو کارن دید محمد
مومن سن کر اس غم اندر لڑوں اگتے سردے
کجھ لڑے ول سروار عالم کے نہیں کجھ اڑے

یا بھول دینا شہید ہوئے سن حضرت حمزہ عالی
 ہر بھی دوا صحاباں دوائے لکڑے کرن منہ کالے
 جان صحاباں سرور عالم ظاہر نظری آئے
 دند شہید ڈٹھا جس ویسے جوش پئے پہ سینے
 مارے غریبے پیگئے سارے کیتے قتل کفاسے
 یہاں پیارے عرض تمہارے دشمن کرساں پارے
 ساتھ اشائے ذوالفقارے لکڑے کرن تہراک
 یار پیارے جادون دوائے کہن علی سردارے
 فتح نصیب ہوئی سرور نول دریا شکر بجایا
 سرتت بھری وجہ خیر و اجنگ کیتا ساتھ کفار
 شاہ نجاشی ہویا شمال فتح پارس تھیں ہوئی
 کفار خیر دے کثرت فوجاں لے مقابل آئے
 سرور و عالم شاہ علی نول اپنے پاس بلایا
 لب مبارک اکتیں اندر سرور عالم پایا
 بہادر نامی فوج اسلامی بہنا زور پایا
 خد خیر نول شاہ علی نے ہتھیں پکڑا اٹھایا
 داخل ہوئی توج قلعے وجہ فوج اسلامی ساری

کفاراں ظلموں لکڑے کیتی لاش نہاںدے والی
 گن نکت ہتھ کٹن اوہ ظالم کافر لوگ رزلے
 دل مردہ پھر زندہ ہوئے سب غم دور ستھائے
 آکھن بدلہ لال نراں یا چھوڑے کیسے نہیں کیتے
 علی ہنیاسے حمزہ یارے ڈٹھے لکڑے جہانے
 کر کے فالجے ستر مارے شاہ علی ابھارے
 دلدل چاسے کرد اچھاسے کتے کافر ہاسے
 نبی ہاسے کرن پکارے بس کریں اسے یاسے
 لاش شہیداں پڑھے جناسے فیر انہاں فنا یا
 حج تھیں آئے سرور عالم جھنپہا طیارے
 بعد اس تھیں پھر سرور عالم فتح خیر نول لھوئی
 دوندہ طرفاں تھیں صفال سواراں بر چھتے چلائے
 تے انہاں دیاں دھریاں اکتیں سرور نظری آیا
 صحت ہوئی پھر لٹنے کارن جاو حکم سٹایا
 کافر ڈر کر وڑے قلعے وجہ پوپا ہند کر آیا
 قلعہ دیواراں کنت گیاں سب بوہا دور ٹایا
 دتی فتح انہاں نول الدر ملی غنیمت بھاری

ذکر وفات سردار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذالحدی تاریخ اٹھویں تھے پاک محمد پیارے
 دین کامل ہویا تساو وحی پیغام لیا یا
 سمجھ گئے سردار دو عالم دنیا چھوڑا سداں
 سن صحاباں کریندے زاری کھن جاتل ناراں

دور کت عرفات گزارن ساتھ صحاباں کہاں
 الیوم المکنت لکم حکم آخری آیا
 حج ادا کر کہن آیتندہ شاہین حج نہاساں
 اک پل نہیں جدائی مشکل کیوں کتر گزاراں

صفر پہنہ دن بدھو اسے میمونہ گھر آئے
 پھر وچہ بھرے عائشہ بی بی سرور عالم آون
 سن انہاں دیاں آہیں سرور صبر کرو فرما سے
 پکڑ کندھے اصحاباں سرور مسجد اندر آئے
 مشتاقاں حالہ دیکھ نہی دا بھول بیٹہ برسائے
 با بھچا انہاں زندگانی نایاں جان اسادی ایہا
 اس نول تک تک کرے نہی ہر دم شوق سوا یا
 جال ایہ صورت ساٹے تاپاں ظاہر نظر نہ آوے
 نور الہی ایسے خاطر چو داں طبق بستائے
 اس ذمی تابعداری با بھول کوئی نہ بخش پائے
 سرور دو عالم کرن وصیت سب اصحاباں تاپاں
 حلال حرامزل نہی بدیوں واقف ہو گئے سارے
 حضرت ابو بکر نے کہہا راتیں خواب و سا یا یا
 سرور دو عالم کہہا بیوہ عائشہ خاتون ہونے
 عاصا عدل گیا ٹٹ خوابے عمر و بی قرما یا
 ورق قرآن اڑ بندے دیکھے خواب عثمان ستانی
 علی اسد اللہ خواب ستانی ڈھال گئی ٹٹ میری
 صدیقہ عائشہ خواب کہی پھرے رسول خدائی
 سرور دو عالم کہہا ایہا سفینہ جس نول آوے
 اہل البیت غمی تھی روندے ہوئے پریشاں سارے
 وچہ بیماری بھاری سرور پاس بلال بلایا
 قیامت سے دن حق اپنا کوئی میں تھیں تنگے تاپاں
 جنگ اُحد وچہ گھر میری پر چابک تالنگا یا

سر نول درو بخار بدن تے لہد پاک پڑھائے
 اہل نبی تک حال نبی دا گریہ زار کراون
 خالق خلقت ساری تاپاں ذائقہ موت چکھو سے
 ابو بکر صدیق گم تھیں جمعہ جماعت کرائے
 کہندے اچھے دیند ظاہر پھر کیا میری پہائے
 نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہو سی اس تھیں بعد ایہا
 مال پیو خوش قبیلہ سارا اس تھیں گھول گھمایا
 کر کر یاد جدا یوں سر پئے وچہ ایس دیہا وے
 پاس بلا کر ایسے تاپاں بھید ساکے سمجھائے
 جنت اس دیاں یاراں خاطر دشمن دوزخ جائے
 محکم ہو جب پاک خداوند تھے کل تسا ہیں
 میری ال قرآن دوشہاں پر چلیو کر کے چائے
 کپڑا سرور عائشہ بی بی سرور ہوا اڑا یا
 سن کر خواب تعمیر اصحابی زار و زاری روئے
 عاصا عدل میں کراں جدائی سرور پاک ستایا
 ورق قرآن میرا روح اڑ سی سرور کہہا بھائی
 تعبیر کہی سرور دو عالم ڈھال بیساں میں تیری
 تحم اساتے گھر دا گریا میں ڈاٹا گھبرائی
 دارشاہ تھیں خاوند اس دادار بقا نول جائے
 اسکن کیونکر زندہ رہاں ایس اس با بھجھ دیکھے
 کہہا کہیں آواز اچی تھیں حق لڑے جس آیا
 کہے عکاشہ سے سرور نول حق میرا دے جائیں
 اس چابک دا بدلہ دیو میرا مطلب آیا

سن اصحاب کہن عکاشہ خاطر سرور پیارے
 کچے عکاشہ بدلہ سرور نہیں کساں تھیں لیواں
 سرور دو عالم اپنی ہتھیں خود چاہک پکڑا یا
 اتار پیرا ہن سرور عالم کمرنگی پھر کیتی !
 چاہک چھڑ قدم پر گریا کہندادید معافی
 سرور کہیا عکاشہ تہی پر حرام دوزخیاں تاراں
 رومال رخ ریح الاذل آبا پیر دیساڑا
 شکل اعرابی ساتھ آہتہ بولے نرم کلاموں
 فاطمہ بی بی جنت خاتون کہندی لے اعرابی
 اوہ اعرابی کچھ نہ سن دا اوویں بولی جاندا
 حضرت کہیا جنت خاتون اس نول گھر میں بلاویں
 ایہ حورا ناں بیوہ کر دا بچتساں کرے تیماں
 عزرائیلے پاک نبی نول اسلام سنایا
 سرور دو عالم تیرے تائیں اللہ تے فرمایا
 سرور کہیا عزرائیلے لاکی درتی حق تعالیٰ
 سنوار یا جنت تیری خاطر دوزخ مرد کرانے
 کہیا سرور مرضی میری جو مرضی رب والی
 جبرائیل خدادے حکموں پاس نبی دے آیا
 پچھیا سرور بعد میرے نول آویگی کے تائیں
 پہلی واری مہر دوجی پھر ترم ایٹھوں لیواں
 برکت پنجویں چھویں سخاوت ستویں صدق تہا دل
 پھر اتار قیامت ظاہر ہون محبوب الہی !
 پھر فرمایا جبرائیل موت میں دل جاں آدے

چاہک مارا ساڈے تائیں حاضر ہوئے سائے
 سرور دو عالم کہن یاراں نول میں خود بدلیواں
 کچے عکاشہ کمرنگی میں جاں کساں چاہک لایا
 عکاشے مہر نبوت مجی صاف دے دی تیتی
 دوزخ تھیں ڈر حیلہ کیتا لے عشرت نشانی
 زیارت مہر نبوت پاروں بختے رب غفاروں
 عزرائیل نبی دے دے تے مجزوں کر دا ہڑا
 تال بھی گد بچوں کندھال لڑن کیا بچتہ کیا خاموں
 والد میرے ساتھ بیماری ہے بیہوش جیباں
 آواز اودی سن وچہ بیہوشی ہوش نبی تے آندا
 ملک الموت آیا جبرائیلوں بیٹی سمجھاں پاویں
 بھائی وچھڑنے بھاپاں نول حکموں رب رحماں
 وانگ غلاموں کھڑا ادب تھیں رب داکم بتایا
 پیار یا عمر چاہنیں یا اونان کیا ارادہ آیا
 کہیا ملک الموت کساڈے شوق اُس پٹنے والا
 حوراں غلمان وچھڑیکال ہار شنگار لگاٹے
 اپنی خورا ہنوں اُس دی مرضی ساری عمر نہ مانی
 بعد سلام کہیا جو خواہش ہو لیں سخن سنایا
 جبرائیل کہیا دل داری آواں کہاں تساہیں
 چھٹی وار محبت کھڑساں چوتھی عدل اٹھاواں
 اٹھویں حلال علم نانوین دس برکت تیراں سداں
 اسلرائیل سپہ کے کرنا ہے سب جگ ہزن نشاہی
 کون نہاٹے کفن پیتا ہے بناہ کون پڑھاوے

کس جگہ وچہ دفن ہوں دا حکم کیتا رہ سائیں
 عائشہ بی بی کفن پہناسی صدیق جہانہ کرسی
 وقت اخیر ہی سرد عالم کرن وصیت لگتے
 نماز زکوٰۃ ادائی کر یو نہ یتیم ستا یوا
 حاضر مجلس پاک نبوی سن دروا ندیاں گلاں
 اہل عیال نبی سے روتے دید جہاں ندگانی
 قاطعہ بی بی بیٹی سرور آہی بہت پیاری
 ماگ گھڑی ہے دیکھے تائیں چین نہ دتوں آسے
 سردار دو عالم کہا بیٹی چھٹے جیتے تائیں !
 پھر پڑھا عزرا بیلا کرس کا سے آیا
 آہ میری سردار دو عالم تے پھر سخن ستایا
 ایسی ہی تکلیف من دی ہو سی اُمت میری
 فیہ کہا سردار دو عالم عوض اُمت دینوں
 میری اُمت وقت نزعدے نہ تکلیف پچاویں
 محکم رہتے تھیل عزرا بیلے من فرمان ستایا
 اس ہی ایسی جان نکالال کراں مثالوں ظاہر
 سردار دو عالم رحمت عالم عجزوں عرض ستایا
 وقت اخیر ہی کرن نصیحت کسواے میرے یار
 عرض کرن اصحاب نبی جی کدوں قیامت آسے
 انگل اشراں کرن دچاراں کوئی کہے اک سال
 کوئی کہے اشارہ انگل الد طرف کرایا !
 سردار دو عالم شرق الاہول فیہ نہ کچھ ستایا
 توری جہوں روح توراں کیتا فیہ کتارا

جیزائیل کہا نے سرور نہاوسے علی تسائیں
 دفن ہو سو وچہ عائشہ مجرے درودت گل بڑی
 حرام حلال پچھانوں یارو نہیں تے شکل لگتے
 ہمسایاں تے یو تائیں تائیں سنج کرایا
 گریہ زاری کرے ساسے کھا غماندیاں سلال
 کیا کراں گے جلا نہ دتے ایہ چہرہ نورانی
 غش اتے غش بین ڈٹھی جال میوی موت تیری
 کہے حیاتی میری بابل تیں یں کیوں دیہاوسے
 آئیں گی میرے تائیں نانی چھوڑ سرائیں !
 عزرا بیلے اذن حضوروں سینے شہ ٹکایا !
 معلوم ہویا جہوں سینے میرے آپ پھاڑ رکھایا
 عزرا بیل کہا آسانی نکال رہا فرح تیری
 تکلیف نزع دی جو سبتائیں یوں کھال تینوں
 اُمت پیاری تینوں جاتیں نہ ایہ بات بھلاویں
 آیت الکرسی بعد نمازوں جس اک وار پڑھایا
 یتیم پچھے وچہ منہ تھیں مانی سخن کڑھ لیندی بہر
 خلیفہ اُمت میری راتوں سو نیاں تھدھ خدایا
 کینے تہ کوں پاک کرو دل نہ ایمانوں ہارو
 کچھ جواب نہ دتا حضرت انگل آپراٹھاوسے
 کوئی کہندا اک تہراں برسوں کرن خیال
 یعنی خبر قیامت والی بھیدالہ نول آیا
 صرف توجہ اللہ طرفے اپنا آپ بھلا یا
 گورا الہی طرفے جاندا نور محمد رہا

دیکھیا یاراں رہنیاں نہ سارا کہن کی ہویاں کاراں
 تون ہاراں میں غمخواراں دے گیوں لہج ہاراں
 پھیریاں تہاراں شہر بازاراں گیتاں نور نظاراں
 گریہ زاراں کرن ہزاراں ہوئے جان تہاراں
 روون ظہراں اندر باہراں جدایوں شاہ ایراراں
 پایاں واسہراں یاراں غلال صدیق اکبر سچیاں
 کار گزاراں ہوئے بیکاراں غمیاں باہجہ شماراں
 بہت کفاراں سمجھ اسراراں چھوڑے کفر انباراں
 رنگ تاراں ہوئے وساراں فہمیاں غم تلواراں
 لکھ اشعاراں رات نظاراں درد نہیں دوچاراں
 انا اللہ وانا الیہ راجعون پکاراں!
 ختم کتاب ہوئی رب فضلوں سب استوں و طہاں
 اوگتہاریاں پر کر شفقت اپنا عشق لگاوتے
 میں کوئی بات نہ اپنی طرفوں چہ کتاب لکھانی
 کچھ تفسیر قرآنوں حالا کچھ اسلام کتابوں
 ہر عرفان کلام نرالی عامان سمجھ نہ آئے
 سمجھن والیوں کرو درستی بندہ ٹھہرن والا
 سن انی سوچو فلسفہ بھائی انگریزی جاریہا
 اپنی عقل موافق بعضے لوکیں طعن کراون
 جواب آئندہ تیک قیامت میں نول خالق باری
 سوانح زمانے دی گل کوئے دنیا نول خوش کریے
 پاک محمد سرور اہل پاک تہاں!
 آیت حدیثوں اکثر عالم اپنی اپنی واری

واہ سرداراں تُوڑ پیاراں کر گیوں لاچاراں!
 گرن چہاراں جاناں واراں اے ساٹے سکاراں
 رحمت باراں تے گزاراں چلے گئے دلداراں
 آہاں ماراں کڈھن ساٹاں نلن جدایوں ناراں
 پیالی بیاراں دیاں لاراں ہوش کئی ہوشیاراں
 عثمان بیاراں عمر جباراں حیدر ہے اقراراں
 جین ہاتھاراں اٹکل اشاراں چلے کہن مناراں
 شرم ساراں تے ایمانداراں لگتیاں بھراں لاراں
 درد یاراں کوہ حصاراں غم و پیر شاہ اسواراں
 واکھ بھاراں ہنول ہاراں غم و پیر کرن کاراں
 غسل کفن دے پڑھن جتنا ہوئے رب تباراں
 زندگانی تدریسی دے کر عقل دماغے پائی
 ایسے دردوں گزردے جس بحرول شعر ہوا
 زیادہ قصص اللامیبا و جہاں سے ایہ نقل کرائی
 شکستے جن دیکھے مشرکھول کتاباں بابل
 لکھی پیر قلندر کیسے جو بیوں فرماوے
 معانی منگاں فضلوں بخشے بیوں حق تعالیٰ
 گور ہدایت قصص نبیوں سی تہوں میں کہا
 کہندے بہت کتاباں ایسیاں بات نی کچھ ہوں
 طاقت دیرے تے کی بکھے باہجوں حکم غفاری
 لائق نہیں دتاواں تانبوں پستے تھیں ڈریے
 انہی پاک کلام اتاری کل بست یا حال
 حکم خدا نے بکھے سنت نے جو کتاباں جاری

ہات ایہا ہوربات نہ کانی باہجہ رسول خدانے
 وقت اُو ہر ہر وقت اللہ وہ گزرتے سوچکا
 علم عقل تندرستی دے کر جس انسان بنایا
 اگر اُو گزرتا الہی دُوحہ کتھوں آیا
 مال پتو شوقوں گور الہی میرا نام رکھایا
 لاج رکھیں تول نام اپنے دی تھیں کجہ میں
 غلطی نبیال ولیال دی وجہ تیرا را خدا یا
 حال تول بٹھے ہوئے بٹھے سرور عالم پارل
 وقت تڑہرے کلمہ طیب زبان لے رکھ جاری
 بس کرکے تول نہ دل کر داپر اُو رک بس ہونی

بھاریں گل زمانہ کتھے اس دا انت نہ پٹے
 بے خبر ہوا اپنے آپوں ہو جائے یکٹ رنگا
 حکم اودے وچہ جان جسم تول چاہیے خرچ کرایا
 تجلا اپنا گور الہی وچہ ہرے چمکایا
 سمجھ گیا میں نام ایہ اس دار از جدول تھکایا
 رحمت تھیں پا پر وہ اُو کن کجھیں تہریاں تینوں
 پان وسیلہ نبی محمد تول معاف کرایا
 میں مذنب دا ہی بن بی بی بخش طفیل اس پارل
 اپنا آپ نہ یار ہے میں عشقوں چاہے ہر جماری
 بس ہوں تھیں ہو بس پہاں ستر قلم کھلونی

خاتمہ الکتاب بفضل خدا و ہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

کتاب ہذا کے جملہ حق و حقوق حسب ضابطہ مصنف

سے حاصل کر لئے ہیں۔ کوئی صاحب طبع کر نیکا

قصد نہ کرے۔

طالع
اس

خط نور محمد ہمدانی کا

پہلا صفت رب دی میں لکھاں پیار یا
خلقت پیدا کیتی اُس گونا گون جی
پانی اُتے زمیناں نوں دیتا تار جی
دو جی نعت بکھی میں رسول پاک ہے
جہدی آشفاعت عاصیاں نوں تار دی
شان اعلیٰ اصحاب تے کبار دی
پھینا یا دین جنہاں جاناں تار جی
سلام لکھاں حسن حسین تے
دونوں جنتاں دے سن سردار جی
پیر پیراں دین نالے دا جو ایا اے
یس مگر نور محمد پیکار یا

تھما با ہجر جس فلک نوں کھلیا ریا
حکمت نال پال والے ہر جون جی
بکھے کی صفت اُدی گنہگار جی
جہدے حق و حسد آیا لولاک ہے
بکھے کی صفت اُدی گنہگار جی!
صدیق عمر عثمان حیدر قرار دی
بکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
بی بی فاطمہ دے دونوں لہرا عین تے
بکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
کہہ کے حق باطل مٹایا اے
کی کر سکتیں صفت او گنہسار یا

بطرز دیگر

دو چھ سو بی کھڑا ہوا سال میں چپ چاپ نما نا
اچراں نوں جلال دین نے آنو شہر سنائی
میں اُس کیہا تو بسم اللہ کیتا یاد غریب ساں
نوازش نامہ کڈھا جس جلدی تھ میرے پکڑا یا
بڑی خوشی دوجہ دل دے ہوئی بیان کیتا جاوے
جلدی قلم دوات منگا کے لکھیا خط کسا نوں
نامہ اللہ دے من عرضی دیوں درس پیارے
نقول نہ بچیں زاری میری اے میر دل جانی

ار او داسی چور کیسی ہو یا حال نسا نا
پتوں وانگ جو یا تیرا ہے چٹھی اُس نے پائی
دھن دھن بھاگ عاجز دے ہو دی داد نصیب ل
میں پکڑا تباہی اُس دے کولوں سینے نال لگایا
کھلیا پھل وجود دے والا جامے دہر نہ آوے
اے پرچین قرار نہ آوے دہر ذراں اسانوں
عشق میرا دوجہ پھر کسا دے دیندا جوش ہلاکے
عشق تیرے کچھ کمانوں ڈاٹھی لانی کافی

سارا قصہ وچہ عرقیے تحریر کراں سن مینوں
 لاہور شہر وچہ گیا ہیسال اے میرے دلدارا
 جس کارن میں گیا ہیسال نامے وڈا بھائی
 ڈر داوڑے بھائی گولوں کدھر سیر نہ جاواں
 صبح ہوئی جلال دین نے آپیغام سنائے
 مینوں بھی خط سداویں کہنے مخلص یارا گرم دا
 عوشی ہوئی سب محفل سن کے نامے حق ہمسایا
 میں کہیا ایسا میرے لے ایذا احسان بچھایا
 توارش نامہ تیرا جے کر پھسوں بلدا مینوں
 مراد میری گل حاصل تھیندی غم اندوہ ونجیندا
 پھیند ہوئی کوئی رب صاحب دامن شکہ جانی
 میں بھی دعا کراں رب اگلے میرے دلدارا
 گل گانے دیئے دوں دلبر کرے رحمت باراں

اک افسوس رہا اے دلبر ڈھانگا مینوں
 فروری می تارنخ اکھاٹی میں عاجز بے چارا
 ضروری کم آہا اک مینوں وچہ کپھری بھائی!
 آزار طبیعت بہت تیری سی کی کجھ حال سناواں
 آختر کم کپھریوں کر کے گھر لوں واپس آئے
 توارش نامہ آیا تیرے محسن تے محرم دا
 نال باواز سترلی عاجز پڑھ کر خط سنایا
 مینوں بچھن لوکیں سبھے ایہ خط کس نے پایا
 افسوس مذکور چھے جو لکھیا اوہا دوسال مینوں
 کر کے ڈھونڈ تھ تلاش تیری میں قدم بوسید کریندا
 پر منظور خدا کون ایوں اے میرے دل جانی
 منگ ملاپ اللہ دے گولوں ہوئے میلنہارا
 صدقہ پاک محمد رتا جلدی میلیں یاراں!

دیگر نظمیں

مینوں بڑی قسم ہے من ہاڑا جلدی نال تاکید سچا دیوں
 لائیں وڈ نمبر دفتر سٹ کرکھی وچہ شہر لاہور سچا دیوں
 نور محمد ابھیر موت تیلیں جھیس کے انہوں جگا دیوں
 نال عقل شعور پچھان لینا میرا یار خورشید و ماہ چھینے
 رسی نال کسے یار میرا حسن مائل تے کیدرانا چھینے
 سبک بار دا حال اجاں سارا رو رو کے میں سنا چھینے

بالوسا دیار سدا واسطانی میرا خط لکھتے لکھا دیوں
 لگے جان دیال کول سو مہا ہوگ دفتر باہر آواز بگا دیوں
 کئے سٹیو پچھال حق پریت آئے سدا ہارتہ کول انہوں کھار
 شکل کھی نہیں مول میں سچانندی کھیا کس طرح بیان چھینے
 شہوانس دی کسی دن چون پختہ تیرا دیہ بیان چھینے
 قدم بوسی کریں ہولوں سچانندی تیرا کھیں سلام عا چھینے

کے گل دا کریں لگانا میں تیرا سان دا صامن خدا چھینے

نور محمد نے کیتی عرض جپھری تھو بھکے دیں تپا چھینے

بطرز دیگر

<p>بیمار ہوں کر کے ہوئی براتی سال منوں میں ساریا اور تیرے بھری گوجر ٹرڈا میں پید جلدی تموار یا او مے نور محمد انور الہی باہم دیدیہ پورا گھار میاں بھاری پریت دی جس سے گلے اندر بھنک ل نیر وہاں</p>	<p>احقر عباد احقر مین مجھے کراں عرفی ربار پیا یا او بصحت شوق وصال ہی باگنت کراں عادل داریا او اکن انارنے تنگ کتی دھبا عشق دا غم ستار میاں اسدی نیدی عید و چیرن لیاں ہرم نیال گھار میاں</p>
--	--

بطرز دیگر

گوزیا سیال سارا صحت نہیں ہوں ہوئے ایسا آ کے کیتا مینوں کھانسی ہے لاچار جی !
ویداں تے حکیمان کنیاں کو لوں ہاں علاج کردار میاں قییاں تے جلا ہاں تال دتا انہاں جی
زوقا تے بھسی کئی دیوندے پکا مینوں ہور شیرے شربت مینوں دیوندے ہر ارجی
چاندی تے فولاد کئی کھاوے لول مار دیندے کھانسی نہیں کوئی کہے ہور ہی آزار جی
سن کے حکیمان دیاں گلاں میری جان جاوے غم نال جاوے میرا ہین تے قسرا جی
نور محمد نے احوال سارا بکھیا ہے عارفے دا جہدے نل رات دنے رہندا ہے ہمسار جی

بطرز دیگر

<p>ڈاک خانہ بھی دچہ گھریا لے تینوں صبح سنانا منشی نور محمد مینوں کہندے لوکیں ساکے دیہ جو اب ضروری خط دالے میرے دلدارا</p>	<p>گھریا لے دچہ ریش میری اصلی پتہ ٹکانا تھیل تصور لاہور ضلع دچہ سناکے ہر پیا اصلی پتہ نشان تسانوں بکھرتا میں سارا</p>
---	---

کتب خانہ شرف الرشد شاہکوت ضلع شیخوپورہ
مغربی پاکستان

(۱۵۹)

قصص الانبیاء

قصص الانبیاء

(منظوم)

مصنفہ

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

— ناشر —

کتاب خانہ مشرف رشید شاہ کوٹ